ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

قابض اسرائیل اپنے معاہدوں سے مکرنے کے ساتھ ساتھ غزہ معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں کر رہا ہے: حماس ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.100, Wednesday, 14 October 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۱۰۰)، بروز بدھ، ۱۴/ اکتوبر، ۲۰۲۶ء، یکم رجمادی الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

سعودی عرب کیلئے متعدد عالمی پروازیں منسوخ

حوثی حملوں کے باعث ریاض ایئرپورٹ 17 اکتوبر تک بند، مملکت کے دیگر شہروں کیلئے بھی پروازیں معطل

ریاض، (ایجنسیاں): یمن کے حوثی گروپ کی جانب سے کیے گئے حملے کے بعد سعودی عرب کی راجدھانی ریاض میں کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو 17 اکتوبر تک کے لیے بند کر دیا گیا ہے جب کہ متعدد ایئرلائنز نے سعودی عرب کے دیگر شہروں کے لیے بھی پروازیں معطل کردیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق سعودی عرب پر حوثی گروپ کے حملوں کے بعد متعدد بین الاقوامی ایئرلائنز نے ریاض، دمام اور جدہ سمیت سعودی عرب کے مختلف شہروں کے لیے پروازیں منسوخ یا معطل کردی ہیں۔

ایئرلائنز نے متاثرہ مسافروں کو سفر سے پہلے اپنی پروازوں کی تازہ صورت حال معلوم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ دوبارہ بکنگ اور متبادل سفری انتظامات کے بارے میں معلومات مل سکے۔ بحرین کی ایئرلائن گلف ایئر نے 12 سے 17 اکتوبر کی درمیانی شب تک ریاض آنے اور جانے والی تمام پروازیں منسوخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اسی طرح اتحاد ایئرویز نے ابوظہبی سے ریاض، جدہ اور دمام کیلئے متعدد پروازیں منسوخ کردی ہیں۔ امارات ایئرلائن نے بھی دبئی سے ریاض، دمام اور جدہ کے لیے متعدد پروازیں منسوخ کی ہیں، جبکہ مدینہ کے لیے بعض پروازیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ فلائی دبئی نے ریاض اور دمام کیلئے 12 اور 13 اکتوبر کی متعدد پروازیں منسوخ کی ہیں۔ جرمنی کے لفتھانزا گروپ نے ریاض کیلئے پروازیں 16 اکتوبر تک منسوخ کردی ہیں، جبکہ ایئر فرانس اور کے ایل ایم نے سعودی راجدھانی کیلئے پروازوں کی معطلی اکتوبر کے اختتام تک بڑھا دی ہے۔ ہندوستانی ایئرلائن انڈیگو نے ریاض اور دمام کیلئے پروازیں 15 اکتوبر تک منسوخ کی ہیں، جبکہ ایئر انڈیا ایکسپریس نے دمام اور جدہ کے لیے 12 اکتوبر کی پروازیں منسوخ کیں اور ریاض کا آپریشن 15 اکتوبر تک معطل رکھا ہے۔

اکاسا ایئر نے ریاض اور جدہ کیلئے 13 اکتوبر تک پروازیں روک دی ہیں۔ فلپائن ایئرلائنز نے ریاض کیلئے پروازوں کی معطلی 29 نومبر تک بڑھا دی ہے۔ یاد رہے کہ یمن پر سعودی اتحادی افواج کے حملے کے بعد حوثی گروپ نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے ہفتے کو ریاض کے کنگ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر حملے کی ذمہ داری قبول کی تھی جس میں 13 افراد جاں بحق اور 300 سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ اسی طرح گزشتہ پیر کو ریاض کے ہوائی اڈے پر حوثیوں کے ایک اور حملے میں پائلٹ جاں بحق جبکہ 11 افراد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔

حوثیوں کا سعودی راجدھانی ایئرپورٹ اور ایئربیس کو نشانہ بنانے کا دعویٰ

ریاض: یمن کے حوثی گروپ نے سعودی عرب کی راجدھانی ریاض کے شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور خمیس مشیط میں فوجی اڈے کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے، تاہم سعودی حکام نے حوثیوں کے تازہ دعووں کی تاحال تصدیق نہیں کی۔ حوثی فوجی ترجمان یحییٰ سریع کے مطابق گروپ نے شام کے وقت ریاض کے شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر بیلسٹک میزائل داغا، جبکہ یمن کی سرحد کے قریب واقع خمیس مشیط ایئربیس کو ڈرون کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ ترجمان نے دونوں کارروائیوں کو کامیاب قرار دیا۔ دوسری جانب سعودی اتحاد کے ترجمان نے دعویٰ کیا ہے کہ سعودی عرب کی جانب داغے گئے میزائلوں کو فضائی دفاعی نظام کے ذریعے راستے میں ہی تباہ کردیا گیا۔ اتحادی فوج کے مطابق خمیس مشیط کی سمت داغے گئے دو بیلسٹک میزائل فضا میں ہی روک لیے گئے جبکہ ریاض کی جانب آنے والے ایک میزائل کو بھی تباہ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ حکام نے اس سے قبل خمیس مشیط میں ممکنہ خطرے کے پیش نظر الرٹ جاری کیا تھا تاہم کچھ دیر بعد وارننگ واپس لے لی گئی۔ حوثیوں کے حملوں میں کامیابی کے دعووں اور سعودی اتحاد کی جانب سے میزائل تباہ کرنے کے اعلانات کے درمیان صورت حال کی آزادانہ تصدیق سامنے نہیں آئی۔ سعودی حکام کی جانب سے تازہ دعووں پر باضابطہ ردعمل سامنے آنے کے بعد ہی حملوں کے اصل نتائج اور ممکنہ نقصانات سے متعلق صورت حال واضح ہو سکے گی۔

سعودی عرب میں حوثی حملوں سے تباہی کی ویڈیوز بنانے پر امریکی شہری گرفتار

ریاض، (ایجنسی) سعودی عرب میں حوثیوں کے میزائل اور ڈرون حملوں سے ہونے والی تصاویر اور ویڈیوز بنانے والے امریکی شہریوں کو حراست میں لے لیا گیا

ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق اس بات کی تصدیق امریکی سفارت خانے نے کی اور اپنے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ حملوں سے متعلق مناظر سوشل میڈیا پر شیئر کرنے پر قانونی کارروائی ہو سکتی ہے۔ ریاض میں امریکی سفارت خانے نے مزید بتایا کہ امریکی شہریوں کو حالیہ واقعات کی تصاویر بنانے پر حراست میں لیا گیا ہے تاہم سفارت خانے نے گرفتار افراد کی تعداد نہیں بتائی اور نہ ہی یہ واضح کیا کہ انہیں رہا کیا گیا ہے یا نہیں۔ امریکی سفارت خانے نے اپنے شہریوں کو احتیاط برتنے اور سعودی حکام کی ہدایات پر عمل کرنے کا مشورہ بھی دیا ہے۔ اے ایف پی کے مطابق ریاض میں مقیم بعض غیر ملکی باشندوں نے بھی بتایا کہ ان کے جاننے والوں کو حالیہ واقعات کی ویڈیوز بنانے اور انہیں سوشل میڈیا پر شیئر کرنے کے بعد حراست میں لیا گیا۔ خیال رہے کہ سعودی حکام پہلے ہی خبردار کر چکے ہیں کہ میزائلوں اور ڈرونز کو روکنے کی کارروائیوں، ان کے ملبے اور متاثرہ مقامات کی فلم بندی، تصاویر بنانے یا معلومات شائع کرنے پر قانونی ذمہ داری عائد ہو سکتی ہے۔ یمن کے حوثی گروپ کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے جب اہم ترین ایئرپورٹس کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے، جس کے بعد سیکیورٹی خدشات بڑھ گئے ہیں۔

ایئر فرانس کا اسرائیلی پابندیوں پر عمل درآمد کا اعلان

31 مسلم اکثریتی ممالک کے شہری عملے کے لیے پروازوں پر پابندی

پیرس، (ایجنسیاں): فرانس کی فضائی کمپنی ایئر فرانس نے تصدیق کی ہے کہ وہ اسرائیل کی جانب سے بعض ممالک کی شہریت رکھنے والے پائلٹوں اور کیبن عملے کو اسرائیل آنے اور اس کی فضائی حدود سے گزرنے والی پروازوں میں خدمات انجام دینے سے روکنے کے نئے ضابطوں پر عمل کر رہی ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس اقدام سے کمپنی کو امتیازی سلوک کے الزام اور قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اسرائیلی میڈیا اور فرانس کے تحقیقاتی ادارے عمان، سعودی عرب، پاکستان اور نائجر شامل ہیں ایئر فرانس نے الجزیرہ کو ایک بیان میں کہا کہ دیگر تمام فضائی کمپنیوں کی طرح ایئر فرانس کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ جن ممالک میں پروازیں چلاتی ہے، وہاں کے حکام کے مقرر کردہ داخلے کے ضابطوں پر اپنے مسافروں اور ملازمین، دونوں کیلئے عمل کرے۔ اسرائیلی نشریاتی ادارے این 12 کے مطابق وزارتِ ٹرانسپورٹ و روڈ سیفٹی نے یکم اکتوبر کو غیر ملکی فضائی کمپنیوں کو مطلع کیا تھا کہ اسرائیل کی فضائی حدود میں پروازیں چلانیوالے ہائی جیک کرنے کی کوشش کے ایک روز بعد جاری کی گئی تھی۔ اماراتی اور اسرائیلی حکام کے مطابق عمانی نائب پائلٹ پر الزام ہے کہ اس نے طیارے کے ہندوستانی پائلٹ پر حملہ کیا اور طیارے کو اسرائیل کے بین گوریون ہوائی اڈے سے ٹکرانے کی کوشش کی۔ ہندوستانی پائلٹ اسپتال میں زیر علاج ہے۔ ایئر فرانس نے الجزیرہ کو بتایا کہ تل ابیب جانے والی پروازوں کیلئے اسرائیلی حکام کے نئے ضابطوں سے متعلق عملے کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ اسرائیلی ہدایت سے ان درجنوں فضائی کمپنیوں کے کام متاثر ہونے کا خدشہ ہے جو اسرائیل کیلئے وہاں سے یا اس کی فضائی حدود کے اوپر سے پروازیں چلاتی ہیں۔

زیلنسکی سے زیادہ پوتن امن معاہدے کا خواہاں ہے: ٹرمپ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کے مقابلے میں امن معاہدے تک پہنچنے کے لیے زیادہ بے تاب ہیں۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ واشنگٹن کو زیلنسکی کو معاہدے پر راضی کرنے کے لیے قائل کرنے کی ضرورت ہے، اس یقین کا اظہار کرتے ہوئے کہ پوتن بات چیت کے لیے تیار ہیں۔ ٹرمپ کا یہ تبصرہ اس غیر یقینی صورتحال کے درمیان سامنے آیا ہے کہ آیا روس اور یوکرین جنگ کے خاتمے کی وسیع تر کوششوں کے حصے کے طور پر ایک دوسرے کی توانائی کی تنصیبات پر حملے روکتے ہیں یا نہیں۔ یہ پوچھے جانے پر کہ انھوں نے پوتن کی جانب سے مجوزہ جنگ بندی کا احترام کرنے کو یقینی بنانے کا منصوبہ کیسے بنایا، ٹرمپ نے کہا کہ میرے خیال میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ایک معاہدہ کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں زیلنسکی کو ڈیل کرنے کے لیے لانے کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں پوتن زیلنسکی سے زیادہ ڈیل کرنا چاہتے ہیں۔

’یمن میں فوجی مداخلت کی تو دردناک انجام سہنا پڑے گا‘

سعودی عرب کے خلاف جوابی کارروائی میں مصروف یمن کے حوثی گروپ کا امریکہ کو انتباہ

صنعا، (ایجنسی): یمن کے حوثیوں نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر فوجی مداخلت کی گئی تو اُسے خطے میں اپنے مفادات پر حملوں کی صورت میں سخت جواب مل سکتا ہے۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے مطابق یہ بات حوثیوں کے سیاسی بیورو کے رہنما محمد البخیتی نے اپنے ایک بیان میں کہی۔ انھوں نے مزید کہا کہ یمن کے خلاف کسی کارروائی میں امریکہ کی شمولیت تنازع کو مزید ہوا دیکر جنگ کی وسعت کو پھیلا سکتی ہے۔ حوثیوں کے سیاسی بیورو کے رہنما نے سعودی عرب میں تیل کی تنصیبات، ہوائی اڈوں اور دیگر اہم مقامات پر کام کرنے والوں کو بھی خبردار کیا اور ان مقامات کو ممکنہ اہداف قرار دیا۔ حوثیوں کے فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے دعویٰ کیا کہ میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے ریاض کے شاہ خالد اور دمام کے شاہ فہد ہوائی اڈوں سمیت آرامکو سے منسلک تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ انھوں نے کہا کہ حملوں کے باعث فضائی سفر بھی متاثر ہوا ہے اور متعدد بین الاقوامی فضائی کمپنیوں نے سعودی عرب کے لیے پروازیں معطل یا محدود کی ہیں۔ امریکی حکام نے بھی اپنے اہلکاروں کے ہوائی اڈوں کے استعمال پر پابندیاں سخت کی ہیں۔ ادھر سعودی وزیر توانائی شہزادہ عبدالعزیز بن سلمان نے کہا کہ حالیہ حملوں کی نوعیت غیر معمولی ہے اور انکے جواب میں بھی اسی مناسبت سے اقدامات ہونے چاہئیں۔ ان کے بقول توانائی کے عالمی تحفظ کو سنگین چیلنجز درپیش ہیں۔ دوسری جانب متحدہ عرب امارات نے خلیجی ممالک پر مشترکہ دفاع مضبوط بنانے پر زور دیا جبکہ ایران نے سعودی عرب اور حوثیوں کے درمیان کشیدگی کم کرنے کے لیے ثالثی کی پیشکش کی ہے۔ واضح رہے کہ یمن کے شہر تعز کے گرد بھی سعودی قیادت میں اتحادی افواج اور حوثیوں کے درمیان لڑائی تیز ہونے کی اطلاعات ہیں۔ حوثیوں نے اہم راستوں پر کنٹرول کا دعویٰ کیا تاہم جھڑپوں میں ہلاکتوں اور زمینی صورت حال کی آزادانہ تصدیق سامنے نہیں آئی۔

صحت کے شعبے کی مکمل تباہی کے باعث غزہ ناقابلِ رہائش مقام میں تبدیل ہو رہا ہے: انروا

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے امدادی ادارے برائے فلسطینی پناہ گزین (انروا) کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر اکیکیر وسیتا نے غزہ میں انسانی و طبی حالات کی مسلسل ہولناک ابتری کے خلاف شدید خبردار کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ قابض صیہونی فورسز کی عسکری کارروائیوں اور زندگی کے تمام شعبوں کو تباہ کرنے والی جنگ کے المناک اثرات کے باعث غزہ کی پٹی تیزی سے ایک ایسے علاقے میں تبدیل ہو رہی ہے جہاں انسان کا زندہ رہنا ناممکن ہو چکا ہے۔

جاپانی خبر رساں ایجنسی » جیجی پریس « کو انٹرنیٹ کے ذریعے دیے گئے ایک انٹرویو میں سیتا نے کہا کہ غزہ میں انسانی زندگی کا پورا ماحول مکمل طور پر تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کے باوجود جنگ کے ہولناک اثرات اور تباہ کاریوں کا خاتمہ نہیں ہو سکا ہے، جبکہ انسانی و طبی حالات کو اب بھی سنگین ترین چیلنجز کا سامنا ہے۔

رپورٹ کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق اکتوبر سنہ 2023ء سے شروع ہونے والی صیہونی نسل کشی اور جنگ کے نتیجے میں 74 ہزار سے زائد فلسطینی شہری جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں، جبکہ غزہ کی پٹی کی دوبارہ تعمیر اور بحالی کی کوششیں صیہونی حملوں اور پٹی کے وسیع علاقوں پر قابض فورسز کے مسلسل غاصبانہ تسلط کے باعث انتہائی سست رفتاری کا شکار ہیں۔ قابض صیہونی تسلط نے شہریوں کا گھیراؤ کر رکھا ہے

رپورٹ میں پیش کیے گئے تخمینوں کے مطابق صیہونی فوج غزہ کی پٹی کے تقریباً 70 فیصد رقبے پر اپنا ناجائز عسکری قبضہ جمائے ہوئے ہے، جو جنگ بندی معاہدے میں طے شدہ حد بندیوں کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس غاصبانہ تسلط نے باقی ماندہ محدود رقبے میں تقریباً 20 لاکھ فلسطینیوں کو محصور کر کے رکھ دیا ہے، جن کی اکثریت بنیادی ضروریاتِ زندگی سے مکمل محروم خیموں میں انتہائی کٹھن زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔

یہ سفا☒انہ حالات بے گھر ہونے والے مظلوم فلسطینیوں کی مصائب و آلام میں بے پناہ اضافہ کر رہے ہیں، بالخصوص ایسے وقت میں جب بنیادی خدمات کی عدم دستیابی اور محفوظ و صحت مند معیشتی ماحول کی فراہمی میں شدید مشکلات درپیش ہیں، جس سے شہریوں کی زندگیوں کو درپیش خطرات دوچند ہو گئے ہیں اور خطے کا انسانی بحران انتہائی تشویشناک حد تک گہرا ہو گیا ہے۔

طبی نظام کی تباہی اور موذی بیماریوں کا پھیلاؤ غزہ کے صحت کے شعبے میں ادویات و طبی سامان کی شدید قلت اور ان کی آمد پر صیہونی فورسز کی طرف سے عائد کردہ سخت پابندیوں کے باعث بحران شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ان پابندیوں نے طبی مراکز کی صلاحیتوں کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے اور وہ شہریوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں، جبکہ دوسری طرف معیشتی حالات کی ابتری کے باعث جلد کے امراض اور دیگر متعدی بیماریوں کے تیزی سے پھیلنے کے شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔

یہ ہولناک اشاریے اس تباہی کے حجم کو بے نقاب کرتے ہیں جس کا سامنا اس وقت غزہ کو ہے۔ یہاں صیہونی جنگ کے اثرات، ادویات و طبی مستلزمات کا فقدان اور بنیادی سہولیات کی معدومی ایک ساتھ مل کر شہریوں کو انتہائی سفاکانہ حالات کا نشانہ بنا رہے ہیں جہاں انسانی زندگی کی کم سے کم تر سہولیات بھی میسر نہیں ہیں۔

جنگ بندی معاہدے کے باوجود غزہ میں انسانی و طبی صورت حال کو درپیش خطرات بدستور برقرار ہیں، کیونکہ صیہونی ریاست پٹی کے ایک بڑے حصے پر قابض ہے اور بحالی کے کاموں کو معطل رکھا گیا ہے، جس نے مظلوم فلسطینیوں کی زندگیوں کو معذوری اور کٹھن امتحان میں مبتلا کر رکھا ہے۔

صیہونی وزیر بن گویر کی موجودگی میں فلسطینی ڈاکٹر مروان الہمص پر وحشیانہ تشدد، ہڈیاں توڑ ڈالیں

غزہ: فلسطینی اسیران میڈیا آفس نے صیہونی عقوبت خانوں میں قید فلسطینی طبی عملے پر ہونے والے بدترین مظالم کی ہولناک تفصیلات کا پردہ چاک کرتے ہوئے تصدیق کی ہے کہ ممتاز فلسطینی طبیب ڈاکٹر مروان الہمص کو صیہونی ریاست کے انتہائی وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کی براہِ راست موجودگی میں » جانوت « زندان کے اندر رواں ماہ سات اکتوبر کو شدید مار پیٹ اور بدمعاشی کا نشانہ بنایا گیا۔ دفتر نے وضاحت کی کہ ڈاکٹر مروان الہمص نے بن گویر کے تمام تر اشتعال انگیز رویوں اور دھمکیوں کا انتہائی ثبات اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ مقابلہ کیا، اور شدید ترین خوف اور ہراسانی کے ماحول کے باوجود بیماروں اور زخمیوں کے علاج کے اپنے پیشہ ورانہ اور انسانی فریضے پر مضبوطی سے قائم رہے۔ اسیران میڈیا دفتر نے بتایا کہ صیہونی اہلکاروں کی اس درندگی اور وحشیانہ تشدد کے نتیجے میں ڈاکٹر الہمص اس وقت کمر کی ہڈی ٹوٹنے اور جسمانی چوٹوں کے شدید ترین کرب میں مبتلا ہیں، جبکہ ان کی نازک اور تشویشناک صحت کی صورت حال کے پیشِ نظر انہیں فوری اور براہِ راست طبی امداد و علاج کی اشد ضرورت ہے۔ دفتر نے اشارہ کیا کہ » جانوت « جیل میں سات اکتوبر کو ہونے والی یہ صیہونی سرکوبی اور ہولناک تشدد غزہ کے مظلوم اسیران کے خلاف صیہونی عقوبت خانوں میں کی جانے والی کارروائیوں میں سے شدید ترین اور سب سے زیادہ بربرانہ تھی۔ اسیران میڈیا دفتر نے عالمی برادری اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے اداروں سے فوری اور اضطراری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے تاکہ ڈاکٹر مروان الہمص اور صیہونی جیلوں میں قید تمام مظلوم اسیران کو تحفظ فراہم کیا جا سکے اور ان کے لیے بلا تاخیر علاج کو یقینی بنایا جا سکے۔ نیز انہوں نے اسیران کی زندگیوں جسمانی سلامتی اور ذہنی صحت کی تمام تر ذمہ داری قابض صیہونی حکومت پر عائد کی ہے۔ دفتر نے زور دے کر کہا کہ قیدیوں بالخصوص صیہونی عقوبت خانوں میں اپنے انسانی اور طبی فرائض سرانجام دینے والے فلسطینی طبی عملے پر ہونے والے ان صیہونی مظالم کا فوری خاتمہ کرنے اور ان کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے عالمی سطح پر ہنگامی بنیادوں پر تحرک وقت کی اشد ضرورت ہے۔

قابض اسرائیل اپنے معاہدوں سے مکرنے کے ساتھ ساتھ غزہ معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں کر رہا ہے: حماس

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قابض اسرائیل غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی منظم انداز میں مسلسل دھجیاں اڑا رہا ہے، جس کے نتیجے میں اب تک تقریباً 500,1 بے گناہ فلسطینی شہید اور قریب 000,5 زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ قتل و غارت گری، بھوک سے مارنے، امداد کی آمد کو محدود کرنے اور باز آبادکاری و تعمیری سامان کی فراہمی پر پابندی کا سلسلہ بھی بلاتعطل جاری ہے۔ حازم قاسم نے اس بات پر زور دیا کہ قابض دشمن معاہدے کے تحت اپنی تمام تر ذمہ داریوں سے صاف مکر رہا ہے اور غزہ کی زمین پر اپنے غاصبانہ تسلط کو مسلسل وسعت دے رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی گزرگاہوں کو متواتر بند رکھا جا رہا ہے اور عام شہریوں کی نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں، جبکہ دوسری جانب ثالث اسے معاہدے کی پاسداری پر مجبور کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہے ہیں اور امریکی انتظامیہ کا کوئی بھی موثر دباؤ سامنے نہیں آ رہا۔

انہوں نے خبردار کیا کہ غزہ پٹی کو مسلسل بمباری، گھروں کی تباہی اور شہریوں کی جبری بے دخلی کے سائے میں ایک کھلی نسل کشی اور قتل عام کا سامنا ہے، اور انہوں نے صیہونی ریاست کے ان تمام من گھڑت دعوؤں کو سخت رد کر دیا جن کا مقصد جارحیت میں شدت لانا اور عسکری کارروائیوں کے دوبارہ آغاز کا جواز پیش کرنا ہے۔

انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ فلسطینی جنگ بندی کے معاہدے کی تمام شقوں پر سختی سے عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے تمام متعلقہ عالمی فریقوں اور ذمہ داروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریاں پوری کریں اور صیہونی تجاوزات کو روکنے، معاہدے کے مکمل نفاذ کو یقینی بنانے اور قطاع غزہ میں انسانی امداد کی فوری فراہمی کے لیے قابض دشمن پر مؤثر دباؤ ڈالیں۔

اندرونی سیاسی معاملے کے حوالے سے حازم قاسم نے واضح کیا کہ انتخابات فلسطینی عوام کا ایک بنیادی اور دیرینہ حق اور قومی استحقاق ہیں، جسے ہرگز غصب نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے سیاسی حساب کتاب کی نذر کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے انتخابی عمل کو مسلسل التوا میں ڈالنے اور قومی فیصلوں پر اجارہ داری قائم رکھنے کو یکسر مسترد کر دیا، جس کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ اس سے فلسطینی اداروں کی قانونی حیثیت اور شرعیت شدید زوال کا شکار ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک جامع، سنجیدہ اور شفاف قومی مذاکرات کے آغاز کی دعوت دی جو داخلی انحراف کا خاتمہ کرے، قومی وحدت کو بحال کرے، اور انتخابات کے شفاف انعقاد کے لیے واضح ضمانتیں فراہم کرے تاکہ ٹال مٹول اور سیاسی بحران کو طول دینے کے لیے انتخابات کو بطور ڈھال استعمال کرنے کے راستے کو روکا جاسکے۔

غزہ میں صیہونی بمباری اور فائرنگ کا سلسلہ بدستور جاری، زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک اور معصوم بچہ شہید، متعدد شہری زخمی

غزہ: وسطی غزہ میں قابض صیہونی فورسز کی سابقہ بمباری کے نتیجے میں شدید زخمی ہونے والا ایک معصوم فلسطینی بچہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے آج بروز منگل جامِ شہادت نوش کر گیا، جبکہ پٹی کے مختلف حصوں میں صیہونی فائرنگ اور گولہ باری سے متعدد شہری زخمی ہو گئے، جس کے ساتھ ہی صیہونی توپ خانے کی بمباری، اندھا دھند شیلنگ اور شہریوں کے گھروں کو بارود سے اڑانے کے واقعات جنگ بندی معاہدے کی مسلسل دھجیوں کی صورت میں جاری ہیں۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ چار سالہ معصوم بچہ اسامہ احمد عابد تقریباً تین ہفتے قبل وسطی غزہ کے قصبے الزوایدہ پر ہونے والے صیہونی حملے میں شدید زخمی ہوا تھا، جو آج اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش کر گیا۔ جس سے اس صیہونی فضائی حملے میں شہید ہونے والے معصوم بچوں کی تعداد دو ہوگئی۔

پٹی کے جنوبی حصے میں خان یونس کے شمال میں واقع حي الأمل اور حمد سٹی کے گردونواح میں صیہونی فوج کی براہِ راست فائرنگ سے دو شہری شدید زخمی ہو گئے، جبکہ شہر کے برج ال إسراء کے قریب صیہونی فائرنگ کا نشانہ بن کر ایک اور شہری زخمی ہوا۔ ان متواتر صیہونی تجاوزات کے سلسلے میں، صیہونی توپ خانے نے وسطی غزہ کے شہر دیر البلح کے مشرقی علاقوں پر شدید گولہ باری کی، جبکہ شمالی حصوں میں غزہ شہر کے مشرقی علاقوں اور بیت لاہیا کے مغربی حصوں کو بھی شدید ترین شیلنگ کا نشانہ بنایا گیا۔

شمالی غزہ کے جبالیا مہاجر کیمپ کے مشرقی علاقوں میں قابض صیہونی فورسز نے شہریوں کے گھروں کو بارود سے اڑانے کا ہولناک آپریشن انجام دیا، جبکہ خان یونس کے شمال میں واقع حمد سٹی کے جنوبی اور مشرقی حصوں میں صیہونی جنگی گاڑیوں کی طرف سے شدید اور متواتر فائرنگ کی گئی۔

قابض صیہونی فورسز گزشتہ 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اب تک غزہ کے مختلف حصوں میں فضائی بمباری، توپ خانے کی شیلنگ، اندھا دھند فائرنگ اور رہائشی مکانات کو بارود سے اڑانے کی کارروائیوں کے ذریعے معاہدے کی سنگین خلاف ورزیاں مسلسل انجام دے رہی ہیں۔

مقامی ذرائع کے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق، جنگ بندی معاہدے کے بعد سے اب تک ان صیہونی تجاوزات کے نتیجے میں 493,1 شہری شہید اور 299,5 افراد شدید زخمی ہو چکے ہیں۔

طیارے میں انڈونیشی شخص کی موجودگی کے باعث اسرائیل نے ایتھوپیا کے کارگو طیارے کو نہیں دی لینڈنگ کی اجازت

ادیس ابابا، (ایجنسی): ایتھوپین ایئرلائنز کی ایک کارگو پرواز کو فضا سے ہی واپس مڑنا پڑا جب اسرائیل نے طیارے میں انڈونیشی شخص کی موجودگی کے باعث لینڈنگ کی اجازت نہیں دی۔ اسرائیلی اخبار ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق یہ کارگو طیارہ اتوار اور پیر کی درمیانی شب ایتھوپیا کی راجدھانی ادیس ابابا سے اسرائیل کی فضا میں پہنچا تھا لیکن رن وے پر اترنے کی اجازت دینے کے بجائے واپس بھیج دیا گیا۔ اسرائیلی حکام نے اس کی باضابطہ طور پر کوئی وجہ تو نہیں بتائی لیکن عبرانی ذرائع ابلاغ کی متعدد رپورٹس کے مطابق اسرائیل نے طیارے کو اس لیے اترنے کی اجازت نہیں دی کہ اس کے عملے میں انڈونیشیا کا ایک شہری شامل تھا۔ اسرائیلی چینل 13 کے مطابق پرواز میں موجود عملے کی فہرست اسرائیلی حکام کو طیارے کے اڑان بھرنے کے بعد بھیجی گئی تھی۔ اسرائیل اور انڈونیشیا کے درمیان سفارتی تعلقات قائم نہیں ہیں۔ جب اسرائیل کو فہرست کے ذریعے کارگو طیارے میں موجود عملے میں ایک انڈونیشی شہری کی موجودگی کا پتا چلا تو طیارے کو واپس جانے کا کہا گیا۔ تاحال اسرائیل اور ایتھوپیا کی جانب سے اس واقعے پر کوئی تبصرہ سامنے نہیں آیا جب کہ اسرائیلی میڈیا میں بھی اس عملے کے رکن کے بارے میں زیادہ معلومات

فراہم نہیں کی گئی جس کی وجہ سے پرواز کو واپس بھیجا گیا۔ یاد رہے کہ متحدہ عرب امارات سے اسرائیل آنے والی فلائی دبئی کی ایک پرواز کے عمانی معاون پائلٹ نے جہاز کو ہائی جیک کرنے کی کوشش کی تھی جسے عملے اور مسافروں نے ناکام بنایا تھا۔ عمان کے ساتھ بھی اسرائیل کے سفارتی تعلقات نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود عمانی پائلٹ پرواز میں شامل تھا۔ اس واقعے کے بعد سے اسرائیل نے پروازوں کے عملے کی سیکیورٹی جانچ پڑتال پر توجہ بڑھا دی ہے۔

فرانس میں سیکڑوں سپر مارکیٹس پر انوکھا سائبر حملہ

فریزر کا درجہ حرارت بڑھ گیا، متعدد اسٹورز میں آگ لگنے سے کروڑوں یورو کا نقصان

پیرس، (ایجنسیاں) فرانس میں سیکڑوں سپر مارکیٹس کے ریفریجریشن سسٹمز پر بڑے پیمانے پر سائبر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں فریج اور فریزر کا درجہ حرارت غیر معمولی حد تک بڑھ گیا، خوراک خراب ہوگئی اور متعدد اسٹورز میں آگ لگنے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ حکام نے حملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں، جبکہ ممکنہ نقصان کا تخمینہ کروڑوں یورو لگایا جا رہا ہے۔ الجزیرہ، اے ایف پی اور رائٹرز کے مطابق فرانس کی بڑی ریٹیل کمپنیوں انٹرمارشے، کوآپریٹو، ای لی کلرک، کیریفور اور مونوپری نے پیر کو اس سائبر حملے کی تصدیق کی۔ ان کمپنیوں نے اسے غیر معمولی نوعیت کا واقعہ قرار دیا۔ انٹرمارشے اور اس کے نیٹو برانڈ کے کم از کم 300 اسٹورز، کوآپریٹو کے 100 سے زائد مراکز اور کیریفور کے 80 سپر مارکیٹس متاثر ہوئیں۔ مونوپری کے مطابق اس کے تقریباً 490 اسٹورز میں سے 5 فیصد کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ ای لی کلرک کے بھی متعدد اسٹورز متاثر ہوئے۔ پیرس پراسیکیوٹر آفس کے مطابق حملے میں بڑی فوڈ ریٹیل کمپنیوں کے انٹرنیٹ سے منسلک ریفریجریشن سسٹمز کو نشانہ بنایا گیا، جس سے خوراک ضائع ہوئی اور آگ لگنے کے واقعات پیش آئے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق ہیکرز نے دور بیٹھ کر ریفریجریشن سسٹمز کو زبردستی ڈی فراسٹ کرنے کا عمل شروع کیا، جس کے باعث متعدد اسٹورز میں فریج اور فریزر کا درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ نتیجتاً تازہ اور منجمد اشیاء خورونوش کے بڑے ذخیرے خراب ہوگئے۔ انٹرمارشے کے چیف ایگزیکٹو تھیری کوتیلارڈ نے فرانسیسی ٹی وی چینل بی ایف ایم کو بتایا کہ اس حملے سے ملک بھر میں ایک ہی دن کے دوران کروڑوں یورو کا نقصان ہوسکتا ہے۔ کمپنی نے کہا کہ متاثرہ اسٹورز کو خراب ہونے والی تازہ اور منجمد مصنوعات تلف کرنا پڑیں گی۔ کوآپریٹو کے سربراہ ڈومینگ شیلشر نے کہا کہ کمپنی کے ریفریجریشن سسٹمز اتوار کی رات سے متاثر تھے۔ ان کے مطابق تازہ خوراک محفوظ رکھنے اور عوام کو غذائی ضروریات فراہم کرنے والے نظام کو نشانہ بنانا انتہائی سنگین اور ناقابل قبول اقدام ہے۔ فرانسیسی وزیراعظم سیباستیاں لیکورنو نے قومی سائبر سیکورٹی ایجنسی کو حملے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ حکام یورپی ممالک کے ساتھ رابطے میں ہیں تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا دوسرے ملکوں کی کمپنیاں بھی اس خطرے سے متاثر ہوئی ہیں۔ وزیراعظم کے دفتر سے وابستہ ایک ذریعے کے مطابق تحقیقات میں ڈنمارک کی کمپنی ڈانفوس کے تیار کردہ سافٹ ویئر میں موجود ممکنہ کمزوری کی نشاندہی ہوئی ہے۔ ڈانفوس نے کہا کہ فرانس میں ریفریجریشن مینجمنٹ کے محدود تعداد میں سسٹمز متاثر ہونے کے واقعات کا علم ہے۔ کمپنی کے مطابق متاثرہ یونٹس میں پرانا فرم ویئر استعمال ہو رہا تھا اور صارفین کو سسٹمز اپ ڈیٹ رکھنے کی ہدایت کی جاتی رہی ہے۔ سائبر سیکورٹی ماہرین کے مطابق اگست میں شائع ہونے والی ایک تحقیق میں بھی ڈانفوس کے بعض سسٹمز کی ایسی کمزوریوں کی نشاندہی کی گئی تھی جنکے ذریعے تصدیق کے حفاظتی مراحل کو نظرانداز کیا جاسکتا تھا۔ سائبر خطرات کے ایک ماہر فیلکس ایپے نے بتایا کہ اسپین، پرتگال، پولینڈ، جرمنی اور بیلجیم بھی متاثر ہونیوالے ممالک میں شامل ہیں۔

فرانسیسی طلبہ کے احتجاج میں گریٹا تھنبرگ بھی شامل

پیرس، (یو این آئی) سویڈن کی ماحولیاتی کارکن گریٹا تھنبرگ بھی فرانس میں طلبہ کے احتجاج میں شامل ہوگئی ہیں۔ ملک بھر میں تعلیمی اداروں کے حالات بہتر بنانے کے مطالبے پر مزید مظاہروں کی توقع ہے۔ تھنبرگ منگل کی صبح پیرس کے مضافاتی علاقے سینٹ ڈینس میں واقع پال ایلوار ہائی اسکول پہنچیں، جہاں احتجاجی تحریک کا مرکز ہے۔ انہوں نے مظاہرہ کرنے والے طلبہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ خبررساں ایجنسی اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے تھنبرگ نے کہا کہ نوجوانوں کو بات

چیت میں شامل نہیں کیا جا رہا۔ ہمارا مستقبل ہم سے چھینا جا رہا ہے۔ مظاہروں کے دوران پولیس کی جانب سے تشدد کے متعدد الزامات کے بعد وکلا نے بھی طلبہ کے تحفظ کے لیے انسانی زنجیر بنائی۔ مظاہروں کا آغاز گزشتہ ماہ کے اواخر میں ہوا تھا۔ طلبہ اسکولوں کی خستہ حال عمارتوں، اساتذہ کی کمی، کلاسوں میں طلبہ کی بھیڑ اور تعلیمی نظام کے دیگر مسائل کو حل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ملک بھر کے سیکڑوں اسکولوں کے باہر طلبہ نے کچرے کے ڈبے جمع کر کے اور حفاظتی رکاوٹیں کھڑی کر کے احتجاج کیا ہے۔ گزشتہ جمعرات کو بڑے مظاہروں کے دوران 70 ہزار سے زیادہ افراد سڑکوں پر نکل آئے تھے۔ منگل کے مظاہرے کو مزدور یونینوں اور بائیں بازو کی جماعت 'فرانس اَن بؤ' کی حمایت حاصل ہے۔ اس موقع پر پیرس سمیت متعدد شہروں میں مارچ کیے جانے کی توقع ہے۔ یونیورسٹی طلبہ کی یونین 'لیونیوں' نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ وہ ہماری بات نہیں سن رہے، اس لیے اب ہم خود ان کے پاس جا رہے ہیں۔ وزیر تعلیم ایڈوارڈ فری نے منگل کی صبح فرانس اِنٹر ریڈیو سے گفتگو میں بتایا کہ تقریباً 200 اسکول بند ہیں، تاہم یہ تعداد گزشتہ ہفتے کے مقابلے میں کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض اسکول مظاہروں کے راستوں کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے ممکنہ نقصان سے بچنے کے لیے بند کیے گئے ہیں۔ وزارتِ قومی تعلیم کے مطابق پیر کو مظاہروں کے دوران تدریسی عملے کے آٹھ ارکان زخمی ہوئے، جن میں زیادہ تر پیرس کے علاقے اور بورڈو اور لیون شہروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ پیرس میں گرافک ڈیزائن کے 19 سالہ طالب علم لیو نے اے ایف پی کو بتایا کہ طلبہ کی بات مناسب طور پر نہیں سنی جا رہی اور حکام و منتخب نمائندوں کے سامنے ان کی تجاویز کو بھی نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرین، جن میں بڑی تعداد نابالغ طلبہ کی ہے، طلبہ تحریک کے خلاف اس قدر سخت کارروائیوں سے پریشان ہیں۔

آذربائیجان کے اسکولوں میں حجاب پر پابندی؛ طالبات کے احتجاج میں شدت

پابندیوں کے خلاف احتجاج کے طور پر طالبات کا کلاسوں میں حاضر ہونے سے انکار، حجاب کی حمایت میں قید صحافی کی بھوک ہڑتال

باکو، (ایجنسیاں) جمہوریہ آذربائیجان کی حکومت کی جانب سے اسکولوں میں حجاب پر پابندی برقرار رکھنے کے اصرار کے نتیجے میں احتجاج اور متعدد اسکولوں کی طالبات اور تعلیمی عملے کی ہڑتالوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مہر خبررساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق آذربائیجان کے متعدد اسکولوں کی طالبات نے حجاب پہننے والی طالبات پر عائد پابندیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کلاسوں میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ باکو شہر کے محکمۂ تعلیم نے اعلان کیا ہے کہ اس نے سرکاری اسکولوں میں نئی شرائط پر عمل درآمد کے طریقہ کار کی نگرانی شروع کر دی ہے۔ ان اقدامات کو طالبات اور والدین کی تنقید کا سامنا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ضوابط حجاب پہننے والی لڑکیوں کے تعلیم حاصل کرنے کے حق کو محدود کرتے ہیں۔ جمہوریہ آذربائیجان کے آئین کے مطابق، ریاست عام اور لازمی ثانوی تعلیم مفت فراہم کیے جانے کے حق کی ضمانت دیتی ہے۔ میدان ٹی وی کی رپورٹوں اور سوشل میڈیا پر شائع ہونے والی ویڈیوز کے مطابق باکو کے اسکول نمبر 69 اور ضلع ماسالی کے گاؤں مولا اوبا میں واقع بی شیر یکیف سیکنڈری اسکول کی طالبات نے کلاسوں میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حجاب پہننے والی ان کی ہم جماعت طالبات کو دوبارہ اسکول آنے کی اجازت دی جائے۔ ایک اور واقعے میں میدان ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق باکو کے رچرڈ زورگے سیکنڈری اسکول نمبر 90 میں حجاب پہننے والی ایک معلّمہ کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اس میڈیا ادارے کی جانب سے شائع کی گئی تصاویر میں طالبات کو روتے ہوئے اپنی معلّمہ سے لپٹتے دیکھا جا سکتا ہے۔ قید صحافی پولاد اصلانوف نے بھی اسکولوں کے یونیفارم سے متعلق ان ضوابط میں تبدیلی کے خلاف بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے، جن کی منظوری جمہوریہ آذربائیجان کی کابینہ نے 21 ستمبر کو دی تھی۔ خبرمان نیوز ویب سائٹ کے قید مدیر نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ان پابندیوں کے خلاف جمعرات کے روز بھوک ہڑتال شروع کی۔ ان کی اہلیہ گلمیرا اصلانوا نے فیس بک پر ایک پوسٹ کے ذریعے اس فیصلے کا اعلان کیا اور بتایا کہ اصلانوف کو حراستی مرکز نمبر 15 میں رکھا گیا ہے۔ اصلانوف نے کہا کہ بھوک ہڑتال کا مقصد حجاب پہننے والی طالبات کو اسکولوں میں آنے سے محروم کیے جانے اور حجاب پہننے والی معلمات کے لباس سے متعلق پابندیوں کی جانب عوامی توجہ مبذول کروانا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے اپنے بچے کے تعلیم حاصل کرنے کے حق کو بھی محدود کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے اپنے بچے اور ان تمام حجاب پہننے والی طالبات کے حقوق کے دفاع کیلئے بھوک ہڑتال شروع کی ہے، جن کے تعلیم حاصل کرنے کے حق کو محدود کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح میں ان تمام حجاب پہننے والی خواتین معلمات کے حقوق کے دفاع کیلئے بھی بھوک ہڑتال کر رہا ہوں، جنہیں تعلیم حاصل کرنے اور حجاب پہننے میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

آبادکاروں کی بھیڑ بکریاں بھی توسیع پسندی کا ہتھیار! امریکی رپورٹ نے ہولناک حقائق بے نقاب کر دیے

نیو یارک: امریکی نیوز نیٹ ورک CBS کے معروف پروگرام "60 منٹس" کی ایک خصوصی اور تحقیقی رپورٹ نے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی اراضی پر قبضے کے لیے صیہونی آبادکاروں کی طرف سے بھیڑ بکریوں کے ریوڑوں کو بطور عسکری و سیاسی ہتھیار استعمال کرنے کے بھیانک کھیل کو تشت از بام کر دیا ہے۔ رپورٹ میں چرواہا آبادکاری (رعوی استیطان) کے ان خطرناک حربوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے جن کے ذریعے مقبوضہ علاقوں کے اصلی باشندوں کا گھیراؤ کر کے انہیں اپنی بستیوں سے جبری نقل مکانی پر مجبور کیا جاتا ہے۔

رپورٹ میں پیش کیے گئے حقائق اور شواہد ایک ایسا بنیادی سوال اٹھاتے ہیں جو صیہونی آبادکاروں کے براہِ راست حملوں سے کہیں آگے بڑھ کر اس پورے سیاسی، عسکری اور انتظامی نظام پر ضرب لگاتا ہے جو چراگاہوں اور مویشیوں کی چرائی کو زمین پر مکمل غصب اور قبضے کا آلہ کار بنانے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ پروگرام 'چرواہا آبادکاری کی چوکیاں' کی قارونی توسیع اور مظلوم فلسطینیوں کی جبری بے دخلی کے گہرے تعلق کو بے نقاب کرتا ہے، جہاں چرواہوں کی چراگاہیں اور مقامی معیشت کے وسائل صیہونی غنڈہ گردی کا میدان بن چکے ہیں۔ رپورٹ میں صیہونی حکومت کی سرکاری فنڈنگ اور صیہونی فوج کی کھلی جانب داری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، حالانکہ اس سرپرست نظام کو مکمل طور پر بے نقاب کرنے کا کام ابھی باقی ہے۔

"60 منٹس" کی اس رپورٹ کی بنیادی اہمیت اس بات کو ثابت کرنے میں ہے کہ صیہونی آبادکاری صرف پکے مکانات اور کنکریٹ کی عمارتوں کی تعمیر سے ہی آگے نہیں بڑھتی، بلکہ ایک چھوٹی سی چرواہا پوائنٹ بھی کسی بھی فلسطینی بستی اور اس کے گردونواح پر قبضہ جمانے اور باشندوں کو مفلوج کرنے کا ایک قاتل ہتھیار بن سکتی ہے، جس کے ذریعے اہل علاقہ کو ان کی زراعت اور زمین سے محروم کر کے ان کے بقا کے تمام وسائل چھین لیے جاتے ہیں۔

چھوٹی چوکی اور وسیع علاقے پر غاصبانہ تسلط

امریکی رپورٹ میں بیان کردہ یہ صیہونی طریقہ کار صیہونی حقوقِ انسانی کی تنظیم "بتسیلم" (B'Tselem) کی دستاویزی رپورٹوں سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔ بتسیلم مسلسل اس بار بار دہرائے جانے والے صیہونی فارمولے کو ریکارڈ کر رہی ہے، جس کا آغاز کسی فلسطینی آبادی کے قریب ایک صیہونی فارم یا رعوی چوکی قائم کرنے سے ہوتا ہے، جس کے بعد صیہونی غنڈے فلسطینیوں کی اپنی ہی زمینوں تک رسائی پر پابندی لگاتے ہیں، شہریوں کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دیتے ہیں، ان پر حملے کرتے ہیں، املاک کو مسمار کرتے ہیں اور ان کے مویشیوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

حقوقِ انسانی کی تنظیم کے مطابق، یہ تمام سفاکانہ اقدامات باہم مل کر فلسطینیوں کو دھرتی چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ چراگاہوں سے محرومی کا مطلب ذریعہ معاش کا خاتمہ ہے، جبکہ کھیتوں اور زراعت تک پہنچنے میں ناکامی کا مقصد کسانوں کو ان کی آبائی زمینوں سے مکمل طور پر کاٹنا ہے، قبل ازیں کہ اس زمین کی سرکاری حیثیت تبدیل کی جائے۔

گزشتہ ستمبر میں شائع ہونے والی اپنی رپورٹ میں "بتسیلم" نے صیہونی عسکری آپریشنز، گھروں کی مسماری، اور صیہونی ریاست کی طرف سے مالی و سیاسی سرپرستی حاصل کرنے والی چوپایا چوکیوں کو فلسطینیوں کو بے دخل کرنے اور غیر قانونی صیہونی وجود کو وسعت دینے کے بنیادی ہتھیار قرار دیا تھا۔ حقوقِ انسانی کے یہ شواہد امریکی پروگرام "60 منٹس" کی رپورٹ کو مزید تقویت دیتے ہیں اور اس بات کی گہری تشریح کرتے ہیں کہ کس طرح ایک میدانی حملہ زمین اور آبادی کے جغرافیائی و ڈیموگرافک نقشے میں مسلسل اور ناقابلِ تلافی تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔

توسیع پسندی کی حفاظت اور سرپرستی کون کرتا ہے؟

یہودی آبادکاروں کے مویشیوں کی چراگاہ کو سہارا دینے والے سرکاری مالیاتی ڈھانچے کا تعاقب صیہونی ریاست کے اس مکروہ چہرے کو بے نقاب کرتا ہے۔ صیہونی امن پسند تنظیم "پیس ناؤ" (Peace Now) نے جولائی سنہ 2026ء میں اپنی رپورٹ میں اس بات کی تصدیق کی تھی کہ صیہونی حکومت نے سنہ 2023ء میں ان غیر قانونی مزارع اور چوپایا چوکیوں کے لیے 28 ملین شیکل مختص کیے تھے، جبکہ سنہ 2024ء اور سنہ 2025ء کے دوران "سیکیورٹی سمیات" کے پرفریب عنوان کے تحت مزید 75 ملین شیکل ان کے لیے منتقل کیے گئے۔ حکومتی خزانے سے فراہم کی جانے والی ان سہولیات میں جدید گاڑیوں کی فراہمی، نائٹ ویژن کیمرے، مسلح ڈرونز، خودکار لوہے کے پھاٹک، سولر پینل اور نئی سڑکوں کی تعمیر شامل ہے۔ "پیس ناؤ" کے مطابق ان سکیورٹی وسائل کو مستقل تعمیری کام سے الگ شمار کر کے صیہونی حکام نے ان چوکیوں کو بھی اربوں کی مالی امداد فراہم کی جو خود صیہونی قوانین کی رو سے بھی مکمل طور پر غیر قانونی ہیں، جبکہ یہ تمام رقم علاقائی استعماری کونسلوں اور آبادکاری ڈویژن کے ذریعے منتقل کی گئی۔ یہ تمام حقائق اور روابط "60 منٹس" کی اٹھائی گئی بحث کو محض ایک انفرادی حملے کو روکنے سے کہیں آگے بڑھا کر ان تمام صیہونی اداروں اور طاقتوں کے گھناؤنے کردار تک لے جاتے ہیں جو ان غیر قانونی چوکیوں کے قیام، بقا اور قبضہ گیری کو تحفظ اور استحکام فراہم کرتے ہیں۔

صیہونی قبضہ گیریت کے سامنے توراتی بیانیہ

تاہم امریکی رپورٹ اس تمام تر صورت حال کو ایک توراتی تناظر میں پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے، جہاں اسے ارضِ مقدس پر حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی اولاد کے درمیان ایک قدیم تاریخی تنازع کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ یہ امریکی اپروچ تاریخی و مذہبی وابستگی کے زبانی دعوؤں اور مقبوضہ زمین کے حقیقی مالکان اور مکینوں کے مسلمہ قانونی حقوق کے درمیان فرق کو مبہم اور دھندلا کر دیتی ہے، اور صیہونی غصب اور جبری بے دخلی کو دو برابر کے گروہوں کے درمیان ایک تاریخی جنگ کے طور پر پیش کرتی ہے۔ لیکن صیہونی آبادکاروں کے زمین پر حق کے من گھڑت ادعاؤں کو محض زبانی نقل کرنے کے بجائے قانون کے ترازو میں پرکھنے کی شدید ضرورت ہے: صیہونی ریاست کے پاس ملکیت کا کیا ثبوت ہے؟ طاقت اور بندوق کے زور پر قبضہ جمانے کی کیا اخلاقی یا قانونی مشروعیت ہے؟ اور کوئی بھی مذہبی دعویٰ کسی بھی قوم کو اپنی آباؤ اجداد کی زمین اور روزگار کے وسائل سے محروم کرنے کا جواز کیسے بن سکتا ہے؟

اس تناظر میں بین الاقوامی عدالتِ انصاف (ICJ) کی طرف سے 19 جولائی سنہ 2024ء کو جاری ہونے والی تاریخی قانونی رائے ایک واضح اور صریح مرجع فراہم کرتی ہے؛ جس میں عدالت نے واضح طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ مقبوضہ فلسطینی اراضی پر صیہونی ریاست کا تسلط اور موجودگی مکمل طور پر غیر قانونی ہے، اور صیہونی حکومت پر پابندی عائد کی تھی کہ وہ تمام نئی استیطانی سرگرمیاں فوراً بند کرے اور تمام صیہونی آبادکاروں کو مقبوضہ علاقوں سے باہر نکالے، جبکہ آبادکاروں اور صیہونی فورسز کے تشدد کو صیہونی توسیع پسندانہ پالیسیوں کا لازمی نتیجہ قرار دیا تھا۔ اس بنا پر امریکی پروگرام "60 منٹس" نے چرواہا آبادکاری کے ذریعے فلسطینیوں کی جبری بے دخلی کی بھیانک تصویر پر ایک کھڑکی تو کھولی ہے، لیکن اس تصویر کو مکمل کرنے کے لیے بکریوں کے ریوڑوں کو صیہونی چوکیوں سے، چوکیوں کو حکومتی فنڈنگ و تحفظ سے، اور فنڈنگ کو صیہونی ریاست کے اعلیٰ ترین سیاسی فیصلوں سے جوڑنا ضروری ہے۔ کیونکہ ارضِ پاک کی یہ مظلوم زمین محض اس لیے غصب نہیں ہو رہی کہ آبادکاروں کی بھیڑ بکریاں وہاں پہنچ گئی ہیں، بلکہ اس لیے چھینی جا رہی ہے کہ صیہونی عسکری و سیاسی طاقت اس آبادکار کو غنڈہ گردی کی اجازت دیتی ہے اور مظلوم فلسطینی کو اس کی اپنی دھرتی سے محروم کر دیتی ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

نوی پلئی کے لئے نوبل

ایک ایسے وقت میں جب دنیا کا بیشتر حصہ جنگ کی تباہ کاریوں سے دوچار ہے اور امن کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جارہا ہے، 2026 کا نوبل امن انعام ناوانیتھم نوی پلئی کو دیا جانا انتہائی اہم ہے۔ اوسلو، ناروے میں ایوارڈ کے اعلان کے بعد، نوبل کمیٹی کے چیئرمین یورگن واٹنے فرائڈنس نے کہا کہ اس سال کے ایوارڈ کے ذریعے، کمیٹی ہمیں یاد دلانا چاہتی ہے کہ عالمی سطح پر جنگیں اور تنازعات بڑھ رہے ہیں۔ قانون کی پاسداری ملک کے اندر اور بین الاقوامی سطح پر ضروری ہے۔ اسی سے نظام چلتا ہے اور تنازعات کو تشدد کے بغیر حل کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے بین الاقوامی قانون کی پاسداری اور مضبوطی امن کو برقرار رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ نوانیتھم نوی پلئی کو اس اعزاز کے لیے منتخب کیا گیا ہے کیونکہ انھوں نے دنیا بھر میں امن اور بین الاقوامی قانون کے فروغ کے لیے کی جانے والی کوششوں میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ان کی زندگی اور کوششیں عالمی امن اور ہم آہنگی کی اہمیت کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی برادری کے لیے قوانین کی اہمیت کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ نوی کے ہندوستان سے تاریخی اور ثقافتی تعلقات بھی ہیں۔ ان کے دادا 1890 کی دہائی میں ایک بندھوا مزدور کے طور پر جنوبی افریقہ چلے گئے۔ وہ نسل پرستی کے دور میں جنوبی افریقہ کے ڈربن میں ایک ہندوستانی نژاد خاندان میں پیدا ہوئیں۔ وہ بعد میں ایک وکیل بن گئیں اور انہیں قانونی میدان میں ایک سرخیل سمجھا جاتا تھا۔ دریں اثنا، انہیں گہرے ادارہ جاتی امتیاز، علاحدگی اور اخراج کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے اس کی شخصیت اور سوچ کو متاثر کیا۔ اس نے نسل پرستی کے مخالف کارکنوں کا دفاع کرنے اور انسانی حقوق اور مساوات کو فروغ دینے کے لیے اپنا کیریئر بنایا۔ ناوانیتھم نوی پلئی کے والد بس ڈرائیور تھے اور خاندان کی کفالت کے لیے مختلف ملازمتیں کرتے تھے۔ مالی مشکلات کے باوجود انہوں نے تعلیم کو بہت اہمیت دی اور اصرار کیا کہ ان کی بیٹیاں بھی اپنے بیٹوں کی طرح تعلیم حاصل کریں۔ نوی نے نٹال یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور بعد میں ہارورڈ یونیورسٹی سے قانون میں ماسٹر ڈگری حاصل کی۔ 1967 میں، وہ جنوبی افریقہ کے صوبے نٹال میں قانون پر عمل کرنے والی پہلی سیاہ فام خاتون بن گئیں۔ کئی دہائیوں تک، اس نے نسل پرستی کے مخالف کارکنوں کا دفاع کیا اور سیاسی قیدیوں کے ساتھ ہونے والے سلوک کو بے نقاب کیا۔ 1973 میں، اس نے نیلسن منڈیلا سمیت روبن آئی لینڈ جیل میں قید سیاسی قیدیوں کے وکیل تک رسائی کے حق کے لیے درخواست کی۔ تاہم، وہ ایک قیدی کے طور پر منڈیلا سے کبھی نہیں ملیں۔ جب نیلسن منڈیلا 1985 میں صدر بنے تو انہوں نے ناوی کو جنوبی افریقہ کی ہائی کورٹ میں تقرری کی سفارش کی، جس سے وہ اس عہدے پر فائز ہونے والی پہلی سیاہ فام خاتون بن گئیں۔ اس نے نسل پرستی کے مخالف کارکنوں کی بھی نمائندگی کی اور قیدیوں کے خلاف تشدد اور قید تنہائی کے استعمال کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ اس کا کیریئر جنوبی افریقہ کی ہائی کورٹ، روانڈا کے لیے بین الاقوامی ٹریبونل، اور بین الاقوامی فوجداری عدالت تک پھیلا ہوا تھا۔ 2008 سے 2014 تک، اس نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے لیے ہائی کمشنر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اگست 2013 میں سری لنکا کے دورے کے دوران، پلئی نے خبردار کیا تھا کہ ملک تیزی سے آمرانہ حکمرانی میں اتر رہا ہے اور خانہ جنگی کے خاتمے کے بعد بھی قانون کی حکمرانی کمزور ہورہی ہے۔ انہوں نے مذہبی اقلیتوں پر حملوں پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ نوانیتھم نوی پلئی نے پوری دنیا میں امن اور ہم آہنگی کی اقدار کو فروغ دینا اور تمام انسانیت کے مفاد میں بین الاقوامی قانون کو فروغ دینا اپنی زندگی کا مشن بنایا۔ نوبل امن انعام ان کی کوششوں کا اعتراف ہے اور دنیا کو یہ پیغام دینے کی کوشش ہے کہ اگرچہ کچھ ممالک تنازعات کو حل کرنے کے لیے جنگ کو ضروری سمجھتے ہیں، لیکن وہ بالآخر لڑائی بند کردیں گے اور انہیں امن کو قبول کرنا چاہیے۔

امریکی صدور انسانیت، امن واستحکام کیلئے خطرہ

ڈاکٹر شجاعت حسین

پہلی اور دوسری عالمی جنگ کے بعد مشاہدہ کیا گیا ہے کہ امریکی صدور انسانیت، امن، استحکام، ترقی، مساوات، دوسرے ملکوں کے پیٹرول، قدرتی گیس و وسائل کے لیے خطرہ ہیں۔ امریکہ کا تمدن ہی جنگ وجدل، ظلم وستم، اور قتل وغارتگری نظر آنے لگا ہے۔

کم از کم دو صدروں کی شخصیت، ذہنیت، افکار اور کارنامے پر نظر ثانی کریں۔

جارج ڈبلیو بش اور ڈونلڈ ٹرمپ ریپبلکن پارٹی کے دو مختلف ادوار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان دونوں کی خارجہ پالیسی، معاشی نظریات اور سیاسی اداروں کے ساتھ تعلقات میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ دونوں امریکی صدور اس نظریے پر ایک ہیں جیسے دشمنان مسلم، اسلام، انسانیت، اور امن۔ تحقیق و تجزیوں کے آئینہ میں دیکھیں۔

خارجہ پالیسی اور عالمی حیثیت

جارج ڈبلیو بش: انہوں نے روایتی نیو کنزرویٹو اور بین الاقوامیت پسند نظریہ سیاست کی پیروی کی۔ ان کا ماننا تھا کہ امریکہ دنیا میں ایک مثبت قوت ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی اتحاد قائم کرنے میں فعال کردار ادا کیا، دہشت گردی کے نام نہاد کے نام پر جنگ شروع کی۔ عراق و افغانستان میں طویل مدتی فوجی مداخلتیں کیں۔ لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارا، ملک میں تباہی و بربادی و بربریت کی اور ان ملکوں کے تیل ومعدنیات پر قابض ہو کر لوٹا۔

ڈونلڈ ٹرمپ: وہ ''امریکہ فرسٹ'' (FirstAmerica) کی نسبتاً تنہائی پسند پالیسی کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ عالمی معاملات میں غیر ضروری مداخلت کم کرنے، بین الاقوامی تجارتی معاہدوں اور اتحادوں پر دوبارہ مذاکرات کرنے یا ان سے نکلنے، اور روایتی فوجی مداخلتوں کے بارے میں شکوک وشبہات رکھنے کے حامی ہیں۔

معاشی اور تجارتی نظریہ

جارج ڈبلیو بش: انہوں نے روایتی کاروبار دوست قدامت پسندانہ معاشی پالیسی اختیار کی۔ وہ عالمی آزاد تجارتی معاہدوں، کارپوریٹ شعبے کے لیے ضابطوں میں کمی اور روایتی سرمایہ دارانہ نظام کے حامی تھے۔

ڈونلڈ ٹرمپ: ان کی توجہ معاشی قوم پرستی اور تحفظاتی پالیسی پر ہے۔ وہ سخت محصولات (Tariffs)، دوطرفہ تجارتی معاہدوں اور وسیع کثیر ملکی آزاد تجارت کے بجائے لین دین پر مبنی تجارتی طریقہ کار کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس پالیسی کے تحت ٹرمپ تنقید کے نشانہ بنے ہوئے اور مذاق بنایا جارہا ہے۔

سیاسی انداز اور ادارہ جاتی اصول

جارج ڈبلیو بش: انہوں نے بڑی حد تک امریکی سیاسی نظام کے قائم شدہ اصولوں اور روایتی پارٹی ڈھانچوں کے اندر رہ کر حکومت کی، اگرچہ ان کی اپنی پالیسیوں پر شدید سیاسی اختلافات اور تقسیم بھی موجود تھی۔

ڈونلڈ ٹرمپ: وہ ایک عوام پسند (Populist) اور روایتی سیاسی نظام سے باہر کے رہنما کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ اکثر روایتی حکومتی اداروں، عدلیہ اور مرکزی دھارے کے میڈیا کو چیلنج کرتے، نظرانداز کرتے یا ان کے ساتھ براہِ راست تصادم کرتے ہیں۔

ریپبلکن پارٹی سے وابستگی

جارج ڈبلیو بش: وہ ریپبلکن پارٹی کے پرانے اسٹیبلشمنٹ ونگ کی نمائندگی کرتے تھے، جسے ٹرمپ ازم کے عروج کے بعد بڑی حد تک تبدیل یا پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ: انہوں نے جدید ریپبلکن پارٹی کی نئی تشکیل اور سمت متعین کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے پارٹی کے ووٹر بیس کو قوم پرستی، عوام پسندی اور اسٹیبلشمنٹ مخالف اصولوں کی طرف منتقل کیا۔

اب سوال یہ ہے کہ جارج ڈبلیو بش اور ڈونلڈ ٹرمپ کے درمیان بنیادی اختلافات کیا تھے؟

ایک رائے کے مطابق، بش نیو کنزرویٹو تحریک کا حصہ تھے۔ وہ بنیادی طور پر عالمی سطح پر امریکہ کے فعال کردار کے حامی تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ امریکہ دنیا میں ایک مثبت قوت ہے۔ اس کے برعکس، ٹرمپ کو تنہائی پسند قرار دیا گیا ہے۔

ایک تبصرے میں کہا گیا:

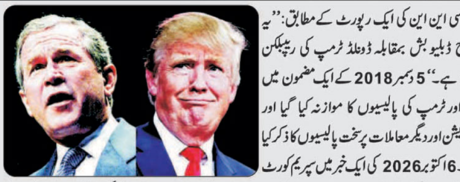

سی این این کی ایک رپورٹ کے مطابق: ''یہ جارج ڈبلیو بش بمقابلہ ڈونلڈ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی ہے۔'' 5 دسمبر 2018 کے ایک مضمون میں بش اور ٹرمپ کی پالیسیوں کا موازنہ کیا گیا اور امیگریشن اور دیگر معاملات پر سخت پالیسیوں کا ذکر کیا گیا۔ 6 اکتوبر 2026 کی ایک خبر میں سپریم کورٹ کے جسٹس سیموئیل الیٹو کے حوالے سے ٹرمپ کے بیانات اور عدالتی معاملات پر بات کی گئی۔ مضمون میں یہ بھی ذکر ہے کہ ایسے معاملات صرف ٹرمپ تک محدود نہیں بلکہ مختلف امریکی صدور کے ادوار میں سامنے آتے رہے ہیں۔

ایک تبصرہ نگار کہتا ہے، ''میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں اس مقام پر پہنچوں گا جہاں میں یہ کہوں گا کہ ڈونلڈ ٹرمپ جارج ڈبلیو بش کو بھی نسبتاً محتاط دکھاتے ہیں۔''

کئی برسوں تک بش کو ایک خاص سیاسی انداز کے لیے تنقید کا سامنا رہا، لیکن ٹرمپ کے دور کے بعد بعض لوگوں نے بش کے دور کو نسبتاً مختلف انداز میں دیکھنا شروع کیا۔

بنیادی دلیل: بنیادی دلیل یہ ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے مقابلے میں جارج ڈبلیو بش زیادہ محتاط اور نسبتاً معتدل دکھائی دینے لگے ہیں۔ اس کے نتیجے میں بش کے سیاسی ورثے کا دوبارہ جائزہ لینے اور ان کے دور کو ماضی کے مقابلے میں زیادہ مثبت انداز سے دیکھنے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔

ایسا سمجھا جاتا ہے کہ ''جارج ڈبلیو بش ایک تباہ کن رہنما تھے، صرف ٹرمپ کے مقابلے میں زیادہ خراب نظر نہیں آتے۔''

بش انتظامیہ کی ناکامیوں میں دہشت گردی کے خلاف جنگ بھی شامل تھی، جس پر کھربوں ڈالر خرچ ہونے کے حوالے سے تنقید کی گئی۔

سی این این کی ایک رپورٹ کے مطابق: ''یہ جارج ڈبلیو بش بمقابلہ ڈونلڈ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی ہے۔''

5 دسمبر 2018 کے ایک مضمون میں بش اور ٹرمپ کی پالیسیوں کا موازنہ کیا گیا اور امیگریشن اور دیگر معاملات پر سخت پالیسیوں کا ذکر کیا گیا۔

6 اکتوبر 2026 کی ایک خبر میں سپریم کورٹ کے جسٹس سیموئیل الیٹو کے حوالے سے ٹرمپ کے بیانات اور عدالتی معاملات پر بات کی گئی۔ مضمون میں یہ بھی ذکر ہے کہ ایسے معاملات صرف ٹرمپ تک محدود نہیں بلکہ مختلف امریکی صدور کے ادوار میں سامنے آتے رہے ہیں۔

ستمبر 9/11 کے حملے کے بعد جب جارج ڈبلیو بش ملبے کے اوپر کھڑے ہوئے اور انہوں نے عہد کیا کہ ذمہ دار افراد جلد ہی ''ہم سب کی طرف سے جواب سنیں گے''، تو بڑی فوجی تیاریاں پہلے ہی زور وشور سے جاری تھیں۔ یہ بات بھی واضح طور پر محسوس کی جاسکتی تھی۔

25 سال گزرنے کے بعد بھی ایسا ایک دن نہیں آیا جب امریکہ کسی نہ کسی تنازع میں شامل نہ رہا ہو۔ کانگریس کی جانب سے 2001 میں منظور کردہ فوجی طاقت کے استعمال کی اجازت (AUMF) آج بھی نافذ ہے۔ اس کے بعد آنے والے ہر صدر نے، بشمول ڈونلڈ ٹرمپ کی دوسری مدت صدارت کے، اس AUMF کے تحت فوجی طاقت کا استعمال کیا ہے۔

اب امریکہ ایسی دوسری نسل پروان چڑھا رہا ہے، جس نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا لمحہ نہیں دیکھا جب ملک جنگ میں شامل نہ ہو۔

بش نے 9/11 کے بعد اپنے مشہور بیان ''یا تو آپ ہمارے ساتھ ہیں یا ہمارے خلاف'' کے ذریعے ملک کے رویے اور سوچ کی بنیاد متعین کردی۔ آج بھی یہ جملہ امریکی پالیسی کے بڑے حصے کو سمجھنے کے لیے ایک مفید زاویہ فراہم کرتا ہے۔

افغانستان میں بھی، جہاں امریکہ کو دنیا کی حمایت حاصل تھی، امریکہ القاعدہ اور طالبان حکومت کے درمیان فرق کرنے میں ناکام رہا۔ القاعدہ امریکہ اور اس کے مفادات کے لیے ایک خطرہ تھی، جبکہ طالبان حکومت کے افغانستان سے باہر کوئی علاقائی یا بین الاقوامی عزائم نہیں تھے۔

یہ ایک حکمتِ عملی کی غلطی تھی کہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کیا گیا کہ طالبان امریکہ کے حامی تو نہیں تھے، لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں تھا کہ وہ امریکہ کے دشمن تھے۔ القاعدہ کو صرف تباہ کرنے کے بجائے امریکہ نے 20 سال تک جنگ لڑی۔ لیکن آخرکار امریکہ افغانستان سے واپس چلا گیا۔ اس کے بعد طالبان دوبارہ اقتدار میں آگئے۔

یہی ''ہم اور وہ'' کی تقسیم والی سوچ عراق میں بھی امریکہ کو اسی طرح کی غلطیوں کی طرف لے گئی۔

عراق میں متعدد مزاحمتی یعنی مقاومتی گروہ وجود میں آئے۔ لیکن کچھ عراقی قوم پرست، کربلا کی راہ پر چلنے والے، حریت پسند بھی تھے جو امریکی موجودگی سے ناراض تھے اور جن کا ایک محب وطن ایجنڈا تھا۔ وہ ہے آزادی۔ غلامی نامنظور۔ ذلت کی زندگی عزت کی موت بہتر ہے۔

مقاومتی گروہوں کی قیادت سابق فوجی افسران کررہے تھے۔ یہ افسر اس وقت بغاوت میں شامل ہوئے جب امریکی فوجیوں نے ان سابق افسران پر فائرنگ کرکے انہیں ہلاک کردیا، جو عراقی مسلح افواج کو تحلیل کیے جانے اور انہیں پنشن کے بغیر فوج سے نکالے جانے کے بعد روزگار کا مطالبہ کرتے ہوئے پُرامن احتجاج کررہے تھے۔

11 ستمبر کے حملوں نے امریکہ کو ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔ اس نے ''ہمیشہ جاری رہنے والی جنگوں'' (WarsForever) کو معمول بنادیا، حالانکہ ٹرمپ نے ان جنگوں کو ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا، لیکن اسی دوران انہوں نے ایران میں ایک اور جنگ شروع کردی۔

مسلسل جنگ نے امریکی معاشرے کو مزید سخت اور پُرتشدد بنادیا ہے۔ معاشرے کو عسکری انداز میں ڈھال دیا گیا ہے، یہاں تک کہ پولیسنگ کے نظام میں بھی اس کے اثرات نظر آتے ہیں۔

اب صدر کو اکثر ''کمانڈر اِن چیف'' کہا جاتا ہے، حتیٰ کہ ایسے معاملات میں بھی جن کا فوج سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر کہا جاتا ہے: ''ہم ایک کمانڈر اِن چیف کا انتخاب کررہے ہیں''، گویا شہری فوجی ہوں۔

2026 کا امریکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ بہت سے قانونی اصولوں، بشمول ملکی آئینی قوانین، کو نظرانداز کررہا ہے۔

نہ صرف کانگریس نے وینیزویلا اور ایران پر کیے گئے حملوں کی اجازت نہیں دی بلکہ اس نے ان معاملات کو زیر بحث لانے سے بھی گریز کیا۔

اگر 11 ستمبر نے امریکہ کو ایک عسکری اور قانون سے بے نیاز ریاست میں تبدیل کردیا ہے، تو پھر سوال یہ ہے دہشت گردی کے خلاف جنگ آخر کس نے جیتی؟ یہ ثابت ہوگیا کہ امریکہ خود ایک دہشت گرد ملک ہے۔ دوسرے ملکوں کے تیل، گیس، معدنیات اور وسائل پر قابض ہوتا ہے۔ حال ہی میں وینیزویلا کے تیل بھنڈار پر قبضہ کرلیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایران کے تیل اور گیس پر قابض ہونا چاہتے تھے یہ جھوٹ بول کر کہ ایران یورینیم کی افزودگی کررہا ہے، اس مواد سے بم اور میزائل بنائے گا جس سے امریکہ کو خطرہ لاحق ہے لیکن ایران نے شیطان بزرگ کے خواب کو چکنا چور کردیا۔

○○○

اے ایم یو کے سابق طلبہ کیلئے پیغام: سرسیّد کے حقیقی مشن کے مظہر بنیں

ایس۔ مسعود حسین

اب شدت سے محسوس کیا جارہا ہے اور صدائیں بلند ہورہی ہیں کہ علی گڑھ کی میراث کا جشن منانے سے آگے بڑھ کر اس کے نامکمل مشن کو آگے لے چلیں اور معاشرے اور وطن کی تشکیل سرسید کے مشن کے عین مطابق پروان چڑھائیں۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں ہے۔ یہ اس تاریخی تحریک کی نمائندگی کرتی ہے جس کا آغاز سرسید احمد خان نے ہندوستانی مسلمانوں کی تعلیمی، فکری، سماجی اور معاشی حالت کو بدلنے کے لیے کیا تھا۔ ان کا مشن صرف ایک ادارہ قائم کرنا یا ڈگری یافتہ افراد پیدا کرنا نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے جدید، روشن خیال اور پُراعتماد مسلم معاشرے کی تشکیل چاہتے تھے جو سائنسی علم، عقلی فکر، پیشہ ورانہ صلاحیت اور ہندوستان کے ساتھ تعمیری وابستگی سے لیس ہو۔ اور اس کی روشنی ہر گھر اور ہر فرد تک پہنچے اور چمن کی بہار سے مستفید ہوں۔

آج اے ایم یو کے سابق طلبہ ہندوستان بھر کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ ہندوستانی مسلم معاشرے کے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور پیشہ ورانہ طور پر کامیاب افراد کے ایک وسیع نیٹ ورک کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ صورتِ حال ان پر ایک خصوصی ذمہ داری بھی عائد کرتی ہے۔ کتنا اچھا ہوتا کہ سابق طلبہ بھی سرسید کے مشن کو اپنا مشن سمجھ کر اس سے وابستہ ہوتے اور شرمندہ تعبیر کے لیے ان کے طرزِ عمل کو اپنا شعارِ زندگی بنالیتے۔

پرانی یادوں سے بامقصد غور وفکر کی طرف متوجہ ہونا ہی کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔ اے ایم یو کی سابق طلبہ تنظیموں اور افراد کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کہ کیا علی گڑھ تحریک کے اصل مقاصد آج مناسب طور پر آگے بڑھائے جارہے ہیں۔

اس سلسلے میں اٹھائے گئے موضوعات اجتماعی غور وفکر کے مستحق ہیں، مثلاً سائنسی مزاج، تنقیدی فکر، معیاری تعلیم، سماجی اصلاح، خواتین کو بااختیار بنانا، معاشی ترقی، کاروباری صلاحیتوں کا فروغ، بین المذاہب مفاہمت اور ہندوستان کی قومی ترقی میں بامعنی شرکت۔

مقصد صرف یہ نہیں ہونا چاہیے کہ کبھی کبھار ان موضوعات پر گفتگو کی جائے۔ سابق طلبہ کو اکیسویں صدی میں سرسید کے مشن کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لیے ایک واضح حکمتِ عملی اور عملی لائحہ عمل تیار کرنے کی سمت میں کام کرنا چاہیے۔

دنیا بھر میں پھیلا ہوا اے ایم یو کے سابق طلبہ کا نیٹ ورک بے پناہ علمی، پیشہ ورانہ اور مالی وسائل رکھتا ہے۔ اگر اسے مناسب انداز میں منظم کیا جائے تو یہ وظائف، اسکولوں، کوچنگ اور رہنمائی کے پروگراموں، تحقیق، کاروبار، خواتین کی تعلیم، ہنرمندی کی ترقی اور معاشرے کے تعلیمی ومعاشی طور پر پسماندہ طبقات کے لیے شواہد پر مبنی اقدامات کی معاونت کرسکتا ہے۔

تقریبات اور سماجی میل جول سے آگے بھی جہاں ہے۔ تقریبات اور میل جول محض دل کو خوش کرنے اور تفریح تک محدود ہے۔ اصل تو اس بات پر بھی کچھ خود احتسابی کی ضرورت ہے کہ سابق طلبہ کی تنظیمیں اپنے محدود وقت اور وسائل کو کس طرح استعمال کررہی ہیں۔

ثقافتی پروگرام، مشاعرے، ری یونین اور سماجی عشائیے اپنی جگہ اہم ہیں۔ یہ یادوں کو زندہ رکھتے ہیں، دوستیوں کو مضبوط کرتے ہیں اور اپنی مادرِ علمی سے جذباتی تعلق برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ لیکن انہیں سابق طلبہ کی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد نہیں بننا چاہیے۔

ایسے وقت میں جب مسلم معاشرے کے بڑے حصے کو سنجیدہ تعلیمی، معاشی اور سماجی مشکلات کا سامنا ہے، مہنگے ہوٹلوں میں پُرتکلف عشائیوں اور بار بار ہونے والی رسمی تقریبات کے ساتھ بامقصد اجتماعی منصوبوں میں کہیں زیادہ سرمایہ کاری کا توازن قائم کرنا چاہیے۔ یہ تنقیدی جائزہ مفید الذکر ہے۔

سوال بہت سادہ ہونا چاہیے: کیا ہماری سابق طلبہ کی محفلیں صرف اس بات کا جشن منا رہی ہیں کہ ماضی میں علی گڑھ نے کیا حاصل کیا، یا وہ اس مستقبل کی تعمیر میں بھی مدد کررہی ہیں جو علی گڑھ کو مستقبل میں حاصل کرنا چاہیے؟

موجودہ حقیقت کا سامنا یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے بعض طبقات کو درپیش تعلیمی اور سماجی و معاشی چیلنجز سنجیدہ توجہ کے متقاضی ہیں۔ تعلیمی پسماندگی، بے روزگاری، پیشہ ورانہ شعبوں میں ناکافی نمائندگی، معیاری اسکولوں تک رسائی کی کمی، معاشی مواقع کی قلت اور لڑکیوں اور خواتین کے درمیان مسلسل موجود تعلیمی خلا جیسے مسائل کو محض تقاریر اور قراردادوں کے ذریعے حل نہیں کیا جاسکتا۔

اے ایم یو کے سابق طلبہ کے پاس شواہد پر مبنی مطالعات کرنے، ترجیحات کا تعین کرنے اور قابلِ پیائش پروگرام نافذ کرنے کی مہارت موجود ہے۔

شاید اب دنیا بھر میں اے ایم یو کے سابق طلبہ کا ایک ایسا خصوصی اقدام قائم کرنے کا وقت آگیا ہے جو اسی مقصد کے لیے وقف ہو۔ ایک ایسا نیٹ ورک جو اساتذہ، سائنس دانوں، انجینئروں، ڈاکٹروں، منتظمین، صنعت کاروں، ماہرینِ معاشیات، وکلاء، سماجی کارکنوں اور مخیر حضرات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرے تاکہ عملی حل تیار کیے جاسکیں۔

ایک نئی علی گڑھ تحریک: اب وقت آگیا ہے کہ ہم علی گڑھ کی یادوں سے نکل کر علی گڑھ کی ذمہ داری کی طرف بڑھیں۔

سرسیّد احمد خان کی فکر، تحریک اور شخصیت کا مطالعہ ضروری ہے۔ سرسید نے اپنے دور کے بحران کا مقابلہ جرأت اور دور اندیشی کے ساتھ کیا تھا۔ آج ہندوستانی مسلمانوں کے سامنے موجود چیلنجز مختلف ہیں، لیکن بنیادی اصول وہی ہے جیسے تعلیم، علم، سائنسی مزاج، سماجی اصلاح، معاشی خودمختاری اور ملک کے ساتھ تعمیری وابستگی۔

لہٰذا دنیا بھر میں موجود اے ایم یو کے سابق طلبہ کو سرسید کے نامکمل مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ایک واضح حکمتِ عملی اور دس سالہ لائحہ عمل یا جو ممکن اور بہتر ہو قائم کرنے پر غور کرنا چاہیے۔

سرسیّد کو سب سے بڑا خراجِ عقیدت ایک اور مشاعرے، ری یونین یا یادگاری عشائیے کا انعقاد نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ ہوگا کہ ہم معاشرے کو درپیش چند بڑے مسائل کی نشاندہی کریں، اپنے اجتماعی علم اور وسائل کو یکجا کریں اور قابلِ مشاہدہ نتائج پیدا کریں۔

آیئے ہم صرف اس بات پر فخر نہ کریں کہ علی گڑھ نے ہمیں کیا دیا بلکہ یہ بھی غور کریں کہ علی گڑھ کے ذریعے ہم اب معاشرے اور ہندوستان کو کیا دے سکتے ہیں۔ یہی علیگ ہونے کا حقیقی مفہوم ہوگا۔

بے شک خوشیوں کے ساتھ کرب علی گڑھ کی داستان کو پرانی یادوں سے ذمہ داری کی طرف منتقل کرتا ہے۔ یہ بجا طور پر استدلال کرتا ہے کہ سرسید کے مشن کو صرف رسمی تقریبات سے تعظیم نہیں دیا جاسکتا۔ حقیقی خیراج عقیدت جذباتی فخر کو سماجی عمل میں بدلنے میں مضمر ہے۔ 'علیگ' ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں ادارے سے کیا ملا ہے، بلکہ یہ ہے کہ ہم اجتماعی حکمت اور ٹھوس نتائج کے ذریعے قوم اور قوم کو کیا واپس کرنے کے لیے تیار ہیں۔ جب جاگو تب سویرا۔

□□□

پاکستان دہشت گردی کا مرکز کیوں بنتا جارہا ہے؟ گلوبل ٹیررازم انڈیکس 2026 کے چشم کشا حقائق

محمد مبارک پلول

دہشت گردی آج پوری دنیا کے امن، انسانی جانوں اور معاشرتی استحکام کے لیے ایک سنگین خطرہ بن چکی ہے۔ کوئی بھی ملک اس وقت تک حقیقی معنوں میں ترقی نہیں کرسکتا، جب تک وہاں کے شہری خود کو محفوظ محسوس نہ کریں اور ریاست اپنے عوام کو خوف ودہشت سے نجات دلانے میں کامیاب نہ ہو۔ لیکن جب کوئی ملک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سرگرم ہونے کا دعویٰ کرے اور اسی ملک میں دہشت گردانہ واقعات کی تعداد مسلسل بڑھتی چلی جائے تو اس کی پالیسیوں، ترجیحات اور حکمت عملی پر سوال اٹھنا فطری ہے۔ پاکستان کی موجودہ صورت حال بھی اسی نوعیت کے کئی اہم سوالات کو جنم دے رہی ہے۔ گلوبل ٹیررازم انڈیکس 2026 کی رپورٹ نے پاکستان کی داخلی سلامتی، سرحدی پالیسیوں اور انتہا پسندی کے خلاف اقدامات کے حوالے سے ایک تشویش ناک تصویر پیش کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، سال 2025 میں پاکستان دہشت گردی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والا ملک رہا۔ یہ صورت حال صرف اعداد وشمار کا معاملہ نہیں، بلکہ اس بات کا اشارہ بھی ہے کہ دہشت گردی کے خلاف اختیار کی گئی حکمت عملی کے نتائج کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی تاریخ، خطے میں اس کے کردار اور مسلح تنظیموں کے ساتھ اس کی پالیسیوں پر اٹھنے والے سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آخر دہشت گردی کا یہ بحران کس طرح سنگین صورت اختیار کرگیا۔ پاکستان ایک طویل عرصے سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنی قربانیوں کا ذکر کرتا رہا ہے۔ بلاشبہ اس ملک کے عام شہریوں، فوجی جوانوں، پولیس اہلکاروں اور دیگر سکیورٹی ملازمین نے دہشت گردانہ حملوں میں بھاری نقصان اٹھایا ہے۔ لیکن اس حقیقت کے ساتھ یہ سوال بھی اہم ہے کہ کیا پاکستان کی تمام حکومتوں نے مختلف ادوار میں ہر قسم کی مسلح انتہا پسندی کے خلاف یکساں اور مستقل پالیسی اختیار کی؟ افغانستان میں سوویت مداخلت کے خلاف جنگ اور اس کے بعد خطے میں پیدا ہونے والی صورت حال کے دوران مختلف مسلح گروہوں کو منظم کرنے اور انہیں بیرونی مالی وعسکری معاونت فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دور کی علاقائی سیاست نے ایسے حالات پیدا کیے جن کے اثرات کئی دہائیوں تک محسوس کیے گئے۔ بعد کے برسوں میں پاکستان کی بعض پالیسیوں پر یہ الزام بھی عائد ہوتا رہا کہ اس نے مختلف مسلح تنظیموں کے ساتھ یکساں رویہ اختیار نہیں کیا اور بعض گروہوں کو علاقائی مفادات کے تناظر میں برداشت کیا۔ یہی وہ پہلو ہے جس پر پاکستان کی دہشت گردی مخالف پالیسی کے ناقدین سوال اٹھاتے ہیں۔ اگر کسی مسلح تنظیم کو ایک مرحلے پر اپنے مفادات کے لیے مفید سمجھا جائے اور بعد میں وہی تنظیم ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھالے، تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوسکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف ریاست کی داخلی سلامتی متاثر ہوتی ہے بلکہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات اور بین الاقوامی سطح پر اعتماد بھی کمزور پڑتا ہے۔ پاکستان پر بعض مسلح تنظیموں کو پناہ دینے، ان کے خلاف غیر مستقل کارروائی کرنے یا انہیں علاقائی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے الزامات ماضی میں مختلف حلقوں کی جانب سے عائد کیے جاتے رہے ہیں۔ ان الزامات اور ان کے شواہد کا غیر جانب دارانہ جائزہ ضروری ہے۔ محض کسی الزام کی بنیاد پر کسی ریاست کی براہ راست سرپرستی کو ثابت شدہ حقیقت قرار نہیں دیا جاسکتا، لیکن ایسے سوالات کو نظرانداز کرنا بھی مناسب نہیں جن کا تعلق خطے کے امن اور انسانی جانوں کے تحفظ سے ہو۔ آج پاکستان خود تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کی کارروائیوں سے شدید متاثر ہے۔ یہ صورت حال اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہے کہ مسلح انتہا پسندی کو سیاسی یا تزویراتی مفادات کے لیے برداشت کرنا طویل مدت میں خود اسی ریاست کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ دہشت گرد تنظیمیں جب طاقت حاصل کرلیتی ہیں تو وہ اپنے مفادات کے مطابق ریاستوں اور معاشروں کو بھی نشانہ بنانے لگتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دہشت گردی کے خلاف کسی بھی پالیسی کی بنیاد دوہرے معیار کے بجائے قانون کی یکساں عمل داری ہونی چاہیے۔ گلوبل ٹیررازم انڈیکس 2026 کے مطابق، سال 2025 کے دوران پاکستان میں دہشت گردی کے 1,045 واقعات پیش آئے، جن میں 1,139 افراد ہلاک اور 1,595 زخمی ہوئے، جبکہ 655 افراد کو یرغمال بنایا گیا۔ رپورٹ کے اعداد وشمار کے مطابق، پاکستان میں دہشت گردی سے متعلق اموات میں ٹی ٹی پی کا حصہ تقریباً 56 فیصد رہا۔ تنظیم نے 595 حملوں کی ذمہ داری سے متعلق رپورٹ میں نمایاں مقام حاصل کیا، جبکہ ان حملوں میں 637 ہلاکتیں درج کی گئیں۔ یہ اعداد وشمار پاکستان کے داخلی سلامتی کے بحران کی سنگینی کو ظاہر کرتے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں ٹی ٹی پی کی سرگرمیاں اور بلوچستان میں بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) کی کارروائیاں سکیورٹی اداروں کے لیے بڑے چیلنج بنی ہوئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، سال 2025 میں پاکستان کے 74 فیصد سے زیادہ دہشت گردانہ حملے بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں ہوئے، جبکہ دہشت گردی سے متعلق تقریباً 67 فیصد اموات بھی انہی دونوں صوبوں میں ہوئیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ٹی ٹی پی نے جدید ٹیکنالوجی، بشمول ڈرون، سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت پیدا کی ہے۔ اس سے دہشت گردی کے خطرات کی نوعیت مزید پیچیدہ ہوگئی ہے۔ بلوچستان میں بی ایل اے کی کارروائیوں کے حوالے سے کوئٹہ کے قریب مسافر ٹرین کو یرغمال بنانے کا واقعہ بھی رپورٹ میں درج ہے، جس میں 442 افراد کو یرغمال بنائے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ تاہم بلوچستان کے مسئلے کو صرف دہشت گردی تک محدود کرکے نہیں دیکھا جاسکتا۔ وہاں سیاسی شکایات، معاشی محرومیاں، ترقیاتی عدم مساوات اور وسائل کی تقسیم سے متعلق اختلافات بھی طویل عرصے سے موجود ہیں۔ ان مسائل کا حل تلاش کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے، لیکن ان محرومیوں کی بنیاد پر بے گناہ شہریوں پر حملوں یا انہیں یرغمال بنانے کو کسی صورت جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ پاکستان کے افغانستان کے ساتھ تعلقات بھی دہشت گردی کے موجودہ بحران کا ایک اہم پہلو ہیں۔ افغانستان میں طالبان کی دوبارہ اقتدار میں واپسی کے بعد ٹی ٹی پی کے معاملے پر اسلام آباد اور کابل کے درمیان اختلافات میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کا مؤقف ہے کہ ٹی ٹی پی کے جنگجو افغان سرزمین سے اس کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں، جبکہ افغان طالبان ان الزامات کو مسترد کرتے رہے ہیں۔ اس صورت حال نے دونوں ممالک کے درمیان بداعتمادی کو مزید بڑھایا ہے۔ اگر پاکستان اور افغانستان واقعی خطے میں امن چاہتے ہیں تو انہیں الزامات اور جوابی الزامات سے آگے بڑھ کر قابلِ تصدیق شواہد، مؤثر سرحدی نگرانی، خفیہ معلومات کے تبادلے اور دہشت گرد تنظیموں کے خلاف عملی تعاون کو ترجیح دینی ہوگی۔ اسی طرح پاکستان کو بھی اپنی سلامتی پالیسی میں واضح اور مستقل اصول اپنانے ہوں گے، تاکہ کسی بھی مسلح تنظیم کو سیاسی یا علاقائی مفادات کے لیے استعمال کرنے کا راستہ بند ہوسکے۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ دہشت گردی کا خاتمہ صرف فوجی آپریشنز سے ممکن نہیں۔ اگر دہشت گرد تنظیموں کے نظریاتی اثرات، مالی معاونت، اور تنظیمی نیٹ ورک برقرار رہیں تو ان کے دوبارہ سرگرم ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں کے ساتھ تعلیم کے فروغ، نوجوانوں کے لیے روزگار، سماجی انصاف، محروم علاقوں کی ترقی اور قانون کی غیر امتیازی عمل داری پر بھی توجہ دی جائے۔ پاکستان کو یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی کہ کسی بھی ملک کی سلامتی صرف اس کی فوجی طاقت سے نہیں بلکہ اس کے اداروں کی مضبوطی، عوام کے اعتماد، سیاسی استحکام اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات کی نوعیت سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔ اگر ریاستی پالیسیوں میں تضاد برقرار رہے اور دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کارروائیوں میں امتیاز کا تاثر پیدا ہو تو دہشت گردی کے خاتمے کی کوششیں کمزور پڑ سکتی ہیں۔ گلوبل ٹیررازم انڈیکس 2026 میں پاکستان کا پہلے مقام پر آنا ایک سنگین انتباہ ہے۔ پاکستان کو دہشت گردی کے اس بحران کا سامنا محض ایک عالمی درجہ بندی کے طور پر نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسے اپنی سلامتی پالیسی، علاقائی کردار اور داخلی ترجیحات پر نظرثانی کا موقع سمجھنا چاہیے۔ دہشت گردی کے مسئلے پر تنقید کا مقصد پاکستانی عوام کو موردِ الزام ٹھہرانا نہیں، کیونکہ وہ خود بھی اس تشدد کا بڑا نشانہ بنے ہیں۔ اصل سوال ان پالیسیوں، فیصلوں اور حالات کا ہے جو مسلح انتہا پسندی کو پنپنے اور دوبارہ منظم ہونے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ آخرکار، پاکستان کے سامنے سب سے بڑا چیلنج دہشت گردانہ حملوں کی تعداد کم کرنے کے ساتھ ساتھ ان بنیادی عوامل کو ختم کرنا ہے جو دہشت گرد تنظیموں کو طاقت فراہم کرتے ہیں۔ اس کے لیے سیاسی استحکام، معاشی ترقی، تعلیم، قانون کی بالادستی، ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعاون اور انتہا پسندی کے خلاف مضبوط فکری جدوجہد ناگزیر ہے۔ اگر پاکستان واقعی دہشت گردی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے دہشت گردی کے خلاف دوہرے معیار کو ختم کرکے ہر مسلح تنظیم کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کرنا ہوگی۔ خطے میں پائیدار امن اسی وقت ممکن ہے جب کسی بھی ملک کی سرزمین کو دوسرے ملک کے خلاف دہشت گردانہ سرگرمیوں کے لیے استعمال نہ ہونے دیا جائے۔ یہی پاکستان، اس کے عوام اور پورے جنوبی ایشیا کے بہتر مستقبل کی بنیادی شرط ہے۔

مہاراشٹر میں اے ٹی ایس کی پانچ مقامات پر کارروائی

بین الاقوامی واٹس ایپ گروپ کی تحقیقات؛ حزب المجاہدین سے مبینہ رابطے کی بھی جانچ

ممبئی: مہاراشٹر اینٹی ٹیررسٹ اسکواڈ (ATS) نے ایک بین الاقوامی واٹس ایپ گروپ کی سرگرمیوں کی تحقیقات کے سلسلے میں ریاست میں پانچ مقامات پر تلاشی کی کارروائی کی ہے۔ ذرائع کے مطابق گروپ میں پاکستان اور خلیجی ممالک سمیت مختلف ملکوں کے افراد شامل ہیں اور تفتیش کار اس کے ارکان، باہمی رابطوں اور ممکنہ بیرونی روابط کی جانچ کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق گروپ میں بعض مذہبی تنظیموں سے وابستہ افراد کی موجودگی کی بھی جانکاری ملی ہے، جہاں مذہبی موضوعات پر گفتگو کی جاتی تھی۔ تاہم صرف کسی واٹس ایپ گروپ میں موجودگی یا مذہبی گفتگو کی بنیاد پر کسی فرد کے خلاف جرم ثابت نہیں ہوتا اور تفتیش ابھی جاری ہے۔

رتناگیری میں عربی ٹیچر، شوہر اور بیٹی سے پوچھ گچھ

اے ٹی ایس نے پیر کے روز رتناگیری ضلع کے راجاپور میں ایک عربی ٹیچر، ان کے شوہر اور بیٹی سے کئی گھنٹوں تک پوچھ گچھ کی۔ تفتیش کے دوران ان کے موبائل فون ضبط کر کے فرانزک جانچ کے لیے بھیجے گئے۔ پوچھ گچھ مکمل ہونے کے بعد تینوں کو رہا کر دیا گیا۔

حزب المجاہدین سے رابطے کا شبہ، مگر تصدیق نہیں

ذرائع کے مطابق تفتیش کار یہ بھی جانچ کر رہے ہیں کہ آیا مذکورہ واٹس ایپ گروپ کا پاکستان میں سرگرم ممنوعہ عسکری تنظیم حزب المجاہدین سے کوئی رابطہ تھا۔ تاہم ابھی تک ایسا کوئی رابطہ ثابت نہیں ہوا ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔ اے ٹی ایس گروپ کے ارکان کی شناخت، ان کے درمیان ہونے والی گفتگو، بیرونِ ملک موجود افراد سے رابطوں اور ضبط کیے گئے الیکٹرانک آلات سے حاصل ہونے والی معلومات کا جائزہ لے رہی ہے۔ مزید کارروائی کا انحصار فرانزک رپورٹ اور تفتیش کے دوران سامنے آنے والے شواہد پر ہوگا۔

اہم: فی الحال دستیاب اطلاعات کے مطابق اس کارروائی میں جن افراد سے پوچھ گچھ کی گئی ہے، ان کے خلاف کسی جرم کے ثابت ہونے کی اطلاع نہیں ہے؛ حزب المجاہدین سے مبینہ تعلق بھی تفتیش کا موضوع ہے، ثابت شدہ حقیقت نہیں۔

سپریم کورٹ کی جانب اپوزیشن کے مارچ کو فڑنویس نے "غیر آئینی" قرار دے دیا

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کانگریس لیڈر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں اپوزیشن جماعتوں کے سپریم کورٹ تک مارچ کے فیصلے کو "غیر آئینی" قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپوزیشن کو انتخابی عمل یا کسی دوسرے معاملے پر شکایت ہے تو اسے احتجاجی مارچ کے بجائے قانونی راستہ اختیار کرتے ہوئے عدالت سے رجوع کرنا چاہیے۔ فڑنویس نے پیر کو ممبئی اور ناگپور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ راہل گاندھی کو چیف جسٹس آف انڈیا سے ملاقات کے لیے مارچ کرنے کے بجائے اپنی شکایات سپریم کورٹ کے سامنے قانونی طریقے سے پیش کرنی چاہئیں۔ ان کے مطابق یہ واضح نہیں کہ کسی سیاسی احتجاجی مارچ کے چیف جسٹس سے ملاقات کرنے کی کوئی آئینی بنیاد کیا ہے۔

"آئینی اداروں کو نشانہ نہ بنایا جائے"

وزیر اعلیٰ نے اپوزیشن پر آئینی اداروں کے بارے میں شکوک پیدا کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں عدلیہ سمیت آئینی اداروں پر عوام کا اعتماد برقرار رہنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو انتخابی شکست کا الزام ای وی ایم پر عائد کرنے کے بجائے اپنی قیادت اور سیاسی حکمت عملی پر غور کرنا چاہیے۔ فڑنویس نے اپنے بیان میں 1975 کی ایمرجنسی کا بھی حوالہ دیا اور کانگریس کی سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کی حکومت پر آئینی حقوق کو محدود کرنے کی کوشش کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے تیار کردہ آئین کو نقصان پہنچانے کی کسی بھی کوشش کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اپوزیشن کا مؤقف: "ووٹ چوری" کے خلاف احتجاج

راہل گاندھی اور اپوزیشن جماعتوں نے انتخابی فہرستوں میں مبینہ بے ضابطگیوں اور "ووٹ چوری" کے الزامات کو لے کر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کیا ہے۔ اسی سلسلے میں اپوزیشن نے سپریم کورٹ کی جانب مارچ کا اعلان کیا تھا۔ راہل گاندھی اور ملکارجن کھرگے نے چیف جسٹس آف انڈیا سے ملاقات کی درخواست بھی کی تھی۔ رپورٹس کے مطابق چیف جسٹس نے ملاقات سے انکار کیا، جس کے بعد اپوزیشن نے سپریم کورٹ تک مارچ کا فیصلہ کیا۔ قابلِ ذکر ہے کہ فڑنویس کا "غیر آئینی" قرار دینا ان کا سیاسی و قانونی مؤقف ہے؛ خود مارچ یا احتجاج کی آئینی حیثیت کا حتمی تعین متعلقہ قانونی کارروائی اور عدالت کے فیصلے سے ہوگا۔

ممبئی میں مظاہرین کی مبینہ غیر قانونی حراست کا معاملہ بامبے ہائی کورٹ نے تفصیلات طلب کر لیں

پُر امن مظاہرین کو حراست میں لینے کے خلاف دائر مفادِ عامہ کی عرضی پر عدالت نے فوری طور پر جامع پابندی لگانے سے انکار کیا؛ 19 اکتوبر کو اگلی سماعت

ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف ممبئی میں ہونے والے احتجاج کے دوران مبینہ غیر قانونی حراست کے الزامات پر پولیس کارروائی کی تفصیلات طلب کی ہیں۔ عدالت نے پُر امن مظاہرین کو حراست میں لینے پر جامع یا blanket حکم جاری کرنے سے انکار کرتے ہوئے واضح کیا کہ اگر کسی مخصوص معاملے میں غیر قانونی کارروائی ہوئی ہے تو اسے عدالت کے سامنے پیش کیا جائے، اس پر کارروائی کی جائے گی۔ چیف جسٹس مہیش چندر ترپاٹھی اور جسٹس ادویت سیٹھنا پر مشتمل بنچ ایک مفادِ عامہ کی عرضی کی سماعت کر رہی تھی، جس میں 10 اور 11 اکتوبر کو ممبئی میں احتجاج کے دوران پولیس پر مبینہ طور پر بڑی تعداد میں لوگوں کو حراست میں لینے اور پولیس زیادتی کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ عرضی گزار ایڈووکیٹ ساگر دیورے کی جانب سے ایڈووکیٹ منیش تومرنے پولیس کو پُر امن مظاہرین کو حراست میں لینے سے روکنے کے لیے عبوری حکم کی درخواست کی تھی۔

630 افراد کی حراست کا دعویٰ

عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ 10 اکتوبر کو تقریباً 600 اور 11 اکتوبر کو مزید 30 افراد کو حراست میں لیا گیا۔ ان میں مبینہ طور پر خواتین، کمسن بچوں کے ساتھ خواتین، طلبہ، بزرگ شہری اور عام راہگیر بھی شامل تھے۔ عرضی کے مطابق بعض افراد کو گام دیوی، تاردیو اور شیواجی پارک پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ ایک 25 سالہ نوجوان کو مبینہ طور پر تاردیو پولیس اسٹیشن میں گھبراہٹ کا دورہ پڑنے کے بعد نائر اسپتال منتقل کرنا پڑا۔ تاہم یہ تمام دعوے فی الحال عرضی میں کیے گئے الزامات ہیں، جن کی عدالت میں جانچ ہونا باقی ہے۔ عرضی میں یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ جولائی کے طلبہ احتجاج سے متعلق ایف آئی آر میں نام آنے والے بعض نوجوانوں کو ان کے گھروں سے اٹھایا گیا، حالانکہ سپریم کورٹ نے یکم ستمبر کو ان ایف آئی آر کو منسوخ کر دیا تھا۔

حکومت سے بھی جواب طلب

ریاست کی جانب سے ایڈیشنل گورنمنٹ پلیڈر منیش اپادھیے نے عدالت کو بتایا کہ الزامات کے سلسلے میں متعلقہ حکام سے معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ عدالت نے معاملے کی مزید سماعت 19 اکتوبر تک ملتوی کر دی ہے۔ عدالت نے فوری طور پر تمام حراستوں کو غیر قانونی قرار نہیں دیا، بلکہ مخصوص واقعات اور شواہد عدالت کے سامنے رکھنے کو کہا ہے۔ اس طرح آئندہ سماعت میں پولیس کارروائی اور مبینہ حراستوں کی قانونی حیثیت پر مزید وضاحت متوقع ہے۔

پونے آئی ایس آئی ایس ماڈیول کیس:

11 ملزمین کے خلاف فردِ جرم عائد، ساقب ناچن کے بیٹے شمیل بھی شامل

خصوصی این آئی اے عدالت نے مقدمہ ٹرائل کے لیے آگے بڑھایا؛ تمام ملزمین نے الزامات سے انکار کرتے ہوئے مقدمہ لڑنے کی درخواست کی

ممبئی: پونے کے مبینہ آئی ایس آئی ایس ماڈیول کیس میں خصوصی قومی تفتیشی ایجنسی (NIA) عدالت نے 11 ملزمان کے خلاف فردِ جرم عائد کر دی ہے، جس کے بعد مقدمے کی باقاعدہ سماعت کا راستہ صاف ہو گیا۔ ان ملزمان میں سزا یافتہ دہشت گرد ساقب ناچن کا بیٹا شمیل ناچن بھی شامل ہے۔ عدالت نے کہا کہ استغاثہ کی جانب سے پیش کیے گئے عینی، تکنیکی، فرانزک اور دستاویزی شواہد مجموعی طور پر ملزمان کے مبینہ کردار کی ابتدائی سطح پر نشاندہی کرتے ہیں۔

شدت پسندی، تربیت اور حملوں کی منصوبہ بندی کا الزام

این آئی اے کے مطابق استغاثہ کا الزام ہے کہ پڈگھا کے ذوالفقار علی بارود والا اور پونے کے زبیر شیخ نے 2015 سے نوجوانوں کو مبینہ طور پر شدت پسند بنانے کا سلسلہ شروع کیا اور آئی ایس آئی ایس کی حمایت میں پیغامات پھیلانے کے لیے واٹس ایپ گروپ قائم کیا۔ تفتیشی ایجنسی کا مزید الزام ہے کہ ملزمان نے مبینہ طور پر نوجوانوں کو بم بنانے، ہتھیار استعمال کرنے اور فائرنگ کی تربیت دی، مہاراشٹر اور پڑوسی ریاستوں میں مختلف مقامات کی ریکی کی اور دہشت گردانہ حملوں کی منصوبہ بندی کی۔ این آئی اے نے اس معاملے میں پہلے ہی تمام 11 ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی تھی۔ ایجنسی کے مطابق مقدمے میں UAPA، ایکسپلوزیو سبسٹنسز ایکٹ، آرمز ایکٹ اور دیگر متعلقہ دفعات شامل ہیں۔

تمام ملزمان کا الزامات سے انکار

خصوصی عدالت میں تمام 11 ملزمان نے قصور قبول نہیں کیا اور مقدمہ لڑنے کی درخواست کی۔ اب عدالت آئندہ کارروائی کے تحت استغاثہ کے گواہوں کے بیانات ریکارڈ کرنے کی جانب بڑھے گی۔ اہم قانونی پہلو: عدالت کی جانب سے فردِ جرم عائد کرنا اس بات کا حتمی ثبوت نہیں کہ ملزمان مجرم ثابت ہو گئے ہیں۔ NIA کے الزامات اور دستیاب شواہد کا عدالتی ٹرائل کے دوران جائزہ لیا جائے گا، جبکہ جرم یا بے گناہی کا حتمی فیصلہ عدالت ہی کرے گی۔

ایم پی ایس سی احتجاج ختم، طلبہ تحریک کی بڑی کامیابی

چیئرمین وویک بھیمانور عدالتی تحقیقات مکمل ہونے تک رخصت پر، امتحانی بے ضابطگیوں کی 60 روزہ جانچ اور دیگر مطالبات پر حکومت کی یقین دہانی

ممبئی/پونے: مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (MPSC) کے امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف طلبہ کی 11 روزہ تحریک بالآخر حکومت کی متعدد یقین دہانیوں کے بعد ختم ہو گئی۔ اس احتجاج کو حالیہ برسوں میں طلبہ کی قیادت میں ہونے والی تحریک کی ایک اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ احتجاج کا سب سے اہم نتیجہ یہ نکلا کہ حکومت نے ایم پی ایس سی کے چیئرمین وویک بھیمانور کو عدالتی تحقیقات مکمل ہونے تک رخصت پر بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ طلبہ امتحانی نظام میں مبینہ بے ضابطگیوں اور شفافیت کے مطالبے پر کئی روز سے احتجاج کر رہے تھے۔ حکومت کی جانب سے 60 روز کے اندر تحقیقات مکمل کرنے، مظاہرین کے خلاف درج مقدمات واپس لینے اور 2027 کے گروپ 'سی' امتحان کے ذریعے بھرتی کی جانے والی اسامیوں میں اضافہ/دوگنا کرنے سمیت دیگر اقدامات کی یقین دہانی کرائی گئی، جس کے بعد احتجاج ختم کرنے کا اعلان کیا گیا۔

سیاسی دباؤ بھی احتجاج کی طاقت بنا

سیاسی مبصرین کے مطابق اس احتجاج کو ریاست گیر اور قومی سطح پر ملنے والی حمایت نے حکومت پر دباؤ بڑھایا۔ این سی پی (شرد پوار) کے رکن اسمبلی روہت پوار، ایم این ایس سربراہ راج ٹھاکرے اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے طلبہ کے مطالبات کی حمایت کی، جبکہ کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے بھی سوشل میڈیا کے ذریعے احتجاج کی متعدد مرتبہ حمایت کی۔ سماجی کارکن ابھجیت ڈھکے اور لوک گلوکارہ نیہا سنگھ راٹھور سمیت مختلف شخصیات بھی احتجاجی مقامات پر پہنچیں۔ ذرائع کے مطابق ریاستی حکومت کو خدشہ تھا کہ اگر احتجاج مزید جاری رہا تو یہ تحریک وسیع سیاسی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی حکومت نے اسی پس منظر میں ایم پی ایس سی معاملے کو حل کرنے کے لیے درمیانی راستہ اختیار کیا۔

24 سال میں ایم پی ایس سی چیئرمین کے خلاف دوسری بڑی کارروائی

یہ گزشتہ 24 برس میں دوسرا موقع ہے جب ایم پی ایس سی کے کسی چیئرمین کو حکومت کی کارروائی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس سے قبل 2002 میں اس وقت کے چیئرمین ششی کانت کارنک کو مبینہ کروڑوں روپے کے تقرری گھوٹالے کے معاملے میں اینٹی کرپشن بیورو نے گرفتار کیا تھا، جس کے بعد انہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا۔ بعد میں ان کے خلاف آمدنی سے زائد اثاثوں کا مقدمہ بھی درج ہوا، تاہم 2009 میں عدالت نے انہیں اس معاملے میں بری کر دیا تھا۔ طلبہ تحریک کی موجودہ کامیابی کو اس اعتبار سے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے کہ مسلسل احتجاج، سیاسی حمایت اور عوامی دباؤ کے نتیجے میں حکومت نے ایم پی ایس سی کے امتحانی نظام سے متعلق شکایات پر ٹھوس کارروائی کا راستہ اختیار کیا ہے۔

اسٹاک مارکیٹوں میں زبردست تیزی

ممبئی (یو این آئی) گھریلو اسٹاک مارکیٹوں میں منگل کو زبردست تیزی دیکھی گئی، بی ایس ای سینسیکس 1,100 پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ بند ہوا۔ سینسیکس 71,951.73 پوائنٹس پر کھلا، جو پچھلے کاروباری دن سے 27 پوائنٹس زیادہ ہے۔ یہ 71,703.56 پر ریڈ زون میں گرا لیکن پھر تیزی سے سبز ہو گیا۔ سینسیکس 1,109.10 پوائنٹس (1.54 فی صد) بڑھ کر 73,033.78 پوائنٹس پر بند ہوا۔ اس سے قبل یہ 73,045.67 پوائنٹس کی اونچائی پر پہنچ گیا تھا۔ اس طرح آج اس میں 1,342 پوائنٹس کا اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی 50 انڈیکس صبح فلیٹ کھلنے کے بعد بالآخر 358.60 پوائنٹس یا 1.60 فی صد بڑھ کر 22,721.95 پر آ گیا۔ گزشتہ کاروباری دن دونوں بڑے انڈیکس سرخ رنگ میں بند ہوئے تھے۔ روپے کے مسلسل دوسرے دن مسلسل اضافے سے اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری کے جذبات کو تقویت ملی ہے۔ مضبوط سہ ماہی نتائج کی وجہ سے آئی ٹی کمپنیوں کو زیادہ فائدہ ہوا۔

ایس آئی آر 2026

ووٹر فہرستوں پر دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کی آخری تاریخ 26 اکتوبر تک بڑھا دی گئی

مہاراشٹر کے چیف الیکشن آفیسر ایس چوکلنگم کی ہدایت
شہریوں کی سہولت کے لیے خصوصی کیمپ منعقد کیے جائیں

ممبئی: ممبئی میں ووٹر فہرستوں کے خصوصی گہرے جائزے (SIR-2026) کے تحت جاری کردہ ابتدائی ووٹر لسٹ میں نام یا اندراج سے متعلق دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کی آخری تاریخ 26 اکتوبر 2026 تک بڑھا دی گئی ہے۔ مہاراشٹر کے چیف الیکشن آفیسر ایس چوکلنگم نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی ہے کہ اس مدت میں دعوؤں اور اعتراضات کے عمل کو مؤثر انداز میں مکمل کیا جائے اور شہریوں کی سہولت کے لیے خصوصی کیمپ منعقد کیے جائیں۔ اس سلسلے میں 13 اکتوبر کو برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے صدر دفتر میں جائزہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں مہاراشٹر کے چیف الیکشن آفیسر ایس چوکلنگم اور ضلع انتخابی افسر و بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڑے نے شرکت کی۔ اجلاس میں ممبئی میں ووٹر فہرستوں کے خصوصی گہرے جائزے کے تحت جاری سرگرمیوں اور شہریوں کو فراہم کی جانے والی سہولتوں کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں ہدایت دی گئی کہ ابتدائی ووٹر فہرست میں نام یا دیگر تفصیلات سے متعلق کسی بھی غلطی کی صورت میں شہری مقررہ مدت کے اندر اپنے دعوے اور اعتراضات داخل کریں۔ انتخابی حکام اس عمل کو منظم اور آسان بنانے کے لیے ضروری انتظامات کریں تاکہ اہل ووٹرز کو اپنی تفصیلات درست کرانے میں دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اجلاس میں ایڈیشنل ضلع انتخابی افسران اور بی ایم سی کے ایڈیشنل میونسپل کمشنرز پرجکتا ورما-لوانگارے، ڈاکٹر وپن شرما، ابھجیت بانگر اور ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے کے علاوہ ممبئی مضافاتی ضلع کے کلکٹر سوربھ کٹیار، مہاراشٹر کے جوائنٹ چیف الیکشن آفیسر منوہر پارکر اور دیگر متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔ شہریوں کے لیے اہم اطلاع: ووٹر فہرست میں اپنا نام اور دیگر تفصیلات ضرور جانچیں۔ اگر نام غائب ہو، اندراج میں غلطی ہو یا کسی تفصیل پر اعتراض ہو تو 26 اکتوبر 2026 تک متعلقہ انتخابی حکام سے رجوع کر کے مقررہ طریقۂ کار کے مطابق درخواست جمع کریں۔

ممبئی میں اکتوبر کی شدید گرمی برقرار درجۂ حرارت 37 ڈگری تک پہنچنے کا امکان

سانتاکروز میں پیر کو 38.2 ڈگری ریکارڈ؛ معمول سے 5.1 ڈگری زیادہ، شہر کی ہوا کا معیار بھی 'خراب' زمرے میں

ممبئی: ممبئی میں اکتوبر کے دوران غیر معمولی گرمی کا سلسلہ برقرار ہے اور محکمۂ موسمیات (IMD) نے منگل کو بھی شدید گرمی اور حبس برقرار رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔ شہر میں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت تقریباً 37 ڈگری سیلسیس تک پہنچنے کا امکان ہے، جبکہ پیر کو سانتاکروز میں 38.2 ڈگری ریکارڈ کیا گیا، جو معمول سے 5.1 ڈگری زیادہ تھا۔ IMD کے مطابق منگل کو آسمان عموماً صاف رہنے اور گرم موسم برقرار رہنے کی توقع ہے۔ ممبئی ریجن کے IMD ڈائریکٹر بکرم سنگھ کے مطابق منگل کو بھی ہیٹ ویو جیسی صورتحال برقرار رہ سکتی ہے، جس کے بعد کچھ راحت ملنے کی امید ہے، تاہم رواں ہفتے زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 35 ڈگری سے اوپر رہنے کا امکان ہے۔

پیر کو سانتاکروز میں 38.2 ڈگری درجۂ حرارت ریکارڈ کیا گیا، جو 2015 کے بعد اکتوبر کا دوسرا سب سے زیادہ درجۂ حرارت ہے۔ اکتوبر کا ممبئی ریکارڈ 38.6 ڈگری ہے، جو 17 اکتوبر 2015 کو درج کیا گیا تھا۔ ماہرین کے مطابق ممبئی کے قریب اینٹی سائیکلون اور مشرقی ہواؤں کے باعث سمندری ہوائیں معمول کے مطابق مؤثر نہیں ہو پا رہی ہیں، جس سے گرمی کا سلسلہ طول پکڑ رہا ہے۔

شدید گرمی کے ساتھ ممبئی کی فضائی کیفیت بھی متاثر ہوئی ہے۔ منگل کی صبح شہر کا مجموعی AQI 139 ریکارڈ کیا گیا، جو 'Poor' یعنی خراب زمرے میں آتا ہے۔ تاہم مختلف علاقوں میں صورتحال مختلف ہے؛ IITM کے مانیٹرنگ ڈیٹا میں بعض مقامات پر AQI 100 سے زیادہ جبکہ کچھ علاقوں میں اس سے کم ریکارڈ کیا گیا۔ محکمۂ موسمیات کے مطابق آئندہ چند روز میں معمولی راحت ملنے کی توقع ہے، لیکن ممبئی والوں کو رواں ہفتے گرمی اور حبس سے مکمل نجات ملنے کے امکانات کم ہیں۔

مہاراشٹر میں منظور شدہ نقشے کی خلاف ورزی پر فلیٹ کے رجسٹریشن پر روک

حکومت کا اہم فیصلہ؛ غیر مجاز منزلوں یا منظور شدہ پلان سے زائد تعمیر والے فلیٹس کی خرید و فروخت کے دستاویزات بھی متاثر ہو سکتے ہیں

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے منظور شدہ بلڈنگ پلان کی خلاف ورزی کر کے تعمیر کیے گئے فلیٹس کی رجسٹریشن پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محکمۂ محصولات کے وزیر چندر شیکھر باونکولے کے دفتر کی جانب سے جاری معلومات کے مطابق یہ اقدام غیر مجاز تعمیرات اور پراپرٹی سے متعلق دھوکہ دہی پر قابو پانے کے مقصد سے کیا گیا ہے۔ حکومت کی ہدایات کے تحت ایسے فلیٹس سے متعلق پہلی فروخت کے معاہدے، خرید و فروخت کے دستاویزات، اپارٹمنٹ ڈیڈ اور فلیٹ کسی دوسرے شخص کے نام منتقل کرنے والی دستاویزات کی رجسٹریشن روکی جا سکتی ہے۔ یہ پابندی صرف ان عمارتوں تک محدود نہیں ہوگی جو مکمل طور پر غیر قانونی طور پر تعمیر ہوئی ہوں، بلکہ ایسی عمارتیں بھی اس کے دائرے میں آ سکتی ہیں جہاں منظور شدہ نقشے سے زیادہ تعمیر یا غیر مجاز منزلیں شامل کی گئی ہوں۔

گھر خریدنے والوں کے لیے اہم احتیاط

نئے ضابطے کے بعد گھر خریدنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ صرف بلڈر کے دعوے یا RERA رجسٹریشن پر انحصار نہ کریں، بلکہ منظور شدہ بلڈنگ پلان، آغاز کا سرٹیفکیٹ (CC)، تعمیر کی اصل اونچائی اور منزلوں کی تعداد، آغاز کا سرٹیفکیٹ (OC) اور متعلقہ مقامی اتھارٹی کی اجازتوں کی جانچ کریں۔ خاص طور پر یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جس منزل یا فلیٹ کو خریدا جا رہا ہے، وہ منظور شدہ پلان میں شامل بھی ہے یا نہیں۔ حالیہ MahaRERA معاملوں میں بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ کسی پروجیکٹ کا RERA رجسٹریشن نمبر اس بات کی خودکار ضمانت نہیں کہ ہر فلیٹ یا ہر منزل کو تعمیر کی منظوری حاصل ہے۔

بلڈر کے خلاف بھی کارروائی کا راستہ

مہاراشٹر میں موجودہ قانونی فریم ورک کے تحت منظور شدہ پلان سے غیر مجاز تبدیلیاں سنگین معاملہ بن سکتی ہیں۔ مہاراشٹر اونرشپ فلیٹس Act کے تحت پروموٹر کو عمارت کو منظور شدہ منصوبے اور اسپیسیفکیشن کے مطابق تعمیر کرنا ہوتا ہے، جبکہ بعض حالات میں غیر مجاز تبدیلی یا تعمیر کی صورت میں خریدار کو تلافی کا حق بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ ماہرین کا مشورہ ہے کہ حکومت کے نئے حکم کے دائرۂ کار کو دیکھے بغیر کسی بھی فلیٹ کو محض اس بنیاد پر "غیر قانونی" قرار نہ دیا جائے۔ ہر معاملے میں منظور شدہ پلان، تعمیر کی موجودہ حالت اور متعلقہ سرکاری اجازتوں کی الگ جانچ ضروری ہوگی۔

مالونی میں موٹر سائیکل، رکشہ اور بیسٹ بس کی ٹکر، پچھلی نشست پر سوار شخص جاں بحق

ماروے روڈ پر حادثہ؛ سی سی ٹی وی میں رکشہ اچانک دائیں مڑتا دکھائی دیا، موٹر سائیکل بے قابو ہو کر بس سے ٹکرائی

ممبئی: مالونی کے ماروے روڈ پر پیر کی دوپہر ایک سڑک حادثے میں موٹر سائیکل کی پچھلی نشست پر سوار سیفل ویدیا جاں بحق ہو گئے، جبکہ موٹر سائیکل سوار شدید زخمی ہو گیا۔ حادثے کے بعد مالونی پولیس نے بیسٹ بس ڈرائیور کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پولیس کے مطابق حادثہ تقریباً دوپہر ایک بجے راٹھوڑی بس اسٹاپ کے قریب پیش آیا۔ بیسٹ کی ویٹ لیز بس نمبر A-272 مالاڈ ریلوے اسٹیشن سے ماروے بیچ کی جانب جا رہی تھی۔ ابتدائی تفتیش اور بس کے فرنٹ کیمرے کی فوٹیج کے مطابق سڑک کے بائیں جانب چل رہا ایک آٹو رکشہ اچانک دائیں جانب مڑا، جس کے نتیجے میں قریب سے گزر رہی موٹر سائیکل رکشے سے ٹکرا گئی۔ ٹکر کے بعد موٹر سائیکل سوار کا توازن بگڑ گیا اور وہ بس سے جا ٹکرایا، جبکہ پچھلی نشست پر بیٹھے ویدیا سڑک پر گر گئے اور بس کے پہیے کی زد میں آ گئے۔ بس ڈرائیور 51 سالہ دلیپ وشوکرما نے فوراً بس روک دی۔ پولیس اور بس عملے کی مدد سے بس کو پیچھے کیا گیا اور زخمی کو نکال کر شتابدی اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ بیسٹ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ابتدائی طور پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موٹر سائیکل رکشے سے ٹکرانے کے بعد بے قابو ہوئی اور اس کے بعد بس سے رابطہ ہوا۔ تاہم پولیس نے تمام دستیاب شواہد، خصوصاً سی سی ٹی وی فوٹیج کا جائزہ لینے کے بعد بس ڈرائیور کے خلاف کارروائی کی ہے۔ پولیس حادثے کے تمام پہلوؤں کی تحقیقات کر رہی ہے اور ذمہ داری کا حتمی تعین تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہوگا۔

سیاست کا اصل مقصد معاشرے میں مثبت تبدیلی اور عوام کے مسائل کا حل

بچوں کی کابینہ کی تشکیل اور حلف برداری کی تقریب پانچویں اتراکھنڈ چلڈرن اسمبلی 27-2026 میں اختتام پذیر

دہرہ دون: بچوں کی کابینہ کی تشکیل اور حلف برداری کی تقریب پانچویں اتراکھنڈ چلڈرن اسمبلی 27-2026 کے تحت 13.10.2026 کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر، بچوں کی کابینہ کے نومنتخب اراکین کو معزز کابینہ وزیر جناب سور بھ بہوگنا کی اگست میں موجودگی میں ان کے عہدوں اور رازداری کا حلف دلایا گیا۔ عزت مآب کابینی وزیر جناب سور بھ بہوگنا جنہوں نے رضا کارانہ طور پر اپنا قیمتی وقت صرف کیا، نوتشکیل شدہ بچوں کی کابینہ کے ارکان کو مبارکباد اور مبارکباد دی۔ بچوں کی اسمبلی کے ذریعے، بچوں کو پارلیمانی طریقہ کار، جمہوری اقدار، قائدانہ صلاحیتوں، اور حکمرانی اور انتظامیہ کے کاموں سے آشنا کرنے کی کوشش کی گئی۔ بچوں کی کابینہ میں ایک چائلڈ چیف منسٹر، چائلڈ سپیکر، اپوزیشن کا چائلڈ لیڈر اور مختلف محکموں کے چائلڈ منسٹرز شامل تھے۔ تمام نومنتخب اراکین نے اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری لگن کے ساتھ نبھانے اور عوامی مفاد کے مسائل پر چوکنا رہنے کا عہد کیا۔ اس موقع پر چلڈرن اسمبلی کے منتخب نمائندوں کو جمہوری عمل کے مطابق اپنی ذمہ داریاں نبھانے، ایوان میں عوامی مسائل اٹھانے اور معاشرے کی ترقی میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب دی گئی۔ اس تناظر میں، نومنتخب کابینہ میں محترمہ ونے جوشی، چائلڈ چیف منسٹر؛ محترمہ کمل سنگھ مٹیالی، چائلڈ اسپیکر؛ محترمہ پرگیان پانڈے، اپوزیشن کی چائلڈ لیڈر محترمہ ردھیما، چائلڈ ہوم منسٹر؛ محترمہ ویشالی نیٹوال، چائلڈ ویمن اینڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ منسٹر۔ محترمہ انشومن، بچوں کی تعلیم، کھیل اور نوجوانوں کی بہبود کی وزیر؛ محترمہ وکاس، چائلڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور سماجی بہبود کی وزیر؛ محترمہ سکشم نیگی، چائلڈ ہیلتھ اینڈ سینی ٹیشن کی وزیر؛ محترمہ سنیہا، چائلڈ لیبر منسٹر؛ محترمہ کرن پانڈے، زراعت، ماہی پروری اور معلوماتی نشریات؛ اور محترمہ راشی، محکمہ جنگلات اور ماحولیات۔

نئی تشکیل شدہ بچوں کی کابینہ کے تمام اراکین کو مبارکباد دیتے ہوئے عزت مآب کابینی وزیر جناب سور بھ بہوگنا نے کہا کہ چلڈرن اسمبلی بچوں کو جمہوریت، عوامی خدمت اور قیادت کے بنیادی اصولوں کو سمجھنے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔ انہوں نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ سیاست کو مثبت انداز میں دیکھیں اور اسے معاشرے اور قوم کے لیے اچھے کام انجام دینے کے لیے استعمال کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سیاست کا اصل مقصد عوامی فلاح، معاشرے میں مثبت تبدیلی اور عوام کے مسائل کا حل ہے۔ انہوں نے تمام چائلڈ منسٹرز کو اپنا آشیرواد پیش کیا، انہیں عوامی فلاح و بہبود کو ترجیح دیتے ہوئے ایمانداری، نظم وضبط، حساسیت اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی ترغیب دی۔ ڈاکٹر گیتا کھنہ، چیئر پرسن، اتراکھنڈ چائلڈ رائٹس پروٹیکشن کمیشن نے اپنے خطاب میں چلڈرن اسمبلی کو بچوں کی جمہوری سمجھ، قائدانہ صلاحیتوں اور سماجی شعور کو فروغ دینے کے لیے ایک مؤثر ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بچوں کو ان کے حقوق کے ساتھ ساتھ ان کے فرائض سے بھی آگاہ ہونا چاہیے۔ چلڈرن اسمبلی کے ذریعے، بچے عوامی مسائل کو سمجھنا، ان کے حل کے لیے آئیڈیاز تجویز کرنا، اور اپنی سماجی ذمہ داریوں کو پورا کرنا سیکھتے ہیں۔ انہوں نے نوتشکیل شدہ بچوں کی کابینہ کے تمام اراکین کو مبارکباد دی اور بچوں کے حقوق کے تحفظ، محفوظ ماحول پیدا کرنے اور بچوں کی فعال شرکت کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ پروگرام کے دوران، کمیشن کے سکریٹری، ڈاکٹر شیوکمار برنوال نے بچوں کی نئی تشکیل شدہ کابینہ کے ساتھ سوال و جواب کا سیشن منعقد کیا، جس کا پہلا اجلاس تھا۔ اس سیشن نے بچوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے، سوالات پوچھنے اور مختلف موضوعات کے بارے میں ان کی سمجھ پیدا کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سوال و جواب کے سیشن میں بچوں کو جمہوری عمل، کابینہ کے کردار اور ذمہ داریوں اور مفاد عامہ سے متعلق مسائل کے بارے میں عملی معلومات فراہم کی گئیں۔ اس پروگرام میں کمیشن کے معزز رکن جناب دیال سنگھ بشت بھی موجود تھے۔ اس موقع پر بچوں کو سائبر سیکیورٹی اور ڈیجیٹل میڈیا کے محفوظ استعمال کے حوالے سے اہم معلومات فراہم کی گئیں۔ انہیں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کو احتیاط سے استعمال کرنے، اپنی ذاتی معلومات اور پاس ورڈز کو خفیہ رکھنے، نامعلوم لنکس پر کلک نہ کرنے اور آن لائن فراڈ اور سائبر کرائمز کے خلاف چوکس رہنے کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ بچوں کو یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ وہ کسی بھی مشکوک آن لائن سرگرمی کی صورت میں اپنے والدین یا متعلقہ حکام کو مطلع کریں۔

پروگرام کے دوران پلان انڈیا کے مسٹر گوپال تھپلیال نے بچوں کی اسمبلی کے تصور، مقاصد اور کام کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بچوں کو چلڈرن اسمبلی کی اہمیت سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس طرح کے پلیٹ فارم بچوں میں جمہوری سمجھ پیدا کرنے، اپنے خیالات کا مؤثر اظہار کرنے اور سماجی مسائل کے حوالے سے ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ستیش کمار سنگھ، انڈر سکریٹری، کمیشن؛ مسز انجنا گپتا، چیف پروبیشن آفیسر، دہرادون؛ مسز پریتی اپادھیائے؛ مسز ممتا روتھن، لاء آفیسر، کمیشن؛ مسز شانتی بھٹ؛ ریاستی سربراہ، کمیشن، پلان انڈیا؛ اس تقریب میں مسٹر گوپال تھپلیال وغیرہ موجود تھے۔ تمام مہمانوں نے بچوں میں قیادت، شرکت اور سماجی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کے لیے چلڈرن اسمبلی کے اقدام کو اہم قرار دیا۔ پروگرام کے اختتام پر، ڈاکٹر ستیش کمار سنگھ، انڈر سکریٹری، اتراکھنڈ چائلڈ رائٹس پروٹیکشن کمیشن نے سیشن کا اختتام کیا۔ انہوں نے تقریب میں موجود تمام مہمانوں، عہدیداروں اور دیگر معززین کا شکریہ ادا کیا۔

سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت لگائے گئے کیمپ میں نشے سے چھٹکارا پانے کا لیا عہد

دہرہ دون: حکومت اتراکھنڈ کے سماجی بہبود کے وزیر جناب خزانداس کی صدارت میں منگل کو پریڈ گراؤنڈ، دہرادون میں سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت ایک کثیر مقصدی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ نشے سے پاک اتراکھنڈ کے عہد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حاضرین کو نشہ چھوڑنے کا عہد کرایا گیا۔ کیمپ کے دوران محکمہ سماجی بہبود کی جانب سے چلائی جانے والی مختلف عوامی فلاحی اسکیموں کے تحت اہل مستحقین کو فائدہ پہنچایا گیا۔ درج فہرست ذات کی بیٹیوں کی شادی کے لیے امدادی اسکیم کے تحت، فی خاندان 50000 روپے کی شرح سے چھ اہل خاندانوں میں کل 300,000 روپے تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ، 22 بڑھاپے کی پنشن، چھ بیوہ پنشن، اور دو معذوری پنشن کی منظوری دی گئی، جس سے سماجی تحفظ کی اسکیموں کے تحت اہل مستفید افراد مستفید ہوئے۔ اس طرح کیمپ میں کل 30 پنشن کیسوں کی منظوری دی گئی اور اہل افراد کو سماجی تحفظ کی اسکیموں سے جوڑنے کی کوشش کی گئی۔ اس کیمپ کے ذریعے محکمہ سماجی بہبود نے ضرورت مند اور اہل افراد کو سرکاری اسکیموں کے فائدے پہنچانے اور انہیں سماجی تحفظ فراہم کرنے کی کوشش کی۔ علاوہ ازیں نشے سے نجات کے حلف کے ذریعے عوام الناس کو منشیات سے دور رہنے اور معاشرے کو منشیات سے پاک بنانے میں حصہ لینے کا پیغام دیا گیا۔

دشینت گوتم کی بطور گورنر تقرری آئینی عہدے کا تحفظ دے کر تحقیقات سے بچانے کی کوشش

انکیتا بھنڈاری کو انصاف ملنے تک کانگریس پارٹی اپنی جدوجہد جاری رکھے گی: گنیش گودیال

کانگریس نے انکیتا بھنڈاری قتل کیس میں وی آئی پی کے کردار کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے گاندھی پارک میں خاموش انشن کیا۔ ریاستی کانگریس صدر گنیش گودیال کی قیادت میں کانگریس کے ارکان نے سکم کے گورنر کے طور پر دشینت کمار گوتم کی تقرری کے خلاف احتجاج کے لیے خاموش ستیہ گرہ منعقد کیا۔

دہرہ دون: اتراکھنڈ کی بیٹی انکیتا بھنڈاری کے قتل میں وی آئی پیز کے مبینہ کردار اور اس معاملے میں الزامات کا سامنا کرنے والے بی جے پی لیڈر دشینت کمار گوتم کی سکم کے گورنر کی حیثیت سے تقرری پر اٹھنے والے سوالات کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے، اتراکھنڈ پردیش کانگریس کمیٹی نے ریاستی کانگریس کے صدر شری گنیش گودیال کی قیادت میں آج دیے گاندھی کے سامنے تھ گراؤنڈ پارک میں تاریخی بھوک ہڑتال کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر کانگریس کے عہدیداروں اور کارکنوں کی بڑی تعداد نے انکیتا بھنڈاری کو انصاف فراہم کرنے اور قتل میں وی آئی پیز کے مبینہ کردار کی سی بی آئی تحقیقات کو تیز کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے خاموش انشن منایا۔ ستیہ گرہ سے پہلے ریاستی کانگریس کے صدر جناب گنیش گودیال نے کہا کہ انکیتا بھنڈاری کا قتل محض ایک بیٹی کے بہیمانہ قتل کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اتراکھنڈ کی شناخت، خواتین کے احترام اور ریاست میں امن وامان کی صورتحال سے متعلق ایک انتہائی حساس مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس گھناؤنے قتل نے پوری قوم کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، لیکن یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی ریاست کے عوام کو وی آئی پیز کے مبینہ کردار سے متعلق اٹھنے والے سوالات کے تسلی بخش جواب نہیں ملے۔

گودیال نے کہا کہ حکومت نے انکیتا بھنڈاری کے قتل میں وی وی آئی پی کے ملوث ہونے کے الزامات کی غیر جانبدارانہ سی بی آئی تحقیقات کا اعلان کیا تھا، لیکن سی بی آئی کی تحقیقات نے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وی آئی پیز کے کردار کی حقیقت عوام کے سامنے لانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی لیڈر دشینت کمار گوتم کو سکم جیسی آئینی طور پر اہم ریاست کا گورنر مقرر کرنے کے فیصلے نے ریاست کے لوگوں کے ذہنوں میں کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی فرد کے خلاف الزامات کی صداقت کا تعین غیر جانبدارانہ تحقیقات اور عدالتی عمل سے ہی کیا جانا چاہیے۔ تاہم حکومت کی بھی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ سنگین الزامات اور عوامی سوالات کا جواب دے۔ تاہم، بی جے پی حکومت نہیں چاہتی کہ آئندہ کوئی حکومت دشینت کمار گوتم کے خلاف قانونی کارروائی کرے، اس لیے انہیں گورنر کے آئینی عہدے پر تعینات کیا گیا ہے۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ جب کہ بی جے پی حکومت "لڑکی کو بچائیں، لڑکی کو تعلیم دیں" کے نعرے کی چمپئن ہیں، اتراکھنڈ کی بیٹی انکیتا بھنڈاری کے لیے انصاف کا مطالبہ کرنے والی آوازوں کو مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ حکومت مبینہ وی وی آئی پی کے کردار کی غیر جانبدارانہ تحقیقات سے گریز کرنے کی کون سی مجبوریاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ انکیتا بھنڈاری قتل کیس سے جڑے تمام سوالات کا جواب کب ملے گا اور اس کیس کی مکمل سچائی کب سامنے آئے گی۔ مسٹر گنیش گوڈیال نے کہا کہ انکیتا بھنڈاری اتراکھنڈ کے ہر خاندان کی بیٹی تھی اور اسے انصاف فراہم کرنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ ایک ایسی ریاست میں جہاں بیٹیوں نے اپنی محنت، ہنر اور جدوجہد سے پورے ملک اور دنیا بھر میں اتراکھنڈ کا نام روشن کیا ہے، بیٹی کے بہیمانہ قتل کے بعد ان کا خاندان انصاف کے حصول کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی انکیتا بھنڈاری قتل میں وی آئی پیز کے مبینہ کردار کی غیر جانبدارانہ اور اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کرتی رہی ہے۔ پارٹی کا واضح مطالبہ ہے کہ اس کیس سے متعلق تمام الزامات، حقائق اور حالات کی شفاف تحقیقات کی جائیں اور اگر کوئی بااثر شخص ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے۔

جناب گودیال نے کہا کہ جمہوریت میں آئینی عہدوں کا وقار سب سے اہم ہے، اور ایسے عہدوں پر تقرری کرتے وقت عوامی زندگی میں شفافیت اور اخلاقیات کے اعلیٰ ترین معیارات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کو دشینت کمار گوتم کی گورنر کے طور پر تقرری سے متعلق اٹھائے گئے سوالات کا واضح جواب دینا چاہئے، تاکہ ریاست کے لوگ کسی بھی قسم کے شکوک وشبہات سے پاک ہوں۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا کہ گاندھی پارک میں آج کا خاموش انشن محض سیاسی احتجاج نہیں ہے بلکہ اتراکھنڈ کی بیٹی انکیتا بھنڈاری کے لیے انصاف کا مطالبہ اور ریاست کی خواتین کی عزت کے تحفظ کا عہد ہے۔

سینئر سٹیزن ہیلتھ کیئر مہینے کے موقع پر یو پی اچ سی شانتی نگر میں مفت صحت کیمپ کا انعقاد

دہرہ دون: نیشنل اربن ہیلتھ مشن اور نیشنل سینئر سٹیزنز ہیلتھ کیئر پروگرام کے زیراہتمام، شہری پرائمری ہیلتھ سنٹر، شانتی نگر رشی کیش میں بزرگ شہریوں اور بزرگ شہریوں کی صحت کی دیکھ بھال کے مہینے (اکتوبر 2026) کے عالمی دن کی مناسبت سے ایک خصوصی صحت کی جانچ اور مشاورتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر منوج کمار شرما کی رہنمائی میں منعقد کیے گئے اس پروگرام کا بنیادی مقصد بزرگوں کو صحت کی بہتر خدمات فراہم کرنا، بزرگ شہریوں کی صحت کی دیکھ بھال اور اسکریننگ کی خدمات کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور صحت مند طرز زندگی کو فروغ دینا تھا۔ کیمپ میں 25 سے زائد معمر افراد کا طبی معائنہ کیا گیا۔ سی ایم او ڈاکٹر شرما نے بتایا کہ بزرگوں کے لیے محکمہ صحت کے پروگرام نافذ کیے جا رہے ہیں۔ باقاعدگی سے صحت کی جانچ کے لیے تمام قسم کی اسکریننگ خدمات اربن پرائمری ہیلتھ سینٹرز اور آیوشمان آروگیہ مندروں میں دستیاب ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، نیشنل اربن ہیلتھ مشن کے سٹی اربن ہیلتھ آفیسر راکیش بشت نے کہا، "صحت مند طرز زندگی ایک صحت مند بڑھاپے کی بنیاد ہے۔" انہوں نے گھر میں بزرگوں کی خصوصی دیکھ بھال کی ضرورت پر زور دیا، جس میں غذائیت سے بھرپور خوراک، باقاعدہ ورزش، یوگا، اور مراقبہ اور باقاعدہ طبی معائنہ شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہرادون ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ایک جیریاٹرک وارڈ اور فزیوتھراپی کی سہولیات موجود ہیں۔ مزید برآں، تمام شہری بنیادی مراکز صحت پر بزرگوں کو مفت تشخیصی اور ادویات کی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔

کم ووٹنگ والے بوتھوں پر اب 75 فیصد سے زائد ووٹنگ کا ہدف، سویپ مہم تیز

ضلع مجسٹریٹ آشیش چوہان نے تمام محکموں کو ووٹر بیداری کی خصوصی سرگرمیاں کرنے کی ہدایت دی

دہرہ دون: جمہوریت کے عظیم تہوار میں ہر ووٹر کی شرکت کو یقینی بنانے اور ووٹر ٹرن آؤٹ بڑھانے کے لیے دہرادون ضلع میں ووٹر بیداری مہم تیز ہو گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر آشیش چوہان کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے سسٹمیٹک ووٹر ایجوکیشن اینڈ الیکٹورل پارٹیسپیشن (SVEEP) پروگرام کے تحت مختلف تعلیمی اداروں اور دیہی علاقوں میں بیداری کی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر نے ہدایت کی ہے کہ ایسے پولنگ سٹیشنوں پر خصوصی مہم چلائی جائے جہاں گزشتہ انتخابات میں ووٹر ٹرن آؤٹ 50 فیصد سے کم تھا تاکہ ووٹرز میں ووٹ کی اہمیت کے بارے میں شعور اجاگر کیا جا سکے۔ انہوں نے آئندہ اسمبلی انتخابات میں ایسے تمام پولنگ اسٹیشنوں پر 75 فیصد سے زیادہ ووٹروں کو یقینی بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ووٹروں کو جمہوری عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب دینے پر خصوصی زور دیا جا رہا ہے۔

ضلع مجسٹریٹ نے تمام متعلقہ محکموں بشمول تعلیم، صحت، خواتین کو بااختیار بنانے اور بچوں کی ترقی، سپلائی، صنعت، کھیل، محنت، پنچایتی راج، ٹرانسپورٹ، بجلی، ٹیلی کمیونیکیشن، کمرشل ٹیکس، ایم ڈی ڈی اے، میونسپل کارپوریشن، اور بلاک سطح کے دفاتر کو خصوصی ووٹر بیداری مہم SVEEP سرگرمیوں کا اہتمام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس مہم کے ذریعے ووٹروں کی بیداری بڑھانے اور جمہوریت میں ان کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں تعلیمی اداروں میں ووٹر آگاہی پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔ سناتن دھرم انٹر کالج، مسوری کے طلباء کو ووٹنگ کی اہمیت اور جمہوری نظام میں ووٹروں کے کردار کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ طلبہ کو انتخابی عمل کا عملی تجربہ فراہم کرنے کے لیے، اسکول نے جمہوری نظام کے مطابق طلبہ کونسل کے انتخابات کرائے تھے۔ طلباء نے انتخابی عمل کو سمجھتے ہوئے اور جمہوری اقدار سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ جوڑی گاؤں میں بھی ووٹر بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ دیہاتیوں کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ آئندہ انتخابات میں اپنے ووٹ کا حق استعمال کریں اور جمہوریت کی مضبوطی میں فعال کردار ادا کریں۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر نے مہم کے ذریعے ووٹرز کی رسائی کو بڑھانے پر زور دیا ہے، خاص طور پر کم ووٹر ٹرن آؤٹ والے علاقوں میں، اور مؤثر طریقے سے آگاہی سرگرمیاں چلانے پر زور دیا ہے تاکہ آنے والے اسمبلی انتخابات میں زیادہ سے زیادہ ووٹرز اپنا حق رائے دہی استعمال کر سکیں۔

ایک ماہ کے اندر محکمہ زراعت کو ملیں گے 415 باغبان

وزیر زراعت گنیش جوشی نے محکمہ زراعت اور باغبانی کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی

دہرہ دون: وزیر زراعت گنیش جوشی حکام کے ساتھ زراعت محکمہ کی جائزہ میٹنگ کرتے ہوئے۔

دہرہ دون: ریاستی وزیر زراعت گنیش جوشی نے آج اپنے کیمپ آفس میں محکمہ زراعت اور باغبانی کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے مرکزی اور ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور عہدیداروں کو ضروری رہنمائی فراہم کی۔ میٹنگ میں وزیر زراعت گنیش جوشی نے ریاست میں غیر موسمی بارشوں اور ضرورت سے زیادہ بارش سے فصلوں کو ہونے والے نقصان کا جائزہ لیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ فوری طور پر فصل کے نقصان کا درست اندازہ لگائیں اور متاثرہ کسانوں کو بلا تاخیر معاوضہ کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے انہیں فصل انشورنس اسکیم کے بارے میں کسانوں میں بیداری پیدا کرنے اور اس اسکیم میں زیادہ سے زیادہ کسانوں کو شامل کرنے کے لیے خصوصی کیمپ منعقد کرنے کی بھی ہدایت کی۔ وزیر زراعت گنیش جوشی نے ریاست کے تمام اضلاع میں ریاستی باغات اور نرسریوں میں آؤٹ سورسنگ کے ذریعے باغبان کے 415 عہدوں پر بھرتی کے عمل کے بارے میں حکام سے دریافت کیا اور انہیں ضروری رسمی کارروائیوں میں تیزی لانے کی ہدایت دی۔ محکمہ کے حکام نے بتایا کہ تمام فارملٹیز ایک ماہ کے اندر مکمل کر لی جائیں گی اور 415 باغبان محکمہ کو دستیاب کرائے جائیں گے۔ اس سے ریاستی باغات اور نرسریوں میں کام کو تیز کرنے میں مدد ملے گی۔

میٹنگ میں پولی ہاؤس پروجیکٹ کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر جوشی نے عہدیداروں کو تنصیب کے کام میں تیزی لانے اور مقررہ اہداف کو پورا کرنے کی ہدایت دی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ ریاست میں پولی ہاؤس کی تنصیب کا تقریباً 38 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، باقی کام جاری ہے۔ وزیر جوشی نے حکام کو پولی ہاؤس کی تعمیر کو جنگی بنیادوں پر مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر زراعت گنیش جوشی نے نومبر میں محکمہ زراعت اور باغبانی کی طرف سے تجویز کردہ ٹی فیسٹیول سمیت دیگر تقریبات کی تیاریوں کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت کی کہ وہ پروگرام کا خاکہ بروقت تیار کریں اور تمام ضروری انتظامات کو پیشگی سے یقینی بنائیں۔ وزیر زراعت جوشی نے جیولائن ٹینک کی تعمیر کے کام کو مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنے پر بھی زور دیا۔ ایڈیشنل سکریٹری اور ڈائرکٹر جنرل آف ایگریکلچر اینڈ ہارٹیکلچر ڈاکٹر آنند سریواستو، ڈائرکٹر آف ہارٹیکلچر ڈاکٹر آر کے۔ سنگھ، زراعت کے ڈائریکٹر دنیش کمار، باغبانی مشن کے ڈائریکٹر مہیندر پال، ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر رتن کمار، ہارٹیکلچر کونسل کے سی ای او نریندر یادو اور دیگر محکمہ جاتی افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

مہاراج نے ڈاکٹر ڈھل سنگھ بسن کو اتراکھنڈ کا گورنر بنائے جانے پر مبارکباد دی

دہرہ دون: ریاستی کابینہ کے وزیر ستپال مہاراج نے ڈاکٹر ڈھل سنگھ بسن کو اتراکھنڈ کے نئے گورنر کے طور پر ان کی تقرری پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مسٹر مہاراج نے کہا کہ صدر محترمہ۔ اتراکھنڈ جیسی اہم ریاست کے گورنر کے طور پر دروپدی مرمو کا ڈاکٹر بیسن کی تقرری ہم سب کے لیے خوشی کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر ڈھل سنگھ بیسن ایک تجربہ کار عوامی رہنما، سینئر معالج اور ایک مؤثر منتظم ہیں۔ مدھیہ پردیش کے سیونی ضلع کے ایک کسان خاندان سے تعلق رکھنے والے، ڈاکٹر بیسن نے چار بار ایم ایل اے، مدھیہ پردیش حکومت میں کابینہ کے وزیر، فائنانس کمیشن کے چیئر مین، اور بالاگھاٹ سے لوک سبھا کے رکن کے طور پر کام کیا ہے۔ آیوروید اور ہومیوپیتھی ادویات میں ان کی مہارت اور عوامی خدمت میں وسیع تجربہ بلاشبہ اتراکھنڈ کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ مسٹر مہاراج نے کہا، "مجھے پورا بھروسہ ہے کہ ان کی آئینی قیادت، رہنمائی اور تجربے سے، اتراکھنڈ ترقی کی نئی بلندیوں تک پہنچے گا۔ انہوں نے نئے تعینات ہونے والے گورنر کے لیے صحت مند، کامیاب اور خوشحال مدت کے لیے اللہ سے دعا کی۔

ناردرن ریلوے نے OHE اپ گریڈ ورکس کیلئے حفاظتی اور کوالٹی میں بہتری کے کیمپوں کا اہتمام کیا

نئی دہلی: زیر تعمیر بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں مقررہ معیارات کی تعمیل کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ حفاظتی کلچر اور معیار سے متعلق آگاہی کو مزید بڑھانے کے لیے، شمالی ریلوے نے 2x25kV اوور ہیڈ ایکوپمنٹ (OHE) اپ گریڈ کے کاموں کے سلسلے میں حفاظت اور معیار پر سیمینار کے ساتھ تعامل کے سیشنوں کی ایک جامع سیریز کا اہتمام کیا۔ یہ کیمپ اکتوبر 2026 کے دوران چار اہم مقامات پر کامیابی کے ساتھ منعقد کیے گئے: 01.10.2026 کو جالندھر 05.10.2026 کو امبالا، 09.10.2026 کو مراد آباد، اور 12.10.2026 کو لکھنؤ۔ اس اقدام نے 550 شرکاء کو راغب کیا۔ ان میں 42 افسران، 169 ڈویژنل TRD ملازمین، 112 پروجیکٹ یونٹ کے ملازمین (امبالہ اور لکھنؤ الیکٹریفکیشن پروجیکٹ یونٹس سے) اور 227 ٹھیکیدار/ ایجنسی کے ملازمین شامل تھے۔ 2x25kV اپ گریڈ کے کاموں کے محفوظ اور معیار پر عمل درآمد کے درج ذیل اہم پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے سیشنز کے دوران تکنیکی پیشکشیں اور انٹرایکٹو مباحثے منعقد کیے گئے: ملازمین کی حفاظت: عام حفاظتی احتیاطی تدابیر، ذاتی حفاظتی سازوسامان (PPE) کا استعمال، محفوظ کام کا کلچر، اور خطرناک کاموں سے اجتناب پر زور۔ ریلوے آپریشنز اور انفراسٹرکچر کی حفاظت: ریلوے پٹریوں کے قریب کرینوں، JCBs، اور کھدائی کرنے والوں کا محفوظ آپریشن، نیز ریل آپریشنز، ٹریک، سگنلنگ اور ٹیلی کمیونیکیشن (S&T) سسٹمز اور ریلوے کے دیگر اثاثوں کی حفاظت۔ تعمیر اور تنصیب کا معیار: فاؤنڈیشن کاسٹنگ، مستول کی تعمیر، سیدھ، اور گراؤنڈنگ کے دوران حفاظتی اور معیار کی جانچ کریں، منظور شدہ ڈرائنگ، تکنیکی وضاحتیں، اور تجویز کردہ طریقہ کار پر سختی سے عمل کریں۔ OHE اور PSI کام: فیڈر وائر/AEC کی تعمیر، BEC بچھانے، اور موجودہ ریل انفراسٹرکچر کے قریب متعلقہ کاموں اور OHE کو متحرک کرنا۔ ہنگامی تیاری: خراب موسم کے دوران احتیاطی تدابیر، ہنگامی ردعمل کے نظام، حادثے کی اطلاع، اور بچاؤ کے انتظامات۔

محمد اعظم خاں سے جیل میں ای ڈی کی 6 گھنٹے تک پوچھ گچھ

جوہر یونیورسٹی اور جوہر ٹرسٹ سے متعلق مبینہ مالی بے ضابطگیوں کا معاملہ

رام پور: (پی این ایس) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی ٹیم ایس پی لیڈر اعظم خان سے پوچھ گچھ کے لیے منگل کی صبح رام پور جیل پہنچی۔ ٹیم نے انسے تقریباً چھ گھنٹے تک بیرک کے اندر پوچھ گچھ کی۔ ٹیم صبح 10 بجے جیل پہنچی اور پوچھ گچھ کے بعد شام 4 بجے روانہ ہوگئی۔ ای ڈی کی ٹیم مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی اور جوہر ٹرسٹ کو ملنے والے چندہ میں کروڑوں روپے سے متعلق معاملے میں مالی لین دین کی تحقیقات کر رہی ہے۔ تحقیقات کا بنیادی مرکز مبینہ طور پر جوہر ٹرسٹ کو ملنے والے فنڈز، ان کے ذرائع اور یونیورسٹی کے تعمیراتی منصوبوں پر خرچ کیے گئے فنڈز سے متعلق سوالات پر ہے۔ جوہر یونیورسٹی اور جوہر ٹرسٹ سے وابستہ مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے سلسلے میں ای ڈی کی تحقیقات مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ تحقیقاتی ایجنسی 11 فرموں کے ذریعے یونیورسٹی اور ٹرسٹ کو ملنے والے کروڑوں روپے کے عطیات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے، یہ

متعلقہ بینک اکاؤنٹس، مالیاتی لین دین، اور تعمیراتی منصوبوں پر خرچ کیے گئے فنڈز سے متعلق دستاویزات کا جائزہ لے رہا ہے۔

اس سے قبل اس معاملے میں سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے نصیر احمد خان سے تقریباً سات گھنٹے تک پوچھ گچھ کی گئی۔ جوہر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ظہیرالدین، اعظم خان کے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ دیپک گوئل اور ٹھیکیدار سلیم سے بھی پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ 19 اگست 2026 کو ای ڈی نے رام پور، سہارنپور اور دہلی میں جوہر ٹرسٹ، جوہر یونیورسٹی اور اعظم خان سے منسلک 10 مقامات پر چھاپے مارے تھے۔ جانچ ایجنسی ان الزامات کی بھی تحقیقات کر رہی ہے کہ سرکاری معاہدوں سے متعلق فنڈز مبینہ طور پر ٹرسٹ اور یونیورسٹی تک پہنچے۔ ای ڈی کی پوچھ گچھ کے درمیان اعظم خان کے وکیل کاشف کامران نے بتایا کہ وہ اپنے موکل سے قانونی مشورہ لینے رام پور جیل گئے تھے۔ پہنچنے پر، اسے معلوم ہوا کہ ای ڈی کے اہلکار اعظم خان سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ وکیل کاشف کامران کے مطابق اعظم خان نے ای ڈی حکام کے سوالات کے جوابات دیے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس وقت مالیاتی لین دین کے حوالے سے کوئی سرکاری معلومات جاری نہیں کی گئی ہیں اور میڈیا رپورٹس کی بنیاد پر کوئی نتیجہ اخذ کرنا نامناسب ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ای ڈی نے اعظم خان کا بیان ریکارڈ کرلیا ہے۔

قتل کا مفرور ملزم گروگرام سے گرفتار

ہردوئی: (پی این ایس) ضلع کے بلگرام پولیس اسٹیشن اور سرویلانس ٹیم نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ 50,000 کا انعامی اور قتل کے ملزم اجے کمار کو گروگرام، ہریانہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ اس گرفتاری سے 2025 کے سنسنی خیز قتل کیس میں ایک اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ ہردوئی ایسٹ کے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سبودھ گوتم نے بتایا کہ موہن لعل کی لاش 31 جنوری 2025 کو ایک کھیت سے ملی تھی۔ ملزم امن کمار اور اس کا ساتھی اجے کمار عرف پپو ولد موہن لعل اس کیس میں ملزم ہیں۔ ملزم اجے کمار بار بار اپنی شناخت بدلنے کے بعد فرار ہو رہا تھا۔ اس کی گرفتاری میں ناکامی کی وجہ سے، لکھنؤ رینج کے انسپکٹر جنرل آف پولیس نے اس کے سر پر 50,000 روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ اب اسے گروگرام میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔

لکھنؤ: اترپردیش اسمبلی کے اسپیکر ستیش مہانا نے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں سابق وزیراعلیٰ نرائن دت تیواری صدی تقریبات کے موقع پر منعقد تقریب کے دوران تصویر پر گلپوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔

بی جے پی نے الیکشن کمیشن کو گرفت میں لے لیا ہے

وزیر اعلیٰ یوگی استعمال کرتے ہیں غنڈوں کی زبان: دھرمیندر یادو

بدایوں: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ دھرمیندر یادو منگل کو بدایوں پہنچے۔ بی جے پی پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے الیکشن کمیشن کو اپنے شکنجے میں لے لیا ہے۔ بی جے پی آئین کو توڑ مروڑ رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ پوری اپوزیشن بی جے پی کے اقدامات کی مخالفت میں متحد ہے۔ اعظم گڑھ کے رکن پارلیمنٹ یہاں گلڈیا میں پی ڈی اے کانفرنس سے خطاب کرنے آئے تھے۔ ایس پی ایم پی آدتیہ یادو نے بھی پی ڈی اے کانفرنس میں حصہ لیا۔ دھرمیندر یادو نے کہا کہ بی جے پی نے پارلیمانی روایات کی خلاف ورزی کی ہے، جس میں خود وزیراعظم بھی شامل ہیں۔ اترپردیش کے وزیر اعلیٰ باقاعدگی سے غنڈوں کی زبان استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ایودھیا کے لوگوں نے ابھی بی جے پی کو شکست دی ہے۔ چندہ چوری کے واقعے کے انکشاف کے بعد، ایودھیا کے لوگوں میں بی جے پی کے خلاف غصہ ہے۔ انہوں نے کہا، بی جے پی نے غیر اعلانیہ ایمرجنسی لگائی ہے۔ حکومت میں موجود آمروں کو جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کے خلاف غیر پارلیمانی زبان استعمال کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس ان کے ساتھ ہے اور وہ رات کو کسی کے بھی گھر میں گھس سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں یہاں کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے پی ڈی اے پنچایت میں مدعو کیا۔ انہوں نے کہا"2027 میں یہاں کے لوگ سماج وادی پارٹی کے لیے تمام چھ سیٹیں جیتنے کی کوشش کریں گے۔ بی جے پی سازش کر رہی ہے۔ وہ پولس کا جتنا ہو سکے غلط استعمال کر رہی ہے۔ الیکشن کمیشن بی جے پی کی دوسری اکائی بن گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جن ثبوتوں کی بات کی جارہی ہے وہ الیکشن کمیشن کو دے چکے ہیں، اور اپوزیشن جماعتوں کے پاس بھی تمام ثبوت موجود ہیں، اس کے باوجود جس عدالت میں ثبوت پیش کیے جاتے ہیں، وہ اب بھی اقتدار میں ہے۔

بی کے ٹی علاقے میں کچے راستے پر نامعلوم شخص کی لاش برآمد

لکھنؤ: (پی این ایس) دیہی بخشی کا تالاب تھانہ علاقے میں ایک کچے راستے پر ایک نامعلوم شخص کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ اچرامو گاؤں سے ملوک جانے والی سنسان راستے پر لاش ملنے سے علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا۔ اطلاع ملتے ہی بی کے ٹی پولیس، فیلڈ یونٹ اور اعلیٰ حکام جائے وقوعہ پر پہنچے۔ جائے وقوعہ پر موجود حالات اور ابتدائی معائنہ کی بنیاد پر پولیس اسے قتل کا معاملہ سمجھ کر تفتیش کررہی ہے۔ لاش کے سر کے قریب سے جوٹ کی بوری بھی برآمد ہوئی ہے جس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ قتل کسی اور جگہ ہوا ہے اور لاش کو ٹھکانے لگانے کی نیت سے یہیں پھینک دیا گیا تھا۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے مردہ خانے بھجوا دیا ہے اور نوجوان کی شناخت کے لیے کوششیں شروع کردی ہیں۔ 12 اکتوبر کی رات، تقریباً 11 بجے، گاؤں والوں نے اچرامو سے ملاک کی طرف جانے والی کچی سڑک پر ایک آدمی کو دیکھا۔ گاؤں والوں نے فوری طور پر بی کے ٹی پولیس کو واقعہ کی اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی بی کے ٹی تھانہ انچارج پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ کیس کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فرانزک فیلڈ یونٹ اور اعلیٰ حکام کو بھی طلب کرلیا گیا۔ ڈی سی پی نارتھ امیت کمار آنند نے بتایا کہ جب پولیس اور فیلڈ یونٹ کے افسران نے جائے وقوعہ کا باریک بینی سے معائنہ کیا تو ابتدائی طور پر یہ قتل کا معاملہ معلوم ہوا۔ لاش کے سر کے بالکل قریب سے جوٹ کی بوری برآمد ہوئی۔ شبہ ہے کہ قاتلوں نے اس بوری کو جرم کے دوران یا لاش کو ڈھانپنے یا لے جانے کے لیے استعمال کیا ہوگا۔ فیلڈ یونٹ کی ٹیم نے جائے وقوعہ سے فنگر پرنٹس، مٹی کے نمونے اور مجرمانہ شواہد اکٹھے کیے۔ متوفی کے پاس سے کوئی شناختی کارڈ یا دستاویزات برآمد نہیں ہوئے جس کی وجہ سے اس کی عمر اور شناخت کا فوری طور پر پتہ لگانا ناممکن ہے۔ تفصیل کا موازنہ لکھنؤ پولس کمشنریٹ اور آس پاس کے اضلاع سیتاپور اور بارہ بنکی کے پولیس اسٹیشنوں میں درج لاپتہ افراد کی حالیہ رپورٹوں سے کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے پنچنامہ تیار کر کے لاش کو شناخت اور پوسٹ مارٹم کے لیے مردہ خانے بھجوا دیا ہے۔

امیٹھی میں، کلاس 8 کی طالبہ انشیکا ایک دن کے لیے بنی ایس ڈی ایم

امیٹھی: (پی این ایس) ضلع میں مشن شکتی مہم کے ایک حصے کے طور پر منگل کو ایک منفرد پہل دیکھنے میں آئی۔ مہم کے ایک حصے کے طور پر، کستوربا گاندھی رہائشی اسکول، گوری گنج کی آٹھویں جماعت کی طالبہ انشیکا کو ایک دن کے لیے سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اس مہم کے دوران طالب علم نے شکایات سنیں اور ان کے حل کے لیے افسروں کو ہدایت بھی دی۔ سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دیشا سریواستو نے کہا کہ اس سرگرمی کا مقصد لڑکیوں میں خود اعتمادی، فیصلہ سازی، قائدانہ صلاحیتوں اور انتظامی ذمہ داریوں کی سمجھ پیدا کرنا ہے۔ امیٹھی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ششانک چودھری کی ہدایات پر، کستوربا گاندھی رہائشی اسکول، گوری گنج کی آٹھویں جماعت کی طالبہ انشیکا کو مشن شکتی مہم کے حصہ کے طور پر ایک دن کے لیے سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (SDM) مقرر کیا گیا تھا۔ اس اقدام نے طالب علم کو انتظامی طریقہ کار کو سمجھنے اور عوامی خدمت کی ذمہ داریوں کا تجربہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ایک روزہ ایس ڈی ایم انشیکا نے سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر میں لوگوں کے مسائل سنے اور ان کے حل کے لیے متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے ریونیو سے متعلق کام اور مختلف انتظامی طریقہ کار کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے فائلوں کی منظم دیکھ بھال، ریونیو کے معاملات کو بروقت نمٹانے اور دفتری کام کے جائزے کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ اس دوران طالبہ انشیکا نے دفتر کے احاطے میں صفائی ستھرائی برقرار رکھنے کی ہدایت بھی کی۔

ووٹ چوری، لاکھوں کے نام حذف ہو چکے ہیں: سنجے سنگھ

مرزا پور: (پی این ایس) عام آدمی پارٹی کے ریاستی انچارج اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے کہا ہے کہ ووٹ چوری ہو رہی ہے۔ لاکھوں لوگوں کے نام حذف ہو چکے ہیں۔ انتخابات بیلٹ پیپرز کے ذریعے کرائے جائیں۔ منگل کو مرزا پور پہنچے عام آدمی پارٹی کے ایم پی نے بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے دفتر سے ایک فہرست بھیجی جاتی ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ کس کے نام کو حذف کرنے کی ضرورت ہے، کس پارٹی سے یا کس بوتھ سے۔ گیانیش کمار جتنے بھی نام پوچھے جاتے ہیں حذف کر دیتے ہیں۔ وہ جتنے بھی شامل کرنے کو کہا جاتا ہے شامل کرتا ہے۔ جنتر منتر پر احتجاج روکنے سے نہیں رکے گا۔ یہ

تیز ہو رہا ہے۔ اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ سنجے سنگھ نے کہا کہ یہ ووٹ چوری کا معاملہ ہے۔ ملک بھر میں 133.4 ملین افراد کے نام حذف کیے گئے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی ملک اور دنیا کی سب سے زیادہ انتشار پھیلانے والی پارٹی ہے۔ گیانیش کمار کو مستعفی ہونا چاہیے، گرفتار ہونا چاہیے اور منصفانہ انتخابات کرانا چاہیے۔ آپ کے رکن پارلیمنٹ نے عام آدمی پارٹی کے سینئر نائب صدر سنیل کمار پانڈے کے گھر ان کے بڑے بھائی آنجہانی انیل کمار پانڈے کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرنے کے لیے ان کے گھر گئے تھے، پھر سونبھدر کے لیے روانہ ہوئے۔ دہلی کے جنتر منتر پر چیف الیکشن کمشنر کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج جاری ہے۔ کانگریس سمیت تمام پارٹیاں احتجاج کر رہی ہیں۔

لکھنؤ: ریاستی وزیر مملکت برائے اوقاف، حج واقلیتی بہبود دانش آزاد انصاری نے کیمپ دفتر میں مختلف اضلاع کے پارٹی عہدیداروں سے ملاقات کی

راجدھانی مین تین بجلی سب اسٹیشن لگانے کی تیاری

لکھنؤ: (پی این ایس) راجدھانی کے لوگوں کو دیوالی سے پہلے بجلی کی دقت سے راحت ملنے کی امید ہے۔ شہر میں تین نئے پاور سب سٹیشن لگانے کی تیاریاں جاری ہیں۔ ان میں بسنت کنج پروجیکٹ کے سیکٹر- 1 اور سیکٹر- جے سب اسٹیشن کے ساتھ ساتھ گومتی نگر میں خصوصی سب اسٹیشن شامل ہیں۔ ان کے کام کرنے سے تقریباً 1.50 لاکھ لوگوں کو بجلی کی دقت، اوورلوڈنگ اور کم وولٹیج سے راحت ملنے کی امید ہے۔ سیکٹر- جے سب سٹیشن پر بجلی کا ٹرانسفارمر فعال ہوگیا ہے، جبکہ سیکٹر- I میں زیر زمین کیبل بچھانے کا کام جاری ہے۔ گومتی نگر میں خصوصی سب اسٹیشن کی تعمیر بھی آخری مراحل میں ہے۔ بسنت کنج میں اوورلوڈنگ سے نجات: فی الحال، بسنت کنج علاقے کو پرانے سب اسٹیشن سے بجلی ملتی ہے۔ گرمیوں میں جب بجلی کی طلب بڑھ جاتی ہے تو اوورلوڈنگ کا مسئلہ شدید ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں بار بار بجلی کی بندش اور کم وولٹیج ہوتا ہے۔ بجلی کی فراہمی میں رکاوٹ پانی کی قلت کا باعث بھی بنتی ہے۔ اس مسئلہ سے پریشان لوگ بار بار سب اسٹیشن پر احتجاج کر چکے ہیں۔ اس مسئلے کی روشنی میں، ایل ڈی اے نے وسنت کنج کے سیکٹر I اور سیکٹر J میں 2×10 MVA سب اسٹیشن تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سیکٹر جے سب سٹیشن کے پاور ٹرانسفارمر کو انرجی کر دیا گیا ہے۔ یہ Jehta 132 kV ٹرانسمیشن سب اسٹیشن سے 33 kV زیر زمین ڈبل سرکٹ لائن کے ذریعے بجلی حاصل کرے گا۔ حالانکہ بارش کے باعث زیر زمین کیبلز بچھانے کا کام روک دیا گیا ہے۔ اس دوران گومتی نگر میں اسپیشل بلاک سب اسٹیشن کی تعمیر بھی جلد مکمل ہونے کی امید ہے۔ اموسی زون کے چیف انجینئر رام کمار نے بتایا کہ ایل ڈی اے وسنت کنج کے سیکٹر I اور سیکٹر J میں سب سٹیشن بنا رہا ہے۔ دونوں سب اسٹیشنوں کے شروع ہونے سے، دوبگا اور راشٹرا پریرنا استھل کے آس پاس کے علاقوں میں بجلی کی فراہمی میں بہتری آئے گی۔ اس سے اوورلوڈنگ، کم وولٹیج اور بجلی کی بندش جیسے مسائل سے نجات ملنے کی امید ہے۔

گوشت کی کھلے عام فروخت پر مکمل پابندی! دکانداروں کو نوٹس جاری

علی گڑھ: (پی این ایس) نوراتری، دسہرہ اور دیوالی کے پیش نظر علی گڑھ میونسپل کارپوریشن نے کھلے میں گوشت فروخت کرنے والے دکانداروں کے خلاف سخت رویہ اپنایا ہے۔ شہر کی صفائی اور صحت عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے میونسپل کارپوریشن چھوٹے اور بڑے 400 سے زیادہ گوشت فروشوں کو وارننگ نوٹس جاری کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو لائسنس کی منسوخی سے لے کر سامان کی ضبطی تک کی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مہم کو موثر بنانے کے لیے میونسپل کارپوریشن نے چاروں زونز میں 10 ٹیمیں تشکیل دی ہیں۔ میونسپل کمشنر پریم پرکاش مینا نے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ کھلے میں گوشت کی فروخت کو روکنے اور جانوروں کی باقیات کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے کو یقینی بنانے کی مہم شروع کریں۔

منگل کو ہونے والی عوامی سماعت کے دوران جیون گڑھ، شاہ جمال اور جمال پور سمیت مختلف علاقوں کے شہریوں نے کھلے میں گوشت کی فروخت سے پیدا ہونے والے مسائل اور شہریوں کی صحت پر اس کے مضر اثرات کے بارے میں شکایت کی۔ میونسپل کمشنر نے شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے فوری کارروائی کی ہدایت کی۔ میونسپل کارپوریشن نے شہریوں سے بھی مہم میں تعاون کی اپیل کی ہے۔ اگر کسی کو کھلے میں گوشت فروخت ہوتا ہوا نظر آتا ہے یا عوامی مقامات پر جانور پھینکا جاتا ہے تو وہ میونسپل کارپوریشن کے کنٹرول اینڈ کمانڈ سنٹر کو 1533 پر اطلاع دے سکتا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے مطابق شکایت موصول ہونے پر متعلقہ علاقے میں ضروری کارروائی کی جائے گی۔ تہواروں کے دوران شہر میں صفائی کو برقرار رکھنے کی مہم کے تحت باقاعدہ مانیٹرنگ کی جائے گی۔

لکھنؤ: بانڈ والے ڈاکٹروں نے "ایک بانڈ ایک سیلری" اور مساوی تنخواہ کے مطالبے پر جی پی او پر مظاہرہ کیا۔

ہوٹل کی 10 ویں منزل سے گر کر خاتون کی موت

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے سوشانت گولف سٹی علاقے میں پیر کی شام ایک ہوٹل کی 10 ویں منزل سے گر کر ایک نوجوان خاتون کی موت ہو گئی۔ عورت اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ رہ رہی تھی۔ واقعہ کے بعد یہ شخص موقع سے فرار ہوگیا۔ پولیس اب اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ خاتون کی موت حادثہ تھا یا کوئی اور وجہ۔ یہ واقعہ اومیکس نیو حضرت گنج میں واقع ہوٹل سیلسٹیل مینور میں پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق خاتون اور مرد ہوٹل کی 10 ویں منزل پر کمرہ نمبر 1037 میں مقیم تھے۔ شام ساڑھے چھ بجے کے قریب خاتون مشکوک حالت میں گر گئی۔ ہوٹل کے سیکورٹی آفیسر نے پولیس کو فون کر کے اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق متوفی کی شناخت ثمرین کے طور پر ہوئی ہے جو کہ ہاتا سورت سنگھ چوک علاقہ کی رہنے والی ہے۔ اس کے ساتھ رہنے والا نوجوان اونیش سلطان پور کا رہنے والا بتایا جاتا ہے۔ دونوں تقریباً چھ گھنٹے تک ہوٹل میں موجود تھے۔ بتایا گیا ہے کہ واقعہ کے بعد نوجوان فرار ہوگیا۔ ڈی سی پی ساؤتھ محمد مشتاق کے مطابق اطلاع ملنے پر پولیس کی ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور خاتون کی لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ جائے وقوعہ کی ویڈیوگرافی اور تصویر کشی کی گئی۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد بھی اکٹھے کیے۔ پولیس واقعہ کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے، نوجوان اور خاتون سے متعلق معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ خاتون نے خودکشی کی، حادثاتی طور پر گر گئی یا اس واقعے کے پیچھے کوئی اور وجہ تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ثمرین کے والد محمد تاجو چوپاٹی میں پرائیویٹ ملازمت کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی بیٹی ایک ہوٹل میں کام کرتی تھی اور پیر کی صبح کام پر چلی گئی۔ اسے شام کو اس کی موت کی اطلاع ملی۔ ثمرین ہوٹل کیسے پہنچی یا وہاں کیا ہوا اس کے بارے میں اسے کوئی اطلاع نہیں ہے۔ پولیس مفرور نوجوان کی تلاش کر رہی ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور تفتیش کے دوران جمع ہونے والے شواہد سے واقعے کے حالات معلوم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

پرتشدد ہوا ڈاکٹروں کا احتجاج، پولیس بس کے سامنے لیٹ گئے

لکھنؤ: پی این ایس) راجدھانی میں ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کا احتجاج منگل کو اس وقت پرتشدد ہو گیا جب پولیس انہیں حراست میں لینے کے لیے ایک بس لے کر پہنچی۔ حضرت گنج میں گاندھی مجسمہ کے پاس احتجاج کرنے والے کئی ڈاکٹر پولیس بس کے سامنے لیٹ گئے۔ انہوں نے نعرے لگائے، "اوپر چڑھا دو، ہم نہیں ہٹیں گے۔" کچھ ڈاکٹروں نے بس کو اپنے ہاتھوں سے دھکیل کر روکنے کی کوشش کی اور پولیس سے کہا کہ "اب گاڑی چلا کر دکھاؤ۔" یہ ڈاکٹر پچھلے 40 دنوں سے احتجاج کر رہے ہیں، تنخواہ برابری اور بقایا جات کی ادائیگی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے 24 گھنٹے کے اندر ان کے مطالبات کو پورا کرنے اور سرکاری حکم جاری کرنے کا وعدہ کیا تھا، لیکن 40 دن گزرنے کے باوجود حکم جاری نہیں کیا گیا ہے۔

پولیس حراست میں لینے پہنچی تو ڈاکٹر بس کے آگے لیٹ گئے: منگل کی دوپہر ڈاکٹر حضرت گنج میں گاندھی مجسمہ کے پاس اپنے مطالبات کو لے کر نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس انہیں حراست میں لینے کے لیے بس لے کر پہنچی۔ پولیس نے کچھ ڈاکٹروں کو حراست میں لے لیا، لیکن کئی دوسرے بس کے آگے لیٹ گئے۔ بعض نے بس کو سٹاپ تک دھکیل دیا۔ احتجاج کرنے والے ڈاکٹروں نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈپٹی چیف منسٹر وعدے کرنے کے بعد 40 دن تک ان کے مطالبات کو بھول گئے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جب تک ان کے مطالبات نہیں مانے جاتے ان کا احتجاج جاری رہے گا۔ یہ احتجاج ریاست کے سرکاری میڈیکل کالجوں میں 2018، 2019 اور 2020 بیچ کے بندھوا ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی طرف سے کیا جارہا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ ایک جیسی ڈگری، بانڈ اور سروس کی شرائط کے باوجود انہیں مختلف تنخواہیں دی جارہی ہیں۔ ڈاکٹرز یکساں پے سکیل کے نفاذ اور بقایا جات کی ادائیگی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق، انہوں نے 2 ستمبر کو حضرت گنج میں گاندھی مجسمہ کے سامنے تقریباً ایک گھنٹے تک احتجاج بھی کیا۔ اس دوران انہوں نے تنخواہ میں تفاوت کو لے کر نعرے لگائے اور ڈپٹی چیف منسٹر برجیش پاٹھک سے ملاقات کا مطالبہ کیا۔

رام لیلا کمیٹی کے کھاتوں کے تنازعہ میں فائرنگ، تین ہلاک

پیلی بھیت: (پی این ایس) رام لیلا کمیٹی کے کھاتوں کو لے کر پرانی دشمنی پر اتر پردیش کے پیلی بھیت ضلع کے امریہ قصبے میں پیر کو فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ دو فریقین میں جھگڑے کے بعد فائرنگ کے نتیجے میں دو بھائیوں سمیت تین افراد ہلاک اور ایک شخص زخمی ہوگیا۔ مرنے والوں کی شناخت 30 سالہ انکیت گپتا، اس کے 32 سالہ بھائی موہت گپتا اور 15 سالہ کنال شریواستو کے طور پر کی گئی ہے۔ زخمی روز گپتا اسپتال میں زیر علاج ہے۔ واقعہ سے قصبہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اطلاعات کے مطابق رام لیلا کمیٹی کے کھاتوں کو لے کر امریہ کے رہنے والے انکت گپتا ولد نریش گپتا اور دوسری پارٹی کے کوشل گپتا کے درمیان پرانی دشمنی چل رہی تھی۔ اس تنازعہ کی وجہ سے پیر کو تنظیمی میٹنگ کے دوران دونوں فریقوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔

میٹنگ ختم ہونے کے بعد کوشل گپتا کے گھر کے باہر جھگڑا دوبارہ شروع ہوگیا۔ یہ الزام ہے کہ کوشل گپتا نے اپنی لائسنس یافتہ رائفل سے گولیاں چلائیں۔ فائرنگ میں انکت اور موہت زخمی ہو گئے۔ قریب سے گزرنے والا 15 سالہ کنال سریواستو بھی اس کی زد میں آ گیا۔ کنال قصبے میں بک شاپ پر کام کرتا تھا۔ وہ کام کے بعد گھر واپس آ رہا تھا جب اسے گولی ماردی گئی۔ انکت اور کنال کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ شدید زخمی موہت کو بریلی کے ایک نجی اسپتال لے جایا گیا، جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ پیلی بھیت فائرنگ کیس کی اطلاع ملتے ہی اے ایس پی ہمانشو گوراو سمیت بڑی پولیس فورس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور معلومات اکٹھی کیں۔ واقعے کے بعد علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ ایس پی سکھرتی مادھو نے بتایا کہ پولیس رام لیلا کمیٹی کے اکاؤنٹس، شوٹنگ کے آس پاس کے واقعات کی پوری ترتیب اور ملزمین کے کردار سے متعلق تنازعہ کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ضروری کارروائی کی جارہی ہے۔

لینگوتج یونیورسٹی میں عالمی یومِ ذہنی صحت پر نفسیاتی جانچ کیمپ

طلبہ کی ذہنی صحت، تناؤ اور شخصیت کا جائزہ لے کر انہیں نفسیاتی صحت کے تئیں بیدار کیا گیا

لکھنؤ: : خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی کے شعبۂ نفسیات کے زیراہتمام عالمی یومِ ذہنی صحت کے موقع پر نفسیاتی جانچ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کے سرپرستی میں منعقدہ اس کیمپ کا مقصد طلبہ کو ذہنی صحت کے تئیں بیدار کرنا اور انہیں اپنی نفسیاتی و جذباتی صحت کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ترغیب دینا تھا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ ذہنی صحت انسان کی ہمہ جہت ترقی کا ایک اہم حصہ ہے۔ طلبہ کو اپنی جذباتی کیفیت اور تناؤ کو سمجھتے ہوئے بروقت مناسب رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ اس طرح کے کیمپ طلبہ کو ذہنی صحت کے تئیں حساس بنانے کے ساتھ ساتھ تناؤ کے انتظام اور جذباتی توازن برقرار رکھنے میں بھی معاون ثابت ہوتے ہیں۔ وائس چانسلر نے شعبۂ نفسیات کی اس کوشش کو سراہتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی طلبہ کی تعلیمی ترقی کے ساتھ ان کی ذہنی اور جذباتی فلاح و بہبود کے لیے بھی پابندِ عہد ہے۔ کیمپ کے دوران طلبہ کی نفسیاتی صحت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے متعدد ٹیسٹ کیے گئے۔ ان میں شخصیت کا جائزہ، عمومی ذہنی صحت کی جانچ، تناؤ کی پیائش اور جذباتی ذہانت سے متعلق ٹیسٹ نمایاں تھے۔ ان جانچ کے عمل کے ذریعے طلبہ کو اپنی شخصیت، جذباتی رویّے، تناؤ کی سطح اور ذہنی صحت سے متعلق مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کا موقع ملا۔ یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے طلبہ نے کیمپ میں پُرجوش انداز میں شرکت کی۔ اس پروگرام نے طلبہ کو ذہنی صحت کے تئیں بیداری پیدا کرنے، اپنی جذباتی کیفیت کو سمجھنے اور روزمرہ زندگی میں تناؤ کے مؤثر انتظام کی اہمیت سے واقف ہونے کا موقع فراہم کیا۔ اس پروگرام کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا کہ جسمانی صحت کی طرح ذہنی صحت بھی انسان کی مجموعی ترقی اور معیاری زندگی کے لیے نہایت اہم ہے۔ بالخصوص نوجوانوں کیلئے اپنی جذباتی کیفیت کو سمجھنا، تناؤ کا مناسب انتظام کرنا اور ضرورت پڑنے پر نفسیاتی مشاورت حاصل کرنا ضروری ہے۔ طلبہ کی فعال شرکت اور منتظمین کی مشترکہ کوششوں سے کیمپ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس انعقاد کے ذریعے شعبۂ نفسیات نے طلبہ میں ذہنی صحت کے تئیں بیداری پیدا کرنے اور یونیورسٹی کے ماحول میں نفسیاتی صحت اور جذباتی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

سنت کبیر نگر: مشن شکتی مہم نوراتری کے دوران شروع کی جائے گی

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) نوراتری کے دوران ضلع میں ''مشن شکتی'' مہم شروع کی جائے گی۔ یہ مہم شرپسندوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرے گی، اور خواتین پولیس اہلکار ہر گاؤں تک پہنچیں گی۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری سنجے پرساد نے ضلع مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایم ایس پی) کو ہدایات جاری کی ہیں۔ اس 10 روزہ مہم میں خواتین کی حفاظت، سائبر کرائم کی روک تھام، بچپن کی شادی کے خلاف آگاہی اور متاثرہ خواتین کی مدد پر توجہ دی جائے گی۔ مہم کا آغاز پیدل مارچ سے ہوگا جس میں عوامی نمائندوں اور عہدیداروں کی شرکت ہوگی۔ آج خواتین کے تحفظ اور احترام سے متعلق پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔ بہادر خواتین اور ہونہار طلباء کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔ 13 اکتوبر کو خواتین پولیس افسران اور این سی سی کیڈٹس ٹریفک قوانین کے بارے میں بیداری پیدا کریں گی۔ 15 اکتوبر کو طالبات کے لیے کیریئر گائیڈنس پروگرام منعقد کیا جائے گا، جس میں مسابقتی امتحانات کی تیاری کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ سائبر سکیورٹی پر ایک ورکشاپ بھی منعقد کی جائے گی۔ 16 اکتوبر کو مشن شکتی مراکز کے ذریعے حل ہونے والے خاندانی تنازعات میں ملوث خاندانوں کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔

ممبر اسمبلی نے 'ہر گھر جل' اسکیم کا جائزہ لیا: عہدیداروں کو دیں ہدایات

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) مینہداول کے ایم ایل اے انیل ترپاٹھی نے جل نگم کے عہدیداروں کے ساتھ 'ہر گھر جل، ہر گھر نل' اسکیم کی پیشرفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی منشا کے مطابق کام کرنے کی واضح ہدایات دیں۔ ایم ایل اے نے کہا کہ جن دیہاتوں میں پائپ لائن کا کام مکمل ہو چکا ہے لیکن پانی کی سپلائی میں خلل پڑا ہے وہاں تمام تکنیکی خامیوں کو فوری طور پر دور کر کے پانی کی سپلائی دوبارہ شروع کی جانی چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ پائپ لائن بچھانے کے دوران خراب ہونے والی سڑکوں، فٹ پاتھوں اور گلیوں کی جلد از جلد مرمت کی جائے تاکہ گاؤں والوں کو تکلیف نہ ہو۔ انیل ترپاٹھی نے زور دے کر کہا کہ ہر شہری کو صاف پانی فراہم کرنا ان کی اولین ترجیح ہے۔ ترقیاتی کاموں میں غفلت اور عوام کو تکلیف برداشت نہیں کی جائے گی۔ تمام کام کو مقررہ مدت میں اور اعلیٰ معیار کے ساتھ مکمل کرنے کے سخت احکامات جاری کیے گئے ہیں۔

بارہ بنکی: ادبی تنظیم ''بزمِ عزیز'' کے زیراہتمام طرحی مشاعرہ

بارہ بنکی: (پریس ریلیز) بزمِ عزیز کے بانی و صدر استاد الشعراء الحاج نصیر انصاری کے نبی گنج واقع مکان پر بزمِ عزیز کی ایک طرحی شعری نشست منعقد ہوئی۔ نشست کی صدارت اختر جمال عثمانی نے کی، جبکہ صوفی شاعر ہذیل احمد ہذیل نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ محفل میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے ضمیر فیضی، محسن قدوائی، افسر بارہ بنکوی اور ایس ایم حیدر نے شرکت کی۔ نشست میں شعراء نے مصرعِ طرح ''ڈھونڈتی ہے جبیں دیار کوئی'' پر اپنے اپنے کلام پیش کر کے سامعین سے داد و تحسین حاصل کی:

ہمسفر بھیج کردگار کوئی
بے سہارا ہے بے دیار کوئی
نصیر انصاری

''آپ کرتے ہیں بحث اَن الحق پر
چل دیا ہنس کے سوئے دار کوئی
ضمیر فیضی

چن رہا ہے چمن میں خار کوئی
آنے والی ہے کیا بہار کوئی
محسن قدوائی

یوں چبھن سی جگر میں ہوتی ہے
تیر ہو جیسے آر پار کوئی
افسر بارہ بنکوی

ان شعراء کے علاوہ ہذیل احمد ہذیل، ماسٹر عرفان بارہ بنکوی، مختار فاروقی، عظیم مشائخی، عزم گونڈوی، نفیس بارہ بنکوی، چمن کھیولوی، عدیل منصوری، آدرش بارہ بنکوی، چنگ چوکھنڈوی، حافظ محمد یوسف، راشد رفیق چوکھنڈوی، سحر ایوبی، شمس زکریاوی، صبا جہانگیر آبادی، طالب اعلیٰ پوری، سرور کنتوری، ماسٹر شعیب کامل، نظر مسولوی، لطیف بارہ بنکوی، نعیم سکندر پوری، عارف شہاب پوری سمیت دیگر شعراء نے بھی اپنے کلام پیش کیے۔ طرحی نشست کے دوران شعراء کے عمدہ اشعار پر سامعین نے خوب داد دی اور محفل شعر و سخن سے لطف اندوز ہوئے۔ نشست کے اختتام پر بزمِ عزیز کے بانی و صدر الحاج نصیر انصاری نے تمام شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بزمِ عزیز کی آئندہ ماہانہ طرحی نشست کے لیے مصرعِ طرح ''اپنا چمن بشکل بیاباں ہے ان دنوں'' کا اعلان کیا۔ اس نشست کے لیے قافیہ ''بیاباں'' اور ردیف ''ہے ان دنوں'' مقرر کی گئی ہے۔

صحافیوں کو مسلسل ہراساں کرنے کے خلاف احتجاج

سلطان پور (نامہ نگار): ملک بھر بالخصوص اتر پردیش میں صحافیوں کو ہراساں کرنے کے بڑھتے ہوئے واقعات سے ناراض ضلع کے سینئر صحافیوں نے وزیراعظم کے نام ایک میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ کو سونپا۔ یہ میمورنڈم صحافیوں نے سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صدر گریما سونکیہ کو ضلع مجسٹریٹ کی نمائندہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ عزت مآب وزیراعظم کو بھیجے گئے میمورنڈم میں مذکورہ معاملے میں ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف تحقیقات کر کے سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس موقع پر جرنلسٹ اسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر اودھیش شکلا، ہندی نیوز کے چیف بیورو برجیش سریواستو، سرویش سنگھ، انیل دویدی، منورم پانڈے، روی دوبے، فرید احمد عرشی، شیو ساگر، آشیش سریواستو، شیو کمار دوبے، انوراگ دویدی، ستیش میس، اور دیگر بھی موجود تھے۔ پانڈا، سنیل راٹھور، آشوتوش مشرا، دیا شنکر ساہو سمیت صحافیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

آوارہ کتوں کیلئے شیلٹر ہوم تعمیر کرنے کی ہدایت

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع کے دیہی اور شہری علاقوں میں آزادانہ گھومنے والے آوارہ کتوں کے لیے شیلٹر ہوم تعمیر کرنے، ان کی نس بندی اور ٹیکہ کاری کے مقصد سے پیر کی دیر شام کلکٹریٹ میں واقع ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں راجیش کمار پانڈے کی صدارت میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے آوارہ کتوں کے لیے شیلٹر ہوم تعمیر کرنے کی ہدایات دیں۔ میٹنگ کے دوران میونسپل کونسل بہرائچ کے ایگزیکٹو افسر نے بتایا کہ شہر بہرائچ کے لیے جگہ کا انتخاب کر کے تجویز بھیجی جا چکی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ میونسپل کونسل نانپارہ اور نگر پنچایت قیصر گنج میں بھی شیلٹر ہوم کی تعمیر کے لیے زمین کی نشاندہی کر کے حکومت کو تجویز بھیجی جائے، تاکہ جلد از جلد حکومت کی سطح سے فنڈ جاری کرا کر شیلٹر ہوم تعمیر کرائے جاسکیں۔ اس سے شہریوں کو آوارہ کتوں کی وجہ سے ہونے والی پریشانیوں سے نجات مل سکے گی۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ افسر سنیل کمار دھنونتا، ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ ارون کمار، چیف ویٹرنری افسر ڈاکٹر راجیش کمار اپادھیائے سمیت دیگر متعلقہ افسران موجود رہے۔

جلسہ سیرت النبیؐ واصلاحِ معاشرہ 23 اکتوبر کو

ردولی، ایودھیا: جمعیۃ الحق ردولی کے زیرِ اہتمام 23 اکتوبر کو منعقد ہونے والے جلسہ سیرت النبیؐ واصلاحِ معاشرہ کے سلسلے میں ایک اہم میٹنگ مولانا توقیر احمد ندوی کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں جلسے کی تیاریوں اور انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ جلسے کے نظم و ضبط و بنائے رکھنے کے لئے نوجوانوں کو ذمہ داریاں تقسیم کی گئیں اور اہل قصبہ سے جلسے میں شرکت کی اپیل کی گئی۔ اس جلسے میں معروف عالمِ دین مولانا یحییٰ نعمانی، مولانا سید کعب رشیدی ایڈوکیٹ سپریم کورٹ اور دیگر علماء کرام کی شرکت یقینی ہے۔ اس جلسے کا بنیادی مقصد سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں معاشرے کی اصلاح، سماج میں اسلامی تعلیمات کی ترویج اور عوام میں دینی و اخلاقی شعور بیدار کرنا ہے۔ میٹنگ میں مولانا ہاشم ثاقبی، حافظ فرقان، حافظ عبدالمنان، حاجی ضمیر، حافظ محمد نظر، محمد ضیاء الدین، شان محمد، حافظ جلیس اور ارسلان ایڈوکیٹ سمیت دیگر احباب شریک ہوئے۔ شرکاء نے جلسے کو کامیاب بنانے کے لیے نظم و ضبط اور مؤثر انتظامات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ جلسے کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے اور عوام کو سیرتِ نبویؐ کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے بھرپور کوشش کی جائے گی۔

منظور بہرائچی کے انتقال پر تعزیتی نشست

بہرائچ (ایس ایم ایس زیدی) مشہور شاعر منظور بہرائچی کے انتقال پر تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت شاداں رحمانی نے کی اور نظامت ندیم صدیقی نے انجام دی۔ تعزیتی نشست میں موجود شعرا اور سماجی کارکنان نے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے منظور بہرائچی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ ادبی تنظیم اردو محفل، بہرائچ کے صدر جمال اظہر صدیقی نے کہا کہ منظور کا برتاؤ اس قدر خوش گوار تھا کہ لوگ انہیں طویل عرصے تک فراموش نہیں کر سکتے۔ مشاعروں اور شعری نشستوں میں اپنی غزلوں کے حوالے سے انہوں نے جو مقام بنایا تھا، اس کی بنا پر انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ منظور بہرائچی نے اپنی پریشانیوں کو کبھی اپنے چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

منتظم خباب احمد خان امان نے کہا کہ کچھ لوگ بچھڑ کر بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں۔ منظور بہرائچی بھی ایسے ہی لوگوں میں شامل تھے، جنہوں نے تعلیمی خدمات کے دوران ناانصافی اور ظلم برداشت کرنے کے باوجود اپنی ادبی خدمات جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ منظور بہرائچی کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

انہوں نے کہا کہ منظور بہرائچی نے ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کی، جسے وہ کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ان کے انتقال سے وہ خود کو ایک طرح سے یتیم محسوس کر رہے ہیں۔

صدارتی خطاب کرتے ہوئے شاداں رحمانی نے یہ شعر پڑھا:

منظور تھے خلوص و محبت کا آئینہ
دنیا کو خیر باد وہ کہہ کر چلے گئے

جبکہ نواز بہرائچی نے یہ شعر پڑھا:

ہم پیالہ، ہم نوالہ ہمارا نہیں رہا
یاروں کا یار، سب کا دلارا نہیں رہا

بہرائچ میں ''گرام پرہری'' اعزازی تقریب کا انعقاد

بہرائچ (نامہ نگار) ضلع بریلی میں وزیر اعلیٰ اتر پردیش یوگی آدتیہ ناتھ کی جانب سے گرام پرہری اعزازی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں وزیر اعلیٰ نے ریاست کے تقریباً 68 ہزار گرام پرہریوں کا ماہانہ اعزازیہ 2500 روپے سے بڑھا کر 3500 روپے کرنے اور گرام پرہریوں وان کے اہل خانہ کو ہر سال 5 لاکھ روپے تک کی نقد رقم کے بغیر علاج کی سہولت فراہم کرنے کا اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ کے اس پروگرام کی براہِ راست نشریات کے ذریعے پولیس لائن بہرائچ میں بھی مشاہدہ اور سماعت کی گئی۔ اسی سلسلے میں پولیس سپرنٹنڈنٹ بہرائچ وشواجیت شریواستو کی جانب سے ریزرو پولیس لائن بہرائچ میں گرام پرہری اعزازی تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر عوامی نمائندگان، رکن پارلیمنٹ بہرائچ ڈاکٹر آنند کمار گونڈ، رکن اسمبلی مہسی سریشور سنگھ، رکن اسمبلی نانپارہ رام نواس ورما، رکن اسمبلی پاپاگ پور سبھاش ترپاٹھی، رکن اسمبلی بہرائچ محترمہ انوپما جیسوال اور ضلعی صدر برجیش پانڈے کے علاوہ ضلع مجسٹریٹ بہرائچ راجیش کمار پانڈے، پولیس سپرنٹنڈنٹ بہرائچ وشواجیت شریواستو، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سٹی آیوش وکرم سنگھ، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ دیہی درگا پرساد تیواری، سرکل افسر پایاگ پور کنشک آر جامکر، سرکل افسر قیصر گنج دھیریندر کمار شریواستو، سرکل افسر نانپارہ چترانشو گوتم، سرکل افسر مہسی پون کمار، سرکل افسر مہی پوروا امیت پرتاپ سنگھ سمیت پولیس وانتظامیہ کے دیگر افسران اور معززین موجود رہے۔ پروگرام میں موجود عوامی نمائندگان نے گرام پرہریوں سے خطاب کرتے ہوئے دیہی علاقوں میں ان کی ذمہ داریوں اور خدمات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ پروگرام کے دوران عوامی نمائندگان، ضلع مجسٹریٹ بہرائچ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ بہرائچ نے تقریب میں موجود تقریباً 800 گرام پرہریوں کو کمبل، ٹارچ، صافہ اور دھوتی وغیرہ بطور تحفہ تقسیم کر کے اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر گرام پرہریوں کی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے متعلقہ علاقوں میں حفاظتی انتظامات برقرار رکھنے، مشتبہ سرگرمیوں اور اہم واقعات کی اطلاع بروقت پولیس تک پہنچانے اور پولیس وعوام کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے میں ان کے کردار کو اہم قرار دیا گیا۔ گرام پرہری دیہی علاقوں میں پولیس کے نظامِ اطلاعات کی ایک اہم کڑی ہیں۔ وہ اپنے علاقوں میں ہونے والی سرگرمیوں کی معلومات پولیس تک پہنچانے اور مقامی سطح پر امن و امان اور حفاظتی انتظامات برقرار رکھنے میں تعاون فراہم کرتے ہیں۔

بھوسے کی کٹائی کے بغیر کمبائن سے کٹائی پر پابندی

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) ضلع مجسٹریٹ انوج ملک نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ فصل کی کٹائی کے بعد کھیتوں میں پراٹھانہ جلائیں۔ اس نے بھوسے کی کٹائی کے بغیر کمبائن سے کٹائی پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ ڈی ایم نے وضاحت کی کہ پروں کو جلانے سے زمین کی زرخیزی کم ہوتی ہے، فائدہ مند مائکروجنزموں کو تباہ کر دیا جاتا ہے، اور اگلی فصل کی پیداوار پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اس سے فضائی آلودگی بھی بڑھ جاتی ہے اور آگ لگنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ پروں کو نہ جلانے سے مٹی کے غذائی اجزاء میں اضافہ ہوتا ہے، مائکروجنزموں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے، اور پانی جذب کرنے کی صلاحیت بہتر ہوتی ہے۔ فصل کی باقیات کو جلانے پر 2,500 سے 15,000 تک کے جرمانے عائد کیے جائیں گے۔ دو ایکڑ سے کم اراضی پر 2500 روپے، دو سے پانچ ایکڑ پر 5000 روپے اور پانچ ایکڑ سے زیادہ اراضی پر 15000 روپے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ کمبائن ہارویسٹر کے ساتھ کٹائی کے لیے اسٹرا ریپر کا استعمال ضروری ہے۔ سٹرا ریپر کے بغیر کٹائی کے نتیجے میں قانونی کارروائی ہوگی۔

بچوں میں شدید کھانسی پر خصوصی ورکشاپ کا اہتمام

کانپور: (پی این ایس) انڈین اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس نے حال ہی میں شہر کے ایک ہوٹل میں بچوں میں شدید کھانسی پر ایک خصوصی ورکشاپ کا اہتمام کیا۔ پروگرام کا کامیاب انعقاد سکریٹری ڈاکٹر شیلیندر گوتم نے کیا اور اس میں قومی راجدھانی دہلی کے نامور ماہرین نے شرکت کی۔ ورکشاپ کے دوران ڈاکٹر راج تلک نے اپنے لیکچر میں بتایا کہ بچوں میں شدید کھانسی عام طور پر 3 سے 4 ہفتوں سے کم رہتی ہے۔ یہ بچوں میں ایک بہت عام مسئلہ ہے، اور زیادہ تر معاملات میں عام وائرل انفیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دوسری مقرر ڈاکٹر شالنی تیاگی نے بچوں میں شدید کھانسی کے مختلف پہلوؤں، اس کی وجوہات اور جدید علاج کے بارے میں بات کی۔

بہرائچ: 72 گھنٹے بعد بھی نہیں ملی طالب علم کی لاش

بہرائچ: (ایس ایم ایس زیدی/ سید عارض) جھینگھا گھاٹ واقع دریائے سریو میں ڈوبنے والے پانچویں جماعت کے طالب علم یووراج باجپئی کا پیر کے روز بھی کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ طالب علم کی تلاش کے لیے وارانسی سے آئی 30 رکنی این ڈی آر ایف کی ٹیم دریا میں سرچ آپریشن چلا رہی ہے۔ غوطہ خوروں اور ایس ایس بی کے جوان بھی تلاش میں مصروف ہیں۔ اسی دوران یووراج کے اہل خانہ نے صدر حلقے کی رکن اسمبلی انوپما جیسوال پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ جب وہ مدد مانگنے کے لیے رکن اسمبلی کے پاس پہنچے تو انہوں نے سرچ آپریشن کے لیے تیل لانے کو کہا۔ طالب علم کی بڑی بہن دیویا اور خاندان کے دیگر افراد کا کہنا ہے کہ ان کے والد ارجن گزشتہ 20 سال سے بی جے پی سے وابستہ ہیں اور فی الحال بوتھ صدر ہیں۔ اہل خانہ کے مطابق یووراج کو تلاش کرنے کے لیے کئی بار صدر حلقے کی رکن اسمبلی سے مدد مانگی گئی، لیکن انہوں نے ہاتھ کھڑے کر دیے۔ اس سلسلے میں ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر بھی گردش کر رہی ہے۔ اس معاملے میں جب صدر حلقے کی رکن اسمبلی سے بات کرنے کی کوشش کی گئی تو فون نہیں اٹھایا گیا۔ رکن اسمبلی نے محکمہ اطلاعات کے ذریعے ایک پریس نوٹ جاری کروایا، تاہم اس میں ان پر لگائے گئے الزامات کے حوالے سے کوئی بات نہیں کہی گئی ہے۔ ادھر ضلع مجسٹریٹ نے طالب علم کی تلاش اور متاثرہ خاندان کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے علاوہ این ڈی آر ایف کی ایک اور ٹیم بلا کر تلاش کی کارروائی تیز کرنے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ ڈوبے ہوئے طالب علم کے والد 20 سال سے بی جے پی میں ہیں۔ طالب علم کے والد ارجن گزشتہ 20 سال سے بی جے پی سے وابستہ ہیں اور موجودہ وقت میں بوتھ صدر ہیں۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ یووراج کو تلاش کرنے کے لیے کئی بار صدر حلقے کی رکن اسمبلی سے مدد طلب کی گئی، لیکن انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔

دھن راج پریمل ناتھوانی نے راجیہ سبھا کی رکنیت کی سند حاصل کی

لکھنؤ: (پریس ریلیز) اتر پردیش سے راجیہ سبھا کیلئے منتخب ہونے والے دھن راج پریمل ناتھوانی نے پیر کے روز خصوصی سکریٹری و ریٹرننگ آفیسر اجیت کمار ورما سے سندِ انتخاب حاصل کر لی۔ اس کے ساتھ ہی راجیہ سبھا کے لیے بلا مقابلہ منتخب ہونے والے تمام دس اراکین کو سند انتخاب مل گئی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق، اتر پردیش سے راجیہ سبھا کی دس نشستوں کیلئے تمام امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوئے تھے۔ ان میں سے نو اراکین نے ۹ اکتوبر کو خصوصی سکریٹری و ریٹرننگ آفیسر اجیت کمار ورما سے اپنی سند انتخاب حاصل کر لی تھی، جبکہ سماج وادی پارٹی کی جانب سے منتخب ہونے والے دھن راج پریمل ناتھوانی اس روز موجود نہیں تھے۔ انہوں نے پیر کو ریٹرننگ آفیسر سے اپنی سند انتخاب حاصل کی۔ واضح رہے کہ راجیہ سبھا انتخابات کیلئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جانب سے آٹھ امیدواروں، جبکہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کی جانب سے پروفیسر رام گوپال یادو اور دھن راج پریمل ناتھوانی نے اپنے نامزدگی کے کاغذات داخل کیے تھے۔ تمام دس امیدوار بلا مقابلہ منتخب قرار پائے۔ بی جے پی کے منتخب اراکین میں دھرم پال سنگھ، پرکاش پال، شروتی گنگوار، وِدیا ساگر سونکر، پریانکا سنگھ راوت، رادھا کانت اوجھا، گوپی کرشن پانڈے اور رام پرتاپ سنگھ چوہان شامل ہیں، جبکہ سماج وادی پارٹی کی جانب سے پروفیسر رام گوپال یادو اور دھن راج پریمل ناتھوانی راجیہ سبھا کیلئے منتخب ہوئے ہیں۔

امریکہ میں صیہونی ریاست کی حمایت دم توڑ گئی، نتن یاھو نے غاصبانہ شرائط کے ذریعے غزہ معاہدہ 6ماہ معطل رکھا

واشنگٹن: امریکہ کی سابق نائب صدر کاملا ہیرس کے سابق قومی سلامتی کے مشیر فل گورڈن (Phil Gordon) نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ میں قابض صیہونی ریاست کی حمایت میں انتہائی ڈرامائی اور شدید کمی آئی ہے جو کہ اب ایک دائمی نقصان کا روپ دھار چکی ہے، جسے بنیامن نتن یاھو اور ڈونلڈ ٹرمپ کے اقتدار سے رخصت ہونے کے بعد بھی بحال نہیں کیا جا سکے گا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے صیہونی وزیر اعظم پر سنگین الزام عائد کیا کہ انہوں نے سنہ 2024ء کے ایام میں غاصبانہ شرائط مسلط کر کے غزہ میں جنگ بندی اور اسیران کے تبادلے کے معاہدے کو چھ ماہ تک معطل رکھا۔

عبرانی ویب سائٹ »واللا« پر منگل کے روز شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں گورڈن نے انکشاف کیا کہ امریکہ میں صیہونی ریاست کے بارے میں عوامی نقطہ نظر میں ایک انتہائی گہری اور تاریخی تبدیلی آئی ہے، بالخصوص نئی اور جوان نسل کے اندر یہ تبدیلی گہری ہے، صیہونی حکومت کی تبدیلی کے باوجود امریکہ میں صیہونی ریاست کی پرانی عوامی مقبولیت کی واپسی کا اب کوئی امکان باقی نہیں رہا۔

گورڈن کے مطابق صیہونی دشمن کو ہتھیاروں کی فروخت اور عسکری امداد پر پابندیاں عائد کرنے کے مطالبات اب صرف سیاسی دائرے کے حاشیے یا معمولی آوازوں تک محدود نہیں رہے بلکہ ڈیموکریٹک پارٹی کے اندر ایک مرکزی اور غالب دھارے کی شکل اختیار کر چکے ہیں، جبکہ اب اس سخت تنقید کی گونج ریپبلکن پارٹی کے حلقوں میں بھی سنائی دے رہی ہے، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ بحران صیہونی حکومت اور کسی ایک امریکی انتظامیہ کے درمیان وقتی اختلافات سے کہیں زیادہ گہرا اور ناقابلِ تلافی ہے۔

یہ تجزیہ پیو ریسرچ سینٹر (Pew Research Center) کے مارچ سنہ 2026ء کے تازہ ترین سروے کے نتائج سے مکمل مطابقت رکھتا ہے، جس کے مطابق 60 فیصد امریکی صیہونی ریاست کو انتہائی منفی نظر سے دیکھتے ہیں، جبکہ یہ تناسب سنہ 2025ء میں 53 فیصد اور سنہ 2022ء میں 42 فیصد تھا۔ ڈیموکریٹس اور ان کے ہم خیال آزاد شہریوں کے درمیان یہ منفی تناسب 80 فیصد کی ہولناک سطح تک پہنچ چکا ہے، جبکہ 50 سال سے کم عمر کے 57 فیصد ریپبلکنز بھی صیہونی ریاست کے بارے میں شدید منفی خیالات رکھتے ہیں، باوجود اس کے کہ مجموعی طور پر اکثریت ریپبلکنز میں اب بھی صیہونی حامی ہے۔

شرائط جنہوں نے نسل کشی کی جنگ کو طویل کیا: غزہ کے حوالے سے ہونے والے مذاکرات پر گواہی دیتے ہوئے گورڈن نے بتایا کہ جولائی سنہ 2024ء کے آغاز میں پیش رفت کا ایک شاندار موقع اس وقت پیدا ہوا تھا جب اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے معاہدے کے فریم ورک کو اصولی طور پر قبول کر لیا تھا اور اس سے قبل مستقل جنگ بندی کی پیشگی شرط کے مطالبے سے لچک کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس فریم ورک کا اعلان سابق امریکی صدر جو بائیڈن نے 31 مئی سنہ 2024ء کو کیا تھا، جو مرحلہ وار معاہدے کے نفاذ پر مبنی تھا جس کا آغاز جنگ بندی اور اسیران کے تبادلے سے ہونا تھا اور اس کے بعد جنگ کے حتمی خاتمے کی ترتیبات پر مذاکرات شامل تھے۔ گورڈن کی روایت کے مطابق واشنگٹن نے حماس کے اس مثبت اور لچکدار موقف کو مذاکرات کو آگے بڑھانے کے ایک سنہری موقع کے طور پر دیکھا تھا۔ لیکن گورڈن نے انکشاف کیا کہ نتن یاھو نے چار جولائی کو بائیڈن کے ساتھ ٹیلی فونک گفتگو کے دوران یکایک نئی اور من مانی شرائط پیش کر دیں اور اس کے بعد مسلسل "وضاحتوں" کا لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا، جن میں غزہ اور مصر کی سرحد پر واقع محورِ فلیڈلفیا میں صیہونی فوج کی مستقل موجودگی اور شمال کی طرف لوٹنے والے فلسطینیوں کی سخت تلاشی و معائنے کے لیے ایک صیہونی چیک پوسٹ میکانزم کا قیام شامل تھا۔ انہوں نے بتایا کہ نیتن یاھو کی طرف سے ان غاصبانہ مطالبات پر مسلسل ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث اس وقت معاہدے تک پہنچنا بالکل ناممکن ہو گیا، حالانکہ بعد میں جنوری سنہ 2025ء کے معاہدے سے ان دونوں شرائط کو بالکل حذف کر دیا گیا۔ گورڈن نے تخمینہ لگایا کہ ان چھ ضائع ہونے والے مہینوں کے دوران مزید 9,000 کے قریب مظلوم فلسطینی شہری صیہونی بمباری سے شہید ہوئے اور کئی صیہونی قیدی بھی ہلاک ہوئے، جس نے معاہدے کی اس مجرمانہ تاخیر کی ہولناک انسانی قیمت کو بے نقاب کر دیا ہے۔

قابض صیہونی حکومت کا شوشل میڈیا پر فلسطینیوں کی تحریروں کو گرفتاریوں اور انتقامی تعاقب کا ذریعہ بنانے کا مکروہ کھیل

قابض صیہونی فوج نے سوشل میڈیا پر فلسطینی شہریوں کی تحریروں اور پوسٹس کو چھاپوں، گرفتاریوں، گھروں کی حرمت پامال کرنے اور قومی اداروں کو نشانہ بنانے کے ایک وسیع و عریض ہتھیار میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ سارا کھیل سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد صیہونی فوج کی طرف سے قائم کردہ ایک خصوصی انٹیلی جنس یونٹ کے ذریعے کھیلا جا رہا ہے، جس کا بنیادی کام فلسطینیوں کے ڈیجیٹل مواد پر نظر رکھنا اور اسے ان شہریوں کے خلاف میدانی کارروائیوں کا بہانہ بنانا ہے جن کی تحریروں کو صیہونی حکام "اشتعال انگیزی" کا نام دیتے ہیں۔

عبرانی اخبار "چینل 12" کی ایک تفصیلی رپورٹ کے مطابق، یہ خصوصی یونٹ صیہونی فوج کی سنٹرل کمانڈ کے تحت صیہونی پولیس اور "بارڈر گارڈز" کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ یہ یونٹ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر فلسطینیوں کے اکاؤنٹس اور ویڈیو کلپس کی چوبیس گھنٹے نگرانی کرتا ہے اور جمع شدہ ڈیٹا کو میدانی فورسز کے حوالے کر دیتا ہے تاکہ گرفتاریوں، گھروں پر رات کے وقت چھاپوں، قومی پرچم و علامات کو مٹانے، یادگاروں کو مسمار کرنے، اداروں کو سیل کرنے اور املاک ضبط کرنے کے آپریشنز انجام دیے جا سکیں۔

رپورٹ کے مطابق صیہونی ملاحقہ صرف مزاحمتی کارروائیوں کی کھلی دعوت تک محدود نہیں ہے، بلکہ ان تمام پوسٹس تک پھیلا ہوا ہے جنہیں صیہونی حکام مقاومت کی تعریف، اس کی حمایت کے اظہار یا ایسے فلسطینی قومی علامات کے استعمال سے تعبیر کرتے ہیں جنہیں ان کے خود ساختہ قانون میں "اشتعال انگیز" سمجھا جاتا ہے۔ ایسی کسی بھی تحریر پر پوسٹ کے خالق کے گھر پر رات کی تاریکی میں چھاپہ مار کر اسے پسِ دیوارِ زنداں دھکیل دیا جاتا ہے۔

پالیسی کے آغاز سے اب تک 600 سے زائد شہری گرفتار

عبرانی رپورٹ میں صیہونی فوج کی سنٹرل کمانڈ کے ایک اعلیٰ اہلکار کا بیان نقل کیا گیا ہے جس میں اس نے شیخی بگھارتے ہوئے کہا کہ صیہونی فورسز ان تمام افراد تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتی ہیں جو کسی مزاحمتی کارروائی کی تعریف کرتے ہیں یا اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کو مسئلے کا حل پیش کرتے ہیں۔ اس نے مزید انکشاف کیا کہ ہتھیاروں کی تلاش کی آڑ میں مارے جانے والے کئی چھاپوں کے دوران فلسطینی پرچموں یا ایسی ہی دیگر چیزوں کا مل جانا بھی صیہونی حکام کے نزدیک "اشتعال انگیزی" کا ناقابلِ تردید ثبوت مان لیا جاتا ہے۔

ایک اور صیہونی افسر نے اس درندانہ پالیسی کا جواز پیش کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ فلسطینی ان لائن مواد سے شدید متاثر ہوتے ہیں اور مزاحمت کی تعریف میں لکھی گئی باتیں تیزی سے پھیل کر میدانی کارروائیوں کا روپ دھار لیتی ہیں۔

یہ صیہونی سوچ سوشل میڈیا پر موجود تحریروں کو ممکنہ عسکری کارروائیوں سے جوڑ کر ڈیجیٹل اظہارِ رائے اور سیاسی نظریات کو جرم بنا دیتی ہے تاکہ فلسطینیوں کے خلاف انتقامی کارروائیوں کے دائرے کو ہر ممکن حد تک وسیع کیا جا سکے۔

عبرانی رپورٹ کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق صیہونی فورسز نے اس نام نہاد "اشتعال انگیزی" کی آڑ میں 600 سے زائد ان فلسطینیوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمات چلائے ہیں جن پر صیہونی ریاست کے مطابق "دہشت گردی" کی حمایت یا مجاہدین سے ہمدردی کا لیبل لگایا گیا تھا۔

ان گرفتاریوں کا ایک بڑا حصہ ان فلسطینیوں پر مشتمل تھا جنہوں نے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے معرکہ »طوفان الاقصیٰ« کی حمایت میں اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا۔ رپورٹ نے اشارہ کیا کہ حالیہ عرصے میں اس صیہونی غنڈہ گردی میں شدید اضافہ ہوا ہے، جہاں صرف رواں سال سنہ 2026ء کے آغاز سے اب تک 215 فلسطینیوں کو انہی جھوٹے الزامات کے تحت حراست میں لیا جا چکا ہے۔

ایک ہزار سے زائد چھاپے اور میدانی کارروائیاں

اس انٹیلی جنس یونٹ اور اس سے تعاون کرنے والے صیہونی اداروں کا دائرۂ کار صرف افراد تک محدود نہیں رہا بلکہ ان تمام اداروں اور سائٹس تک پھیل چکا ہے جن کا تعلق صیہونی ریاست کے نزدیک مقاومت سے جوڑا جا سکتا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ صیہونی فورسز نے "اشتعال انگیزی" سے منسوب تقریباً 70 سے زائد ہدف بنائے گئے مقامات پر چھاپے مارے اور فلسطینیوں کے خلاف 1,000 سے زائد آپریشنز، ہراسانی کے واقعات، تحقیقات، طلبیاں اور نام نہاد "انتباہی بات چیت" کے نام پر نفسیاتی تشدد کی کارروائیاں انجام دیں۔ جس ہفتے یہ رپورٹ شائع ہوئی اسی دوران صیہونی فورسز نے ایسے 30 سے زائد بینرز، تصاویر اور یادگاروں کو مسمار کیا جو ان کے بقول شہداء اور مجاہدین کی یاد میں قائم کی گئی تھیں، نیز مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف حصوں میں شہداء کی یادگاروں کو بلڈوز کر دیا گیا۔

ان اقدامات میں ان افراد کی گرفتاری بھی شامل ہے جن پر صیہونی حکام کی طرف سے ان قومی علامات کی مالی اعانت یا ترویج کا الزام لگایا گیا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صیہونی انتقام کا یہ سلسلہ پوسٹ لکھنے والے فرد سے بڑھ کر اس سے جڑے پورے سماجی و معاشی نظام کو گھیر رہا ہے۔

خیرتی اداروں، صرافہ بازاروں اور پرنٹنگ پریسوں کی تالہ بندی

صیہونی بدمعاشی صرف سکیورٹی تعاقب اور قومی علامات کی تباہی پر ختم نہیں ہوئی بلکہ اس نے فلسطینی معیشت اور رفاہی اداروں کا گلا بھی گھونٹ دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق جنگ کے آغاز سے اب تک صیہونی حکام نے "دہشت گردی کی مالی معاونت" کا من گھڑت بہانہ بنا کر 24 سے زائد خیرتی اداروں اور 40 سے زائد صرافہ دکانوں (منی چینجرز) کو سیل کر دیا ہے۔

علاوہ ازیں صیہونی فورسز نے فلسطینیوں کے کروڑوں روپے کے فنڈز اور رقم کو یہ کہہ کر غصب کر لیا کہ یہ رقم ان مقاصد کے لیے استعمال ہونی تھی، جبکہ متعدد پرنٹنگ پریسوں کو بھی تالے لگا دیے گئے جن پر "اشتعال انگیز مواد" شائع کرنے کا من گھڑت الزام لگایا گیا تھا، تاکہ فلسطینیوں کے مالیاتی وسائل اور تعلیمی و نشر و اشاعت کے اداروں کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جا سکے۔

یہ سفاکانہ اقدامات مقبوضہ مغربی کنارے میں صیہونی غنڈہ گردی کے گہرے اور ہمہ گیر دائرے کو ننگا کرتے ہیں جس کا آغاز شہریوں کی میدانی ہراسانی سے ہوتا ہے، پھر ان کی ڈیجیٹل نقل و حرکت پر نظر رکھی جاتی ہے، اور بالآخر انہی سوشل میڈیا پوسٹس کو گھروں کی حرمت پامال کرنے، نوجوانوں کو جیلوں میں ڈالنے، اداروں کو بند کرنے اور سرمائے کو لوٹنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ انتقامی پالیسی پٹی غزہ پر صیہونی نسل کشی کے آغاز کے بعد سے مقبوضہ مغربی کنارے میں صیہونی مظالم کے سائے میں انجام دی جا رہی ہے، جس میں روزمرہ کی گرفتاریوں، چھاپوں، گھروں کی مسماری، زراعت و املاک کی تباہی کے ساتھ ساتھ صیہونی آبادکاروں کے دہشت گردانہ حملے، سامراجی توسیع اور جبری نقل مکانی شامل ہیں۔

اس طرح سوشل میڈیا کے تمام ترپلیٹ فارمز اب فلسطینیوں کے لیے صرف اپنے جذبات اور خبروں کے تبادلے کا ذریعہ نہیں رہے، بلکہ صیہونی سیکیورٹی رپورٹس کی روشنی میں، یہ قابض صیہونی حکومت کا ایک ایسا خوفناک انٹیلی جنس نیٹ ورک بن چکے ہیں جس کے ذریعے وہ مقبوضہ فلسطین کے انفرادی، اجتماعی، اور قومی وجود کا گلا گھونٹ رہی ہے۔

صہیونیت نوازی کی انتہاء، امریکہ بہادر مصنوعی ذہانت کے ذریعے فلسطینی اساتذہ کی گفتگو ریکارڈ کرے گا: رپورٹ

واشنگٹن: امریکی جریدے 'ایسوسی ایٹڈ پریس' نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں سرگرم ایک امریکی نام نہاد فلاحی ادارے نے ایک ایسے منصوبے کا انکشاف کیا ہے جس کے تحت کلاس رومز کے اندر ہونے والی گفتگو کو ریکارڈ کر کے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی تکنیکوں کے ذریعے اس کا تجزیہ کیا جائے گا۔ تاکہ ان جملوں اور الفاظ کی نشاندہی کی جا سکے جنہیں یہ ادارہ "اشتعال انگیز"، "نفرت انگیز" یا "یہود دشمن" قرار دیتا ہے۔ اس قدم نے اساتذہ اور طلبہ کی نگرانی، اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرنے اور فلسطینی نسلوں کے شعور کی تشکیل میں مداخلت کے حوالے سے اخلاقی، سکیورٹی اور انسانی حقوق کی شدید تشویش کو جنم دے دیا ہے۔

جریدے نے شائع کردہ تازہ رپورٹ میں بتایا کہ اس منصوبے کو 'غزہ چلڈرن ولیج' (Gaza Children Village) نامی ادارے کے بانی نے ستمبر کے مہینے میں منعقدہ ایک آن لائن سیمینار کے دوران پیش کیا تھا، جس میں واضح کیا گیا کہ اس اقدام کا مقصد منتظمین کے اعلانات کے مطابق اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اساتذہ ایسے تعلیمی نصاب کی پابندی کریں جسے ادارہ امن اور رواداری کو فروغ دینے والا قرار دیتا ہے۔

یہ قدم ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب غزہ کی پٹی میں تعلیمی نظام اب بھی اسرائیلی جنگ کے اثرات سے دوچار ہے جسے جاری رہتے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں، اس نے سکولوں میں وسیع پیمانے پر تباہی مچائی ہے جبکہ لاکھوں بچوں کو باقاعدہ تعلیم سے محروم کر رکھا ہے، جو اس بات پر سوالات اٹھاتا ہے کہ تعلیمی مداخلتوں کی ترجیحات کیا ہیں اور وہ کون سے فریق ہیں جو پٹی میں تعلیم کے مواد اور اس کے مستقبل کا تعین کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

گفتگو کی نگرانی اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے الفاظ کی درجہ بندی

'ایسوسی ایٹڈ پریس' کے مطابق اس منصوبے کی بنیاد اس بات پر ہے کہ کلاس رومز کے اندر ہونے والی بات چیت کو ریکارڈ کیا جائے، پھر ان ریکارڈنگز کو مصنوعی ذہانت سے لیس ایک نظام کے حوالے کیا جائے، تاکہ ان الفاظ کا پتہ لگایا جا سکے جنہیں ادارہ "یہود دشمنی"، "اشتعال انگیزی" اور "نفرت" جیسے زمروں میں شمار کرتا ہے۔

ایسی صورت میں جب نظام کسی ایسے جملے کی نشاندہی کرے جسے وہ قابلِ اعتراض سمجھتا ہے۔ ادارے کے بانی اور چیف ایگزیکٹو جو فلسطینی نژاد امریکی سرجن ہیں اور جن کا نام داؤد حسن ہے کو ایک الرٹ موصول ہوتا ہے جو انہیں متعلقہ استاد سے رابطہ کرنے، گفتگو کے سیاق و سباق کو سمجھنے اور اس پر اپنی آراء دینے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

ستمبر میں منعقدہ آن لائن سیمینار کے دوران داؤد حسن نے واضح کیا کہ ان ریکارڈنگز کو 72 گھنٹوں تک محفوظ رکھا جائے گا، جبکہ انہوں نے اشارہ کیا کہ نگرانی کی اس تکنیک کا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ نام نہاد ادارہ اسے درجنوں کلاس رومز میں نافذ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ انہوں نے اس کا اگست سے پہلے بھیجے گئے ایک ٹیکسٹ میسج میں ذکر کیا تھا جسے جریدے نے دیکھا ہے۔ تاہم یہ واضح نہیں ہو سکا کہ اس منصوبے کے نفاذ کا آغاز کب ہوگا، یا ان مخصوص الفاظ کی کیا نوعیت ہوگی جن کی خلاف ورزی کرنے والے کے طور پر درجہ بندی کی جائے گی، نہ ہی اس بات کی تصدیق کرنے کے لیے کوئی معلومات دستیاب ہیں کہ آیا اساتذہ، طلبہ اور ان کے اہل خانہ کو ان اقدامات کے بارے میں پہلے سے مطلع کیا گیا تھا یا نہیں۔

رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اس بات کے کوئی اشارے نہیں ہیں کہ ادارہ کلاس رومز کی ریکارڈنگز کو دیگر فریقوں کے ساتھ شیئر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تاہم ڈیٹا کے استعمال کے طریقہ کار اور اس کے گرد و نواح کے حفاظتی ضوابط کے بارے میں ابہام اس کے غلط استعمال کے امکانات سے متعلق خدشات میں اضافہ کرتا ہے۔

"انتہاپسندی کا خاتمہ" ادارے کا اعلانیہ ہدف

اس تنظیم کی قیادت داؤد حسن کر رہا ہے جو کویت میں فلسطینی والدین کے ہاں پیدا ہونے والا ایک نیورو سرجن ہے، اس وقت امریکہ کی ریاست نارتھ کیرولائنا کے شہر ڈرہم میں ڈیوک یونیورسٹی کے اسکول آف میڈیسن میں تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہے۔

حسن نے کہا کہ انہوں نے جنگ کے دوران غزہ کی پٹی کے اندر ہسپتالوں میں رضاکارانہ خدمات انجام دینے کے بعد اس ادارے کے قیام کا خیال دل میں لایا اور وہ تعلیمی مضامین کو تبدیل کر کے فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان نسلوں پر محیط تشدد کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جن کے بارے میں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ مواد دشمنی کے رویوں کو پختہ کرنے میں حصہ ڈالتے ہیں۔

جریدے کی نقل کردہ معلومات کے مطابق انہوں نے مزید کہا کہ وہ یہودیوں اور اسرائیلیوں کو منفی نظر سے دیکھتے ہوئے بڑے ہوئے تھے، امریکہ میں یونیورسٹی میں داخل ہونے کے بعد ہی مختلف نکتہ ہائے نظر سے واقف ہو سکے، اس نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ غزہ کے بچوں کو کم عمر میں ہی دیگر نکتہ ہائے نظر سے روشناس کرانے کا موقع فراہم کرنا چاہتے ہیں۔

تنظیم یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے اپنی فنڈنگ کا بڑا حصہ انفرادی عطیہ دہندگان سے اکٹھا کیا ہے، جن میں امریکی یہودی بھی شامل ہیں، وہ شمالی امریکہ، یورپ اور اسرائیل کے امدادی اداروں اور ہسپتالوں کے ساتھ بھی تعاون کر رہا ہے۔

اس کے سکول جو کہ 'اکیڈمیز آف ہوپ' (Academies of Hope) کے نام سے جانے جاتے ہیں، بچوں کو کھانے، طبی اور نفسیاتی دیکھ بھال فراہم کرتے ہیں، جبکہ اس کا پہلا سکول گذشتہ گرمیوں میں کھولا گیا تھا۔ ادارے کا کہنا ہے کہ پٹی کے وسط اور جنوب میں واقع سکول ہزار لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں، جن میں سے بہت سوں نے جنگ کے دوران اپنے والدین یا رشتہ داروں کو کھو دیا ہے۔

اسباق کا انحصار زیادہ تر فلسطینی نصاب پر ہے، تاہم داؤد حسن اس سے پہلے یہ کہہ چکا ہے کہ ادارے نے اس میں سے ایسے جملے اور مواد کو ہٹا دیا ہے جو اس کے نزدیک پہلا مواد تشدد کی تحسین کرتا ہے یا اسرائیل مخالف یا یہود دشمن رویوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

جریدے کے مطابق حسن نے اس رپورٹ پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا، نہ ہی ان ترمیمات کی کوئی مثالیں پیش کیں جو نصاب میں کی گئی ہیں۔

رپورٹ میں امریکہ کے گورنمنٹ اکاؤنٹیبلٹی آفس (جی اے او) کی طرف سے سال 2026ء میں جاری کردہ ایک رپورٹ کا ذکر کیا گیا، جس میں اس مواد پر بحث کی گئی جسے اس نے درسی کتابوں میں ایک مسئلہ قرار دیا تھا، جو اقوام متحدہ کی طرف سے غزہ میں مانیٹر کردہ مواد پر مبنی تھا۔ رپورٹ میں جن مثالوں کا ذکر کیا گیا ان میں ایک ریاضی کے تصور کی وضاحت میں "شہداء کی تعداد" کی عبارت کا استعمال، مقبوضہ بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت قرار دینا، اور ایک ایسے بچے کی توصیف کرنا شامل ہے جو اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینیوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے احتجاج میں شرکت کے دوران قابض فوج کی گولیوں سے زخمی ہوا تھا۔

آن لائن سیمینار کے دوران حسن نے نصاب کی پاسداری پر اساتذہ کو تربیت دینے کی خواہش کے ساتھ کلاس رومز کی نگرانی کے سہارے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام متنازع ہے، لیکن ان کے بقول، یہ واحد ذریعہ ہے جسے ادارہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے ذریعے اس نصاب کو نافذ کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جا سکتا ہے۔

نگرانی پر اعتراضات اور اظہار رائے کی آزادی محدود ہونے کے خدشات

اس منصوبے نے ادارے سے وابستہ شخصیات حقوق انسانی کی تنظیموں اور اس کے ساتھ تعاون کرنے والے امدادی اداروں میں تحفظات کو جنم دیا ہے، اس بات کے خدشات پائے جاتے ہیں کہ گفتگو کی یہ نگرانی کلاس رومز کے اندر بحث کو محدود کرنے کا ایک آلہ بن جائے، یا تاریخ، شناخت اور فلسطینی بیانیے کے بارے میں مخصوص تصورات کو مسلط کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ فلسطینی نژاد امریکی سیاسی کارکن اور ادارے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے رکن بشارہ بحیح نے کہا کہ وہ گفتگو کی نگرانی کے منصوبوں سے آگاہ نہیں تھے، ان کے سامنے بورڈ میں یہ معاملہ نہیں لایا گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ طلبا اور اساتذہ کی کارکردگی کی نگرانی کے لیے کیمروں کا استعمال ایک قابلِ قبول امر ہے، لیکن انہوں نے کلاس رومز میں انہیں خاموش کرانے اور آزادانہ طور پر خیالات کے تبادلے سے روکنے کے لیے ان کے استعمال کو مسترد کر دیا۔ بحیح نے اس بات پر زور دیا کہ غزہ میں کام کرنے والے اسکولوں کی انتہائی محدود تعداد کے تناظر میں اصل ترجیح اس بات کی ہونی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو کلاس رومز میں لایا جائے اور انہیں تعلیم کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

اسی طرح ادارے کے ایک شریک امدادی ادارے کے ذمہ دار نے اس ٹیکنالوجی کے استعمال پر خدشات کا اظہار کرتے ہوئے اشارہ کیا کہ نگرانی کے اس منصوبے کی وجہ سے تنظیم اس کے ساتھ اپنے تعاون پر نظر ثانی کر سکتی ہے۔

اس ذمہ دار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کرتے ہوئے خبردار کیا کہ لوگوں کے الفاظ کی نگرانی کے لیے مصنوعی ذہانت کا استعمال ایک "پنڈورا کا ڈبہ" کھولتا ہے، جو ایسے خطرات اور نتائج کی طرف اشارہ ہے جن پر ایسی ٹیکنالوجیز کے آغاز کے بعد قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔

رپورٹ کے مطابق، 'اکیڈمیز آف ہوپ' کے چھ موجودہ اور سابق اساتذہ نے اس منصوبے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

نگرانی کی ٹیکنالوجیز کے استعمال سے متعلق فلسطینی خدشات

غزہ کی پٹی میں نگرانی سے متعلق خدشات کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ تین سالہ اسرائیلی جارحیت کے بعد وہاں معلومات اکٹھا کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجیز کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا ہے۔

جریدے نے اس بات کی یاد دہانی کرائی کہ اسرائیلی فوج نے انٹرسیپٹ ہونے والی گفتگو کو چھانٹنے اور مشکوک سمجھی جانے والی باتوں کو تلاش کرنے کے لیے مصنوعی ذہانت کے نظام کا استعمال کیا تھا، اس کے کہ عسکری حملوں کے اہداف کا تعین کرنے کے لیے ان معلومات کا سہارا لیا گیا۔

انٹرنیشنل کرائسز گروپ میں اسرائیل اور فلسطینی علاقوں کے سینئر تجزیہ کار امجد عراقی نے کہا کہ اسرائیل نے معلومات کا اس انداز سے استعمال کیا کہ بہت سے فلسطینیوں کو یہ احساس ہوا کہ ان کا بولا ہوا ہر لفظ، لکھا ہوا ہر خیال، یا یہاں تک کہ ان کی کوئی بھی حرکت ایک ایسا مادہ بن سکتی ہے جسے ان کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔

وہ فلسطینی جو ادارے کے اپنائے گئے نصاب کے مخالف ہیں سمجھتے ہیں کہ یہ اقدام تعلیمی مسئلے سے آگے بڑھ کر فلسطینیوں کی اس صلاحیت کو کم کرنے کی کوشش ہے جس کے ذریعے وہ یہ طے کرتے ہیں کہ ان کے بچے کیا سیکھیں، ایسے وقت میں جب پٹی میں مقامی اداروں اور ان بین الاقوامی فریقوں کا کردار مسلسل کم ہو رہا ہے جنہوں نے کئی سالوں تک پٹی میں تعلیم کا انتظام سنبھالا تھا۔

فلسطینی پبلک ڈپلومیسی انسٹی ٹیوٹ کی انتظامیہ کی شریک رکن ایناس عبدالرازق نے کہا کہ نئی نسلوں کے ذہنوں پر قابو پانے کی کوششیں شدید تشویش پیدا کرتی ہیں، انہوں نے غزہ پٹی میں سکولوں کی تعمیر نو کے لیے فلسطینی اتھارٹی اور اقوام متحدہ کے ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی برائے مہاجرین (انروا) کی مدد کرنے کی اشد ضرورت پر زور دیا۔

ادھر 'انروا' کو بھی اس نوعیت کی ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ غیر جانبداری، عدم تشدد اور عدم امتیاز کے معیار کے مطابق فلسطینی نصاب میں ترمیم کرنے کی کوشش کرے، جیسا کہ امریکی گورنمنٹ اکاؤنٹیبلٹی آفس کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے، اس دوران اساتذہ اور مقامی معاشروں کی طرف سے اعتراضات بھی سامنے آئے۔

رپورٹ میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی کہ 'غزہ چلڈرن ولیج' کے ایک کارکن نے بتایا کہ بعض اساتذہ اور ملازمین حماس کی طرف سے نصاب کے بارے میں پوچھ گچھ کیے جانے کے خوف میں مبتلا ہیں، جبکہ دیگر اس ادارے کے ساتھ کام کرنے میں بے چینی محسوس کرتے ہیں جسے اسرائیلی امدادی اداروں کی حمایت حاصل ہے۔

دوسری طرف فلسطینی حکومت کے ترجمان محمد ابو الرب نے کہا کہ فلسطینی نصاب رواداری اور انصاف پر توجہ مرکوز کرتا ہے، انہوں نے واضح کیا کہ ان کے پاس اس نصاب کے بارے میں اتنی کافی معلومات نہیں ہیں جو ادارے کے ذریعے اپنایا گیا ہے تاکہ وہ اس کی تفصیلات پر تبصرہ کر سکیں، لیکن انہوں نے خبردار کیا کہ کلاس رومز کے اندر نگرانی کا استعمال ایک اہم حد سے تجاوز کرتا ہے۔

تعمیر نو اور نصاب پر سرپرستی کے مابین غزہ میں تعلیم کا مستقبل

اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (یونیسف) کے تخمینے اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ غزہ کے لاکھوں بچے سکولوں میں داخل ہونے سے محروم ہیں، جبکہ جنگ کے دوران زیادہ تر سکول تباہی یا نقصان کا شکار ہو چکے ہیں۔

اس حقیقت کے تناظر میں نگرانی کے منصوبے کی طرف سے اٹھائے جانے والے سوالات صرف الفاظ کی نشاندہی کرنے اور ان کی درجہ بندی کرنے میں مصنوعی ذہانت کی تاثیر تک محدود نہیں ہیں، بلکہ اس معیار کی نوعیت تک بھی پھیل جاتے ہیں جو اس بات کا تعین کرے گا کہ اساتذہ اور طلبا کو کس چیز پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے گی اور ان کے کلام کی تشریح اور جانچ کرنے کا مجاز ادارہ کون سا ہوگا؟ نیز وہ کیا حفاظتی تدابیر ہیں جو انہیں غلط درجہ بندی یا ریکارڈنگ کے نامناسب استعمال سے بچائیں گی۔

یہ اقدام ایک وسیع تر بحث کو بھی جنم دیتا ہے کہ وہ کون سے فریق ہیں جنہیں غزہ میں تعلیم کی تعمیر نو کا ذمہ دار ہونا چاہیے اور نصاب کی تشکیل اور اس کی نگرانی میں فلسطینی اور اقوام متحدہ کے اداروں کا کیا کردار ہونا چاہیے، ایسے وقت میں جب ہزاروں بچے سکولوں، گھروں اور رشتہ داروں کو کھونے کے بعد تعلیم کے اپنے حق کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ تنظیم اپنے اس منصوبے کو امن اور رواداری کو فروغ دینے کی ایک کوشش کے طور پر پیش کرتا ہے، اس کے نقادوں کا یہ ماننا ہے کہ کلاس روم کی گفتگو کو خودکار نگرانی کے تابع کرنا پرائیویسی، سکیورٹی اور اظہار رائے کی آزادی سے متعلق خطرات کو جنم دیتا ہے، اس کے علاوہ یہ فلسطینی معاشرے کے اس حق کو بھی متاثر کرتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کے مستقبل کا تعین کرنے میں حصہ لے، بجائے اس کے کہ ان کے شعور اور قومی بیانیے پر کسی کی سرپرستی مسلط کی جائے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔